e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 169 Saturday , March 23 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلدنمبر(۲۴)شمارہ نمبر(۱۶۹)لکھنؤ، بروز اتوار ۲۳-مارچ ۲۰۲۵ء، مطابق ۲۲/رمضان المبارک -۱۴۴۶ھ صفحات-۸

قانونی تعلیم کے معاملوں میں دخل اندازی نہ کی جائے: سپریم کورٹ

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے بار کاؤنسل آف انڈیا (بی سی آئی) کو سخت پھٹکار لگاتے ہوئے اس کی عرضی خارج کر دی۔ عدالت نے کہا کہ بی سی آئی کو قانونی تعلیم کے معاملوں میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ کام ماہرین قانون اور ماہرین تعلیم کا ہے۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس این کوٹیشور سنگھ کی بنچ کا یہ تبصرہ اس وقت سامنے آیا جب بی سی آئی نے کیرالہ ہائی کورٹ کے 23 نومبر 2023 کے حکم کو چیلنج کیا تھا۔ اس وقت ہائی کورٹ نے دو قتل کے قصورواروں کو ورچوئل موڈ میں ایل ایل بی کی پڑھائی کرنے کی اجازت دی تھی۔ سماعت کے دوران جسٹس سوریہ کانت نے کہا، "بار کونسل آف انڈیا کا قانونی تعلیم سے کوئی واسطہ نہیں ہے اس معاملے کو ماہرین قانون اور ماہرین تعلیم کے لیے چھوڑ دیں۔ براہ کرم اس ملک کی قانونی تعلیم پر کچھ رحم کریں۔ وہیں بی سی آئی کے وکیل نے دلیل دی کہ سوال صرف قصورواروں کو ورچوئل کلاسز لینے کی اجازت دینے کی نہیں ہے

چندریان-3 نے حاصل کی ایک اور کامیابی

نئی دہلی۔ چندریان-3 نے چاند پر پانی اور برف کی دریافت میں ایک اہم سنگ میل عبور کر لیا ہے۔ چاند کی سطح پر درجہ حرارت کی پیمائش کا تجربہ کرنے والے چیسٹے '(ChaSTE)' نے پانی اور برف کی دریافت میں ایک اہم پیش رفت کی ہے۔ وکرم لینڈر کے ذریعہ کیے گئے اس تجربے نے چاند کی اعلیٰ عرض بلد قمری مٹی (ریگولتھ) سے غیر معمولی اندرون خانہ درجہ حرارت کی پیمائش فراہم کی ہے، جس سے چاند کے حرارتی ماحول کے ساتھ ساتھ پانی اور برف کے جمع ہونے کی امید بڑھ گئی ہیں۔ اسرو کی فزیکل ریسرچ لیبارٹری (پی آر ایل) کے درگا پرساد نے 'ٹائمس آف انڈیا' سے کہا کہ "پانی اور برف کی دریافت چاند پر انسانی زندگی کے امکانات اور مزید دریافت کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ چاند کا درجہ حرارت نہ صرف پانی اور برف کا تعین کرتا ہے بلکہ یہ دیگر سائنسی اور تحقیقی پہلوؤں کو بھی متاثر کرتا ہے۔"

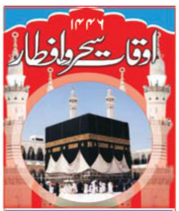

22 رمضان
23/03/2025

سنی حضرات

آج کا افطار ☆ کل کی سحری

04:42 | 06:21

شیعہ حضرات

آج کا افطار ☆ کل کی سحری

04:37 | 06:31

سپریم کورٹ کے 6 ججوں کا منی پور کا دورہ، قانونی اور انسانی امداد فراہم کریں گے

امپھال (یو این آئی) سپریم کورٹ کے پانچ رکنی ججوں کے وفد نے ہفتہ کو منی پور کے مختلف ریلیف کیمپوں کا دورہ کیا جہاں بے گھر لوگ رہ رہے ہیں۔ جسٹس سوریہ کانت، وکرم ناتھ، ایم ایم سندریش، کے وی وشواناتھن اور این کوٹیسوار بھی قانونی اور انسانی امداد کے پروگراموں کی ایک سیریز میں حصہ لیں گے، ان میں سے کچھ ورچول ہوں گے۔ منی پور ہائی کورٹ کے 12 ویں یوم تاسیس کی تقریبات بھی اتوار کو منعقد کی جائیں گی۔ جسٹس گاوائی، ایگزیکٹو چیئر پرسن، نیشنل لیگل سروسز اتھارٹی (این اے ایل ایس اے) نے ساؤمبنگ، امپھال ایسٹ میں قانونی اور طبی کیمپوں کا عملی طور پر افتتاح کیا۔ اس کے علاوہ امپھال ویسٹ اور اکھرول اضلاع میں بھی نئے قانونی امدادی مراکز کھولے گئے۔ تقریباً 25 ڈاکٹروں کی ٹیم میڈیکل کیمپ بھی لگائے گی۔ ججوں نے چیف سکریٹری پی کے سنگھ، ڈائرکٹر جنرل آف پولیس (ڈی جی پی) راجیو سنگھ کے ساتھ چوراچند پور کا دورہ کیا اور ڈی سی آفس میں میٹنگ کی۔ ججوں نے بے گھر افراد سے بات چیت کی اور اندرونی طور پر بے گھر افراد (آئی ڈی پی) میں امدادی سامان تقسیم کیا گیا۔ اس دوران 200 سے زائد افراد ہلاک، سینکڑوں زخمی اور ہزاروں بے گھر ہو گئے تھے۔ نالسہ کی رپورٹ کے مطابق، تشدد کے تقریباً دو سال بعد بھی 50,000 سے زائد لوگ بے گھر ہیں اور ریاست میں مختلف امدادی کیمپوں میں پناہ لے رہے ہیں۔ ان کیمپوں میں قانونی اور طبی امداد فراہم کرنے کے لیے نالسہ اور منی پور اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی نے خصوصی کلینک قائم کیے ہیں۔ سپریم کورٹ کے ججوں کا یہ دورہ ریاست میں جاری انسانی بحران میں قانونی امداد کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔ اس دوران متاثرین کو ضروری امدادی اشیاء بھی فراہم کی جائیں گی تاکہ وہ اپنی روزمرہ کی مشکلات میں کمی لا سکیں۔

ناگپور تشدد: احتجاج کے دوران جھڑپوں میں زخمی شخص جاں بحق

آئی سی یو میں زیر علاج عرفان انصاری زندگی کی جنگ ہار گیا

ممبئی (ایجنسی) ناگپور میں 17 مارچ کو مغل بادشاہ اورنگزیب کے مقبرے کے معاملے پر پیدا ہونے والی کشیدگی کے دوران زخمی ہونے والا ایک شخص علاج کے دوران جاں بحق ہوا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق، متوفی کی شناخت عرفان انصاری کے طور پر ہوئی ہے، جو ناگپور کے میو اسپتال میں زیر علاج تھا۔ دوسری جانب پولیس نے بدامنی میں ملوث افراد کے خلاف کارروائی تیز کر دی ہے اور 10 نابالغوں سمیت 14 مزید افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان نئی گرفتاریوں کے بعد، اس معاملے میں حراست میں لیے گئے افراد کی کل تعداد 105 ہو گئی ہے۔ اس کے علاوہ، مزید تین نئی ایف آئی آر درج کی گئی ہیں اور تحقیقات کا سلسلہ جاری ہے۔ تشدد کا آغاز 17 مارچ کو اس وقت ہوا جب افواہیں گردش کرنے لگیں کہ وشو ہندو پریشد کی قیادت میں ہونے والے ایک احتجاج کے دوران مبینہ طور پر قرآنی آیات لکھی ہوئی چادر کو جلا دیا گیا تھا۔ یہ مظاہرہ اورنگ آباد میں واقع اورنگزیب کے مقبرے کو ہٹانے کے مطالبے کے تحت کیا جا رہا تھا۔ اس واقعے کے بعد ناگپور کے مختلف علاقوں میں بڑے پیمانے پر پتھراؤ اور آتش زنی کے واقعات دیکھنے میں آئے، جس کے باعث امن و امان کی صورتحال شدید متاثر ہوئی۔ ناگپور کے پولیس کمشنر رویندر کمار سنگھل نے تازہ گرفتاریوں کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ حکام صورتحال کو قابو میں رکھنے کے لیے ہر ممکن اقدامات کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ متاثرہ علاقوں میں کرفیو ہٹانے کا فیصلہ اعلیٰ سطحی اجلاس کے بعد کیا جائے گا۔ امن و امان کی صورتحال پر غور و خوض کے لیے پولیس کمشنر نے سول لائنز کے پولیس بھون میں ایک خصوصی اجلاس طلب کیا۔

تشدد میں 33 افراد زخمی ہوئے، جن میں تین پولیس افسران بھی شامل ہیں، جن کا تعلق ڈپٹی کمشنر آف پولیس کے رینک سے ہے۔ حکام ان افراد کی گرفتاری پر خاص طور پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں جنہوں نے مبینہ طور پر فساد کو ہوا دی۔ پولیس کے مطابق، تشدد کو بھڑکانے کے لیے سوشل میڈیا کا بڑے پیمانے پر استعمال کیا گیا۔ ڈی سی پی سائبر لوہت متانی کے مطابق، فہیم خان نامی شخص پر بھارتیہ نیائے سنہتا کی دفعہ 152 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے، جو ہندوستان کی خودمختاری کو خطرے میں ڈالنے اور سوشل میڈیا پر غلط معلومات پھیلانے سے متعلق ہے۔ خان پر الزام ہے کہ اس نے احتجاج کی ویڈیوز میں ترمیم کر کے انہیں آن لائن پھیلایا اور تشدد کو بڑھاوا دیا۔

نقدی تنازعہ: جسٹس ورما کے خلاف تحقیقات کیلئے 3 رکنی کمیٹی تشکیل

چیف جسٹس یشونت ورما کو کوئی کام نہ دینے کی ہدایت دی

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے دہلی ہائی کورٹ کے جج جسٹس یشونت ورما کے خلاف الزامات کی جانچ کے لیے تین رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ سپریم کورٹ نے ہفتہ کو اس سلسلے میں ایک سرکاری بیان جاری کرتے ہوئے یہ جانکاری دی۔ بیان میں کہا گیا ہے، چیف جسٹس آف انڈیا (جسٹس سنجیو کھنہ) نے دہلی ہائی کورٹ کے ایک موجودہ جج جسٹس یشونت ورما کے خلاف الزامات کی تحقیقات کے لیے ایک تین رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ اس کمیٹی میں پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس، جسٹس شیل ناگو، ہماچل پردیش ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جسٹس جی ایس سندھاوالیا اور کرناٹک ہائی کورٹ کے جج انو شیورامن شامل ہیں۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے، دہلی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے کہا گیا ہے کہ وہ فی الحال جسٹس یشونت ورما کو کوئی عدالتی کام نہ سونپیں۔ دہلی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی طرف سے پیش کی گئی رپورٹ، جسٹس یشونت ورما کا جواب اور دیگر دستاویزات سپریم کورٹ کی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کی جا رہی ہیں۔

گودھرا سانحہ کے بعد ہوئے فساد کے معاملے میں 6 ملزمان بری

گجرات ہائی کورٹ کا فیصلہ خارج

نئی دہلی۔ سپریم کورٹ نے گجرات کے گودھرا سانحہ کے بعد ہوئے فسادات کے معاملے میں 6 ملزمان کو بری کر دیا۔ جمعہ کو سپریم کورٹ نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ کسی معاملے میں صرف موقع پر موجود ہونا یا وہاں سے گرفتاری ہونا یہ ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ وہ غیر قانونی بھیڑ کے حصہ تھے۔ جسٹس پی۔ ایس۔ نرسمہا اور جسٹس منوج مشرا کی بنچ نے گجرات ہائی کورٹ کے 2016 کے اس فیصلے کو خارج کر دیا جس میں گودھرا سانحہ کے بعد 2002 میں ہوئے فساد کے معاملے میں چھ ملزمان کو بری کرنے کے فیصلے کو پلٹ دیا گیا تھا۔ دھیرو بھائی لال بھائی چوہان اور پانچ دیگر کو اس واقعہ میں ایک سال کی جیل کی سزا سنائی گئی تھی جس میں مبینہ طور پر بھیڑ نے وڈوڈ گاؤں میں ایک قبرستان اور ایک مسجد کو گھیر لیا تھا۔ سبھی اپیل کنندگان ملزمان کو موقع سے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ واضح رہے کہ نچلی عدالت نے سبھی 19 ملزمان کو بری کر دیا تھا لیکن ہائی کورٹ نے ان میں سے 6 کو قصوروار ٹھہرایا۔ ایک ملزم کی معاملہ کے زیر التوا رہنے کے دوران موت ہو گئی تھی۔ اپیل کنندگان سمیت 7 لوگوں کو ایف آئی آر میں نامزد کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے ایک نچلی عدالت کے 2003 کے فیصلے کو بحال کرتے ہوئے انہیں بری کر دیا۔ عدالت نے کہا کہ کسی بھی طرح کی قصوروار کردار کی کمی میں موقع پر ان کی گرفتار 28 فروری 2002 کو وڈود میں ہوئے واقعہ میں ان کے شامل ہونے کے بارے میں فیصلہ کن نہیں ہے۔ خاص کر تب جب ان کے پاس سے نہ تو کوئی خطرناک اسلحہ برآمد ہوا ہے اور نہ ہی کوئی اشتعال انگیز اشیاء۔

جنوبی ریاستوں نے نئی حد بندی کے خلاف کھولا محاذ

امتیازی حد بندی قابل قبول نہیں، 5 ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ و نائب وزرائے اعلیٰ نے شمار کرائے نئی حد بندی کے مضر اثرات، اسٹالن نے میٹنگ کو ریاستوں کے درمیان اتحاد کا بے مثال مظاہرہ قرار دیا، وفاقیت مرکز کا تحفہ نہیں بلکہ ریاستوں کا حق ہے: پنارائی وجین، آبادی کی بنیاد پر حد بندی ریاستوں کے ساتھ ناانصافی ہے: نوین، حد بندی جنوبی ریاستوں پر سیاسی حملہ ہے: شیوکمار

چنئی میں جنوبی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ نے حد بندی کے خلاف مشترکہ میٹنگ کی۔ اسٹالن نے قانونی کارروائی کا عندیہ دیا، جبکہ وجین نے اسے سیاسی سازش قرار دیا۔ اسٹالن نے کہا، "ہماری اس تحریک میں تمل ناڈو کے ساتھ ساتھ کیرالہ، کرناٹک، تلنگانہ، آندھرا پردیش، اوڈیشہ، مغربی بنگال اور پنجاب بھی شامل ہو رہے ہیں۔ یہ ہماری قومی یکجہتی کے لیے فیصلہ کن لمحہ ہے۔" مسٹر اسٹالن نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے سیاسی اور قانونی اقدامات کی وضاحت کے لیے ماہرین کی ایک کمیٹی قائم کرنے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ "میں ہر ایک سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجموعی تجویز پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ ہم صرف اسی صورت میں جیت سکتے ہیں جب سب مل کر اتحاد کے جذبے سے لڑیں، ہم اس عزم کے ساتھ لڑیں گے کہ کسی بھی صورت میں ہماری نمائندگی کو کم نہیں ہونے دینا چاہیے۔ ہم منصفانہ حد بندی کے حصول تک مل کر لڑیں گے۔"

چنئی (ایجنسی) کچھ ریاستوں نے نئی حد بندی کے خلاف محاذ کھول رکھا ہے۔ خصوصاً جنوبی ریاستوں نے نئی حد بندی کے مضر اثرات پر اپنی فکر ظاہر کی ہے۔ چنئی میں اس تعلق سے آج (22 مارچ) ایک انتہائی اہم میٹنگ ہوئی جس میں 5 ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ و نائب وزرائے اعلیٰ نے شرکت کی۔ ساتھ ہی میٹنگ میں 3 دیگر ریاستوں کے سرکردہ لیڈران بھی موجود تھے جنھوں نے حد بندی سے اپنی ریاستوں کو ہونے والے مضر اثرات کو سامنے رکھا۔

یہ میٹنگ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن کی قیادت میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پی وجین، تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی، پنجاب کے وزیر اعلیٰ بھگونت مان اور کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے خصوصی طور سے حصہ لیا۔ اڈیشہ کی اپوزیشن پارٹی بی جے ڈی اور آندھرا پردیش کی اپوزیشن پارٹی وائی ایس آر کانگریس کی طرف سے بھی نمائندوں نے حصہ لیا۔ سبھی نے اپنی اپنی دلیلوں کے ساتھ نئی حد بندی کی مخالفت کی۔ اس میٹنگ میں شامل اہم شخصیات نے میڈیا کے سامنے اپنے تاثرات بھی رکھے، جو ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں۔ میٹنگ میں شریک ریاستوں نے حد بندی کی تجویز کو بھارتیہ جنتا پارٹی کی سیاسی حکمت عملی کا حصہ قرار دیا اور خدشہ ظاہر کیا کہ ان ریاستوں کی پارلیمانی نمائندگی، جنہوں نے آبادی پر قابو پانے کے پروگرام کو کامیابی سے نافذ کیا ہے اور قومی اہداف میں حصہ ڈالا ہے، کم ہو سکتی ہے۔

ایم کے اسٹالن (وزیر اعلیٰ، تمل ناڈو) نے کہا کہ حد بندی ان ریاستوں کے لیے بے حد برا ثابت ہوگا، جنھوں نے آبادی کنٹرول کے لیے خاندانی منصوبہ بندی کو سختی سے نافذ کیا اور کامیابی حاصل کی۔ ہم حد بندی کے خلاف نہیں ہیں، ہم غیر جانبدارانہ حد بندی کے حق میں ہیں۔ آبادی کے حساب سے حد بندی ہوگی تو ہماری نمائندگی پارلیمنٹ میں کم ہوگی۔ ایسا ہونے پر مرکزی حکومت سے فنڈ لینے کے لیے جدوجہد کرنی پڑے گی، کسان متاثر ہوں گے، ہماری ثقافت اور ترقی کو خطرہ لاحق ہوگا، ہمارے شہری اپنے ہی ملک میں طاقت سے محروم ہو جائیں گے۔ ان کی باتیں فراموش کر دی جائیں گی۔ اسٹالن نے اجلاس کو محض ایک اجلاس نہیں بلکہ ایک تحریک کا آغاز قرار دیا جو ملک میں منصفانہ حد بندی کے لیے جدوجہد کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ اقدام اب ایک قومی تحریک بن گیا ہے، جہاں مختلف ریاستیں منصفانہ نمائندگی کے لیے متحد ہو رہی ہیں۔ اسٹالن نے کہا، "ہماری اس تحریک میں تمل ناڈو کے ساتھ ساتھ کیرالہ، کرناٹک، تلنگانہ، آندھرا پردیش، اوڈیشہ، مغربی بنگال اور پنجاب بھی شامل ہو رہے ہیں۔ یہ ہماری قومی یکجہتی کے لیے فیصلہ کن لمحہ ہے۔" ادھر، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے اس اجلاس پر تنقید کی ہے۔ تمل ناڈو کے بی جے پی صدر انّاملائی نے اسے ابہام پیدا کرنے والا ڈرامہ قرار دیا۔ انہوں نے ڈی ایم کے وزیر ٹی ایم انبرسن کے مبینہ بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ڈی ایم کے شمالی ہندوستانی عوام کی توہین کر رہی ہے۔ واضح رہے کہ ڈی ایم کے طویل عرصے سے حد بندی کی مخالفت کر رہی ہے۔ اسٹالن نے مطالبہ کیا ہے کہ 2026 میں ہونے والی حد بندی میں 1971 کی مردم شماری کو بنیاد بنایا جائے تاکہ جنوبی ریاستوں کی سیاسی طاقت کمزور نہ ہو۔

پی وجین (وزیر اعلیٰ، کیرالہ) نے کہا کہ بی جے پی حکومت بغیر صلاح و مشورہ کے اس معاملے میں آگے بڑھ رہی ہے۔ یہ کند ذہن سیاسی مفادات سے متاثر قدم ہے۔ اگر آبادی کے مطابق حد بندی ہوتی ہے تو شمالی ریاستوں کے لیے سیٹوں میں غیر معمولی اضافہ ہوگا، جبکہ جنوبی ریاستوں کی سیٹیں پارلیمنٹ میں کم ہو جائیں گی۔ یہ بی جے پی کے لیے فائدے کا معاملہ ہوگا، کیونکہ شمالی ریاستوں میں وہ مضبوط ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وفاقیت مرکز کی طرف سے دیا گیا کوئی تحفہ نہیں ہے، بلکہ یہ ریاستوں کا حق ہے۔ مسٹر وجین نے کہا کہ حد بندی کے خلاف جدوجہد ملک کی متنوع اور شمولیتی جمہوری ڈھانچے کی روح کو محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے۔

ریونت ریڈی (وزیر اعلیٰ، تلنگانہ) نے کہا کہ آج ملک کے سامنے ایک بڑا چیلنج ہے۔ بی جے پی حد بندی کے ذریعہ سے جنوبی ریاستوں پر پنالٹی لگانا چاہتی ہے۔ ہم ایک ملک ہیں۔ ہم اس کا احترام کرتے ہیں، لیکن جنوبی ریاستیں آبادی کی بنیاد پر ہونے والی اس حد بندی کو قبول نہیں کر سکتیں۔ اس سے ہمیں سیاسی طور سے محدود کر دیا جائے گا۔ یہ قدم ہمیں اچھا کام (آبادی کنٹرول اور معاشی ترقی) کرنے کی سزا دینے جیسا ہوگا۔ ہمیں بی جے پی کو نئی حد بندی نافذ کرنے سے روکنا ہوگا۔ (بقیہ صفحہ 3 پر)

(بقیہ صفحہ 3 پر)

پانی کا تحفظ آنے والی نسلوں کے لیے ضروری: پی ایم مودی

نئی دہلی: عالمی یوم آب کے موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی نے پانی کے تحفظ کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ پانی تہذیبوں کی زندگی کا بنیادی جز ہے، جسے آئندہ نسلوں کے لیے محفوظ رکھنا ناگزیر ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں لکھا، "عالمی یوم آب پر ہم پانی کے تحفظ اور پائیدار ترقی کے عزم کا اعادہ کرتے ہیں۔ پانی تہذیبوں کی زندگی کی لکیر ہے، اسے محفوظ رکھنا ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔" کئی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ نے بھی عوام کو پانی کے تحفظ کا پیغام دیا۔ مرکزی وزیر برائے جل شکتی سی آر پاٹل نے اس موقع پر کہا کہ پانی قدرت کا انمول عطیہ ہے جو زندگی کا سنگ بنیاد ہے اور ہماری ثقافت، زراعت اور خوشحالی سے جڑا ہوا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ہر سال کی طرح اس بار بھی جل شکتی ابھیان: کیچ دی رین 2025 مہم کا آغاز ہریانہ کے پنچکولہ سے کیا جا رہا ہے۔ اس مہم کا مقصد عوام میں پانی کے تحفظ کے لیے بیداری پیدا کرنا ہے۔ وزیر اعلیٰ اتر پردیش یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی عوام سے پانی بچانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا، "عالمی یوم آب کی مبارکباد! آئیں، پانی کے تحفظ کا عزم کریں اور خوشحال مستقبل کی طرف بڑھیں۔" اسی طرح، وزیر اعلیٰ اتراکھنڈ پشکر سنگھ دھامی نے کہا کہ اتراکھنڈ مقدس ندیوں کا منبع اور پانی کے وسائل سے مالا مال ہے۔ یہ ہماری وراثت ہے، جسے بچانا ہمارا فرض ہے۔ انہوں نے پانی کے درست استعمال کو پائیدار ترقی کی کلید قرار دیا۔ مدھیہ پردیش کے وزیر اعلیٰ موہن یادو نے اپنے پیغام میں کہا، "پانی ہے تو کل ہے۔ عالمی یوم آب پر عوام کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آیئے، قدرت کے اس قیمتی تحفے کو بچا کر خوشحال مستقبل کی بنیاد رکھیں۔"

یوپی میں ٹیکسٹائل کی غیر معمولی صلاحیت ہے: سی ایم

پی ایم مترا پارک سرمایہ کاروں کی میٹنگ، وزیر اعلیٰ سمیت کئی تاجروں نے شرکت کی

لکھنؤ۔ راجدھانی لکھنؤ میں ہفتہ کو پی ایم مترا پارک سرمایہ کاروں کی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ اس میں سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ اور کابینہ وزیر راکیش سچان سمیت کئی تاجروں نے حصہ لیا۔ تاجروں اور وزیر نے پروگرام میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر یوپی میں سرمایہ کاری پر تبادلہ خیال کیا گیا، سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ وزیر اعظم نے ہندوستان کو ٹیکسٹائل ہب کے طور پر قائم کرنے کا مشن بنایا ہے۔ بطور وزیر اعلیٰ، انہوں نے گجرات کو ٹیکسٹائل کا مرکز بنایا۔ اب ملک میں سات پارکس قائم کر کے اس وژن کو وسعت دی گئی ہے۔ یوپی ملک کی واحد ریاست ہے جہاں راجدھانی میں پارک واقع ہے۔ آس پاس کی ریاستوں کی آبادی بھی یوپی پر منحصر ہے۔ تین بنیادی ضرورتوں میں سے ایک لباس بھی ہے۔ یہاں ڈیزائننگ، سلائی اور کٹنگ کا کام ایک جگہ پر کیا جاتا ہے۔ آٹھ سالوں میں ریاست میں ایک مثبت ماحول بنایا گیا۔ اتر پردیش 33 سیکٹرل پالیسیوں کے ساتھ ملک کی پہلی ریاست ہے۔ سرمایہ کاری دوستا کے ذریعے 500 سے زیادہ کلیئرنس دی گئیں۔ MOU کی نگرانی کے لیے سرمایہ کاری سارتھی موجود ہے۔ میں خود نگرانی کرتا ہوں کہ ایم او یو کے بعد کیا مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟ میں اسے ہٹانے کے بارے میں سوچتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ترغیبات کی تقسیم کا عمل ڈی بی ٹی کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ سرمایہ کار کو اسٹیج پر بلایا جاتا ہے اور عزت دی جاتی ہے۔ تاکہ معلوم ہو کہ ہم زمینی سطح پر کام کر رہے ہیں۔ اس نے جو کہا وہ کیا۔ یوپی اپنے آپ کو ایک بہترین ٹیکسٹائل حب کے طور پر قائم کر سکتا ہے۔ اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں ہے۔ کاشی اور ایودھیا کے قدیم شہر نہ صرف روحانی غور و فکر کی بنیاد تھے۔ بلکہ اس نے خوشحالی کو بھی نئی بلندیاں دیں۔ وہاں ٹیکسٹائل کے امکانات لامتناہی ہیں۔ وارانسی میں، ساڑی، سلک کلسٹر اور قالین کے نام وارانسی، بھدوہی اور مرزا پور ہیں۔ ایودھیا کے قریب امبیڈکر نگر ٹیکسٹائل کا گڑھ بن گیا۔ گورکھپور کے قریب، سنت کبیر نگر، اعظم گڑھ، مؤ، لکھنؤ ٹیکسٹائل کے گڑھ ہیں۔ مغرب میں میرٹھ اور پلکھوا بھی ہیں۔

میک ان انڈیا تشہیر کا صرف ایک ذریعہ بن گیا: کانگریس صدر کھڑگے

نئی دہلی۔ کانگریس کے صدر ملکارجن کھڑگے نے وزیر اعظم نریندر مودی کی میک ان انڈیا مہم کو محض پبلسٹی اسٹنٹ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ایک دہائی قبل اقتدار میں آنے کے بعد مسٹر مودی نے جو پرکشش وعدے کیے تھے ان میں سے کوئی بھی پورا نہیں ہوا۔ مسٹر کھڑگے نے کہا مودی حکومت کا میک ان انڈیا ڈیلیوری کے بجائے تشہیر کو اہمیت دینے کی بہترین مثال ہے۔ 2014 کے اپنے منشور میں، بی جے پی نے ہندوستان کو عالمی مینوفیکچرنگ ہب بنانے کے 10 وعدے کیے تھے، جن میں سے کوئی بھی پورا نہیں کیا گیا۔ جی ڈی پی کے شعبے میں روزگار کے شعبے میں تیزی سے گراوٹ اور مینوفیکچرنگ سیکٹر میں مینوفیکچرنگ کے شعبے میں بی جے پی نے تیزی سے گراوٹ کے ساتھ صورتحال مزید خراب کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پبلک سیکٹر- پی ایس یوز کو فروخت کیا جا رہا ہے۔ ایم ایس ایم ای کو نقصان ہو رہا ہے۔ نوکر شاہی کی رکاوٹیں روز کا معمول بن چکی ہیں۔ ہندوستان کو ترجیح دینے کے بجائے ہندوستانی صنعت کار بیرون ملک جا کر وہاں کمپنیاں قائم کر رہے ہیں۔ برآمدات میں کمی کا سلسلہ جاری ہے۔ کانگریس صدر نے حکومت سے سوال پوچھے اور کہا" ، کیا مودی حکومت نے 1.97 لاکھ کروڑ روپے کی پی ای آئی اسکیم کے پہلے مرحلے کو روک دیا ہے، جبکہ 14 میں سے 12 شناخت شدہ سیکٹر ناکام ہو چکے ہیں؟ ہندوستان کی کل برآمدات میں اشیا کا حصہ مودی حکومت کے دور میں کم از کم 50 برسوں میں سب سے کم سطح پر کیوں آ گیا ہے اور ایک حقیقت یہ ہے کہ مودی جی کے دور میں کانگریس کی تاریخ میں سب سے تیز رفتاری سے ترقی ہوئی ہے"۔ اب یہ سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ اصل خود کفیل ہندوستان صرف کانگریس کے دور میں تھا۔

بی جے پی لیڈر نے لائسنسی پستول سے خود کی فیملی پر کی اندھا دھند فائرنگ، 3 بچوں کی موت، بیوی شدید زخمی

سہارنپور۔ یوپی کے سہارنپور میں ہفتہ (22 مارچ) کی دوپہر ایک بی جے پی لیڈر نے اپنی بیوی اور 3 بچوں پر گولی چلادی۔ اندھا دھند فائرنگ کی وجہ سے 2 بیٹے اور ایک بیٹی کی موت ہو گئی، جب کہ بیوی شدید طور پر زخمی ہو گئی اور اسپتال میں زیر علاج ہے۔ دن کے اجالے میں ہوئی پے در پے فائرنگ کی آواز سن کر علاقے میں افرا تفری مچ گئی۔ آس پاس کے لوگ جب جائے وقوع پر پہنچے تو دیکھا کہ 4 لوگ خون سے لت پت زمین پر پڑے تھے۔ لوگوں کو دیکھ کر ملزم نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن گاؤں والوں نے اسے پکڑ لیا اور پھر اس کی جم کر پٹائی کر دی۔ موقع پر پہنچی پولیس نے زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا، جہاں ڈاکٹروں نے تینوں بچوں کو مردہ قرار دے دیا۔ قصبہ گنگوہ کے گاؤں سانگا ٹھیڑا کا رہنے والا یوگیش روہیلا بی جے پی یوتھ مورچہ کا نائب صدر بتایا جاتا ہے۔ یوگیش نے ہفتہ کی دوپہر بیوی نیہا اور 3 بچوں پر لائسنس یافتہ پستول سے گولی چلا دی۔ گولی لگنے کی وجہ سے چاروں شدید طور پر زخمی ہو گئے، سب کو اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ علاج کے دوران 11 سالہ بیٹی شردھا اور دونوں بیٹوں کی موت ہو گئی۔ اس واقعہ سے پورے علاقے میں سنسنی پھیل گئی۔ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ اس واردات کو گھر میں ہی انجام دیا گیا۔ پولیس نے وہ اسلحہ برآمد کر لیا ہے جس سے گولی ماری گئی۔ سینئر پولیس سپرنٹنڈنٹ روہت سنگھ ساجوان نے بتایا کہ گولی لگنے کی وجہ سے بی جے پی لیڈر کے 3 بچوں کی موت ہو گئی ہے جب کہ بیوی اسپتال میں زیر علاج ہے۔

اسرائیل کا حماس کے ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کو شہید کرنے کا دعویٰ

غزہ کے یرغمالیوں کے اہل خانہ نے اسرائیل سے جنگ بندی کا مطالبہ کیا

تل ابیب، 22 مارچ (یواین آئی) اسرائیل نے جنوبی غزہ میں حماس کے ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کو شہید کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ اس نے حماس کے ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ اسامہ تابش کو نشانہ بنایا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ وہ فلسطینی گروپ کی نگرانی اور ہدف بنانے والے یونٹ کے سربراہ بھی تھے۔ حماس کی جانب سے فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ دوسری جانب اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ جنوبی غزہ کے رفح پر زمینی حملہ جاری ہے اور فوجی دستے بیت لاہیہ اور وسطی علاقوں کے قریب شمال کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ منگل سے جنگ بندی ختم کرنے کے بعد سے اسرائیل نے وحشیانہ بمباری کر کے 600 سے زائد فلسطینیوں کو شہید کر دیا ہے جس میں 200 سے زائد بچے بھی شامل ہیں۔

اسرائیل اور غزہ کے درمیان جاری تنازع کے درمیان 42 یرغمالیوں کے اہل خانہ کو رہا کیا گیا اور غزہ میں ابھی تک قید 250 سے زیادہ رشتہ داروں نے جمعہ کو ایک خط جاری کیا جس میں فوری جنگ بندی اور بات چیت کی طرف واپسی کا مطالبہ کیا گیا۔ ساتھ ہی انہوں نے حکام پر تنازع کو طول دینے کے لیے یرغمالیوں کی قربانی دینے کا الزام لگایا۔ اس خط پر رہائی پانے والے یرغمالیوں اور زندہ بچ جانے والے 59 قیدیوں کے اہل خانہ کے دستخط تھے۔ اس میں جنگ کے خاتمے اور غزہ کے لیے جنگ کے بعد کے منصوبے کے بدلے میں یرغمالیوں کی رہائی کے لیے ایک جامع معاہدے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ خط میں الزام لگایا گیا ہے کہ اسرائیلی فوجی کارروائی کی وجہ سے یرغمالیوں کی جانوں کو خطرہ ہے اور دعویٰ کیا گیا ہے کہ اب تک 41 یرغمالی اسرائیلی حربوں کی وجہ سے مارے جا چکے ہیں۔ خط میں کہا گیا ہے کہ ”یرغمالیوں کو بچانے اور واپس لانے کے بجائے اسرائیلی حکومت نہ ختم ہونے والی جنگ کا انتخاب کر رہی ہے، انہیں موت کے منہ میں بھیج رہی ہے، یہ مجرمانہ پالیسی ہے، آپ کو 59 یرغمالیوں کو قربان کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔“ وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے دفتر نے بارہا کہا ہے کہ فوجی دباؤ یرغمالیوں کی رہائی کو یقینی بنانے کا بنیادی طریقہ ہے لیکن اہل خانہ نے اس دعوے کو ”لا پرواہی“ قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ 7 اکتوبر کو حماس کے حملے کے دوران 240 سے زائد افراد کو یرغمال بنایا گیا تھا، جس میں اسرائیل میں 1200 افراد مارے گئے تھے۔ اس کے بعد غزہ میں 17 ماہ تک جاری رہنے والی لڑائی میں 48 ہزار سے زائد افراد مارے گئے۔ حماس کے ساتھ 19 جنوری سے شروع ہونے والی جنگ بندی ٹوٹنے کے بعد اسرائیل نے منگل کو غزہ میں دوبارہ حملے شروع کر دیے۔ جس کے بعد اسرائیلی فوج نے جنوبی، شمالی اور وسطی غزہ میں زمینی کارروائی شروع کی۔ غزہ کے شہری دفاع کے محکمے نے کہا کہ جمعے کے فضائی حملوں میں 11 افراد ہلاک ہوئے، اور نئے حملوں میں ہلاکتوں کی کل تعداد 600 سے تجاوز کر سکتی ہے، جب کہ ایک ہزار سے زائد افراد زخمی ہیں۔

اسرائیلی فورسز نے غزہ میں کینسر کا واحد اسپتال تباہ کردیا

غزہ، 22 مارچ (یواین آئی) غزہ میں اسرائیلی جارحیت تھمنے کا نام نہیں لے رہی، اسرائیلی طیاروں نے رات کو شمالی اور وسطی غزہ میں پانچ گھنٹے تک بمباری کی، اس دوران گھروں اور رہائشی عمارتوں کو نشانہ بنایا گیا۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق اسرائیلی فورسز نے غزہ میں موجود کینسر کا واحد اسپتال بھی تباہ کردیا، شدید بمباری کے نتیجے میں پانچ بچوں سمیت 12 فلسطینی شہید ہوگئے۔ رپورٹس کے مطابق منگل سے جاری اسرائیلی فورسز کی بمباری سے دو سو بچے اور ایک سو دس خواتین شہید ہوچکی ہیں۔ غزہ کی وزارت صحت نے کینسر اسپتال پر حملے کو گھناؤنا جرم قرار دیا، ترک وزارت خارجہ نے اسرائیلی حملوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ اسپتال پر حملے طبی سہولیات چھیننے کیلئے کئے جا رہے ہیں۔ اس سے قبل اسرائیل نے جنوبی غزہ میں حماس کے ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ کو شہید کرنے کا دعویٰ بھی کیا ہے۔ الجزیرہ کے مطابق اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ اس نے حماس کے ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہ اسامہ تابش کو نشانہ بنایا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ وہ فلسطینی گروپ کی نگرانی اور ہدف بنانے والے یونٹ کے سربراہ بھی تھے۔ اس پر حماس کی جانب سے فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ دوسری جانب اسرائیلی فوج کا کہنا ہے کہ جنوبی غزہ کے رفح پر زمینی حملہ جاری ہے اور فوجی دستے بیت لاہیہ اور وسطی علاقوں کے قریب شمال کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ منگل سے جنگ بندی ختم کرنے کے بعد سے اسرائیل نے وحشیانہ بمباری کر کے 600 سے زائد فلسطینیوں کو شہید کردیا ہے جس میں 200 سے زائد بچے بھی شامل ہیں۔

نائیجر کی مسجد پر دہشت گردوں کا حملہ

44 افراد شہید، 3 روزہ سوگ کا اعلان

نائیجیریا (ایجنسی)۔ نائیجر کی حکومت نے ملک کے جنوب مغرب میں شدت پسند تنظیم دولت اسلامیہ ان گریٹر صحارا (آئی ایس جی ایس) سے تعلق رکھنے والے دہشت گردوں کے ہاتھوں 44 شہریوں کی شہادت کے بعد 3 روزہ سوگ کا اعلان کیا ہے۔ فرانسیسی خبر رساں ادارے ’اے ایف پی‘ کے مطابق وزارت داخلہ نے سرکاری ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے ایک بیان میں کہا کہ متاثرین دیہی قصبے کوکورو کے فیمبیتا کوارٹر میں ایک مسجد پر وحشیانہ حملے میں شہید ہوئے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اس حملے میں 13 افراد زخمی بھی ہوئے ہیں، یہ حملہ گزشتہ روز نماز جمعہ کے وقت ہوا، جب لوگ مسجد میں نماز کے لیے جمع تھے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ بھاری ہتھیاروں سے لیس دہشت گردوں نے غیر معمولی بے رحمی کے ساتھ اپنے قتل عام کو انجام دینے کے لیے مسجد کا محاصرہ کیا، حملہ آوروں نے ایک مقامی بازار اور گھروں کو بھی آگ لگا دی۔ وزارت نے مجرموں کا سراغ لگانے اور ان کے خلاف مقدمہ چلانے کا وعدہ کیا ہے، یہ حملہ برکینا فاسو اور مالی کی سرحدوں کے قریب ایک ایسے علاقے میں ہوا، جہاں شدت پسند تنظیم دولت اسلامیہ (آئی ایس) اور القاعدہ سے وابستہ دہشت گرد برسوں سے سرگرم ہیں۔ نائیجر کی فوج اکثر اس علاقے میں دہشت گردوں سے لڑتی رہتی ہے اور عام شہری اکثر تشدد کا نشانہ بنتے ہیں۔ مسلح تنازعات کے مقامات اور واقعات کے اعداد و شمار فراہم کرنے والی ایک غیر سرکاری تنظیم اکلڈ کے ڈیٹا بیس کے مطابق جولائی 2023 سے اب تک نائیجر میں کم از کم 2 ہزار 400 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

لبنان اور اسرائیل میں فضائی حملوں کا تبادلہ، نئی جنگ کا خطرہ

تل ابیب، 22 مارچ (یواین آئی) اسرائیلی افواج نے جنوبی لبنان کے علاقے یوہمور پر درجنوں فضائی حملے کردیے۔ اسرائیلی فوج کا دعویٰ ہے کہ لبنان سے فائر کیے گئے 3 راکٹ حملے ناکام بنا دیے گئے، جس کے بعد جوابی کارروائی کرتے ہوئے جنوبی لبنان پر درجنوں فضائی حملے کیے گئے ہیں۔ اسرائیلی آرمی چیف کا کہنا ہے کہ لبنان سے ہونے والے راکٹ حملوں کا سخت ردعمل دیا جائے گا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اسرائیل اور لبنان کے درمیان فضائی حملوں سے اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان ہونے والی جنگ بندی کو خطرہ لاحق ہے۔ ادھر لبنان کے صدر جوزف عون نے ان حملوں کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ لبنان میں عدم استحکام اور اسے کمزور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے جس کی مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے جنوبی لبنان میں تمام متعلقہ قوتوں پر زور دیا کہ وہ صورتِ حال پر گہری نظر رکھیں اور مزید کشیدگی کو روکنے کے لیے تمام ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ لبنانی وزیر اعظم نے خبردار کیا ہے کہ لبنان کو نئی جنگ کا خطرہ لاحق ہے۔

ترکی: حکومت مخالف سوشل میڈیا پوسٹوں پر درجنوں افراد گرفتار

استنبول (ایجنسی)۔ ترکی میں پولیس نے سوشل میڈیا پر اشتعال انگیز پوسٹس کے ذریعے بدامنی پھیلانے کے الزام میں 56 افراد کو حراست میں لیا ہے، یہ اطلاع ملکی سرکاری خبر رساں ایجنسی اناد ولو نے آج بائیس مارچ بروز ہفتہ دی۔ یہ حکومتی اقدام حزب اختلاف کی سیکولر جماعت پیپلز ریپبلکن پارٹی (سی ایچ پی) سے تعلق رکھنے والے سیاستدان اور ملک کے سب سے بڑے شہر استنبول کے میئر اکرم امام اولو کو بدعنوانی اور دہشت گردی کے الزامات میں حراست میں لیے جانے کے دو دن بعد سامنے آیا ہے۔ امام اولو کی گرفتاری کے بعد کئی شہروں میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں کی بھی اطلاعات ہیں امام اولو کی گرفتاری کے بعد کئی شہروں میں پولیس اور مظاہرین کے درمیان جھڑپوں کی بھی اطلاعات ہیں۔ امام اولو موجودہ قدامت پسند صدر رجب طیب ایردوآن کے ایک اہم سیاسی حریف ہیں۔ انہیں بدھ کے روز حراست میں لیے جانے کے بعد ملک بھر میں مظاہروں نے جنم لیا ہے۔ اناد ولو نے استنبول کے چیف پبلک پراسیکیوٹر کے دفتر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ کل 94 مشتبہ افراد کے وارنٹ گرفتاری جاری کیے گئے جن پر احتجاج اور عوام میں خوف و ہراس پھیلانے کے لیے ”اشتعال انگیز“ پوسٹیں کرنے کا الزام ہے۔ اناد ولو نے کہا کہ پولیس نے بیک وقت چھاپے مارتے ہوئے 56 افراد کو حراست میں لیا، اور 38 دیگر کی تلاش کی جا رہی ہے۔ مزید بتایا گیا کہ حکام نے مشتبہ افراد کے گھروں کی تلاشی کے دوران غیر قانونی منشیات بھی ضبط کیں۔ ترک وزیر داخلہ علی یرلیکایا نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی ایک پوسٹ میں لکھا کہ امام اولو کی حراست کے خلاف مظاہروں میں کل 97 افراد کو حراست میں لیا گیا ہے۔ اولو کے خلاف بدعنوانی اور دہشت گردی کے الزامات میں حراست 106 مشتبہ افراد کے خلاف جاری ایک وسیع تحقیقات کا حصہ ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ وہ استنبول کے میئر کے خلاف تحقیقات کو شفاف انداز میں آگے بڑھا رہی ہے حکومت کا کہنا ہے کہ وہ استنبول کے میئر کے خلاف تحقیقات کو شفاف انداز میں آگے بڑھا رہی ہے امام اولو نے کسی بھی غلط کام سے انکار کیا ہے اور کیس کے محرکات کو سیاسی قرار دیا ہے۔ اولو کی ریپبلکن پیپلز پارٹی اتوار کو انہیں اپنے صدارتی امیدوار کے طور پر نامزد کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ اناد ولو نے رپورٹ کیا کہ اولو اس وقت استنبول پولیس ہیڈکوارٹر میں موجود ہیں اور اپنے خلاف تحقیقات میں سوالات کا سامنا کر رہے ہیں۔ ان کے وکیل اور سی ایچ پی استنبول کے قانون ساز توران تاکن اوزرنے فون پر جرمن خبر رساں ادارے ڈی پی اے کو بتایا کہ میئر کی صحت اچھی ہے اور ان کے حوصلے بلند ہیں۔ اب توقع ہے کہ انہیں اگلے مرحلے میں اس کے بعد توقع ہے کہ انہیں استنبول میں عدالت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اگر امام الو کو دہشت گردی کے الزامات میں سزا سنائی جاتی ہے تو ترک قانون حکام کو اجازت دیتا ہے کہ وہ ان کی جگہ حکومت سے وابستہ کسی اہلکار کو تعینات کر سکے ہیں۔

ترکی میں صدر رجب طیب صدر اردوان کے خلاف بڑے پیمانے پر احتجاجی مظاہرے

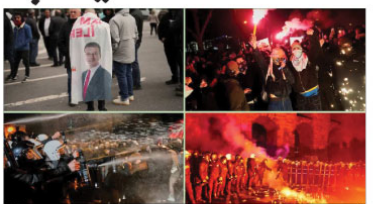

استنبول (ایجنسی)۔ امام اوغلو کی گرفتاری کے خلاف ترکی میں حکومت مخالف مظاہروں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ احتجاجی صدر اردوان پر اوغلو کے خلاف سیاسی سازش کا الزام لگا رہے ہیں۔ اوغلو پر حکومت نے کئی سنگین الزامات لگائے ہیں۔ ایسے میں یہاں جانئے امام اوغلو کون ہیں، جن کی گرفتاری پر اتنا ہنگامہ برپا ہے۔ جمعہ کے روز ترکی کے متعدد شہروں میں مظاہرے پھوٹ پڑے جب لوگوں نے استنبول کے میئر اور صدر رجب طیب اردوان کے اعلیٰ حریف کی گرفتاری کے خلاف ریلی نکالی۔ صدر اردوان نے سخت انتباہ دیا تھا کہ سڑکوں پر احتجاج کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ میئر اکریم امام اوغلو کو بدھ کے روز ان کی رہائش گاہ پر چھاپے میں مبینہ بدعنوانی اور دہشت گردی سے تعلق کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس گرفتاری نے حزب اختلاف کی شخصیات اور اختلافی آوازوں کے خلاف کریک ڈاؤن میں اضافہ کیا ہے۔ حکام نے دو ضلعی میئرز سمیت کئی دیگر اہم شخصیات کو بھی حراست میں لیا ہے۔ امام اوغلو کی گرفتاری اس سے چند روز قبل ہوئی ہے جب اتوار کو ہونے والے ایک پرائمری میں انہیں اپوزیشن ریپبلکن پیپلز پارٹی کے صدارتی امیدوار کے طور پر نامزد کرنے والی تھی۔ اپوزیشن لیڈر اوزیل نے کہا ہے کہ پرائمری، جہاں تقریباً 1.5 ملین مندوبین ووٹ ڈال سکتے ہیں، منصوبہ بندی کے مطابق آگے بڑھے گا۔ حزب اختلاف کی جماعت نے بھی شہریوں پر زور دیا ہے کہ وہ اتوار کو ہونے والے علامتی انتخابات میں حصہ لیں، جس میں ترکی بھر میں قائم کیے جانے والے دیسی ساختہ بیلٹ بکسوں کے ذریعے امام اوغلو کے ساتھ اظہار یکجہتی کیا جائے گا۔ بہت سے لوگ اس گرفتاری کو سیاسی طور پر ایک مقبول اپوزیشن شخصیت اور اردگان کو اگلی صدارتی دوڑ میں کلیدی حریف کو ہٹانے کی کوشش کے طور پر دیکھ رہے ہیں۔ ترکی میں صدارتی انتخابات 2028 میں شیڈول ہیں۔ ترکی کے مقامی اخبار اور دیگر میڈیا نے رپورٹ کیا کہ امام اوغلو سے بدعنوانی کے الزامات پر پولیس نے چار گھنٹے تک پوچھ گچھ کی، جس کے دوران انھوں نے تمام الزامات سے انکار کیا ہے۔ استغاثہ کی طرف سے پوچھ گچھ کے لیے ہفتے کی شام انھیں عدالت میں منتقل کیے جانے کی توقع تھی۔ امام اوغلو کی گرفتاری نے ترکی میں 2013 کے بعد سے سب سے بڑے مظاہروں کو جنم دیا ہے۔ 2013 میں ترکی میں بڑے پیمانے پر حکومت مخالف مظاہرے ہوئے تھے جس میں آٹھ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اس سے قبل جمعہ کو ترکی کی مرکزی اپوزیشن پارٹی کے رہنما اوزگور اوزیل نے حامیوں سے پرامن مظاہروں کے لیے سڑکوں پر نکلنے کی کال کی تجدید کی، جبکہ حکام نے مظاہروں پر پابندی کو وسیع کر دیا اور اس اپیل کو غیر ذمہ دارانہ قرار دیتے ہوئے تنقید کی۔ انہوں نے اپیل کی، میں لاکھوں لوگوں کو پرامن طریقے سے مظاہرہ کرنے، اپنے جمہوری ردعمل کا اظہار کرنے اور اپنے آئینی حقوق کو استعمال کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ سٹی ہال کے باہر ایک بڑی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے، اوزیل نے اردوان پر الزام لگایا کہ وہ میئر کو منصفانہ طریقے سے شکست دینے میں ناکام ہونے کے بعد عدلیہ کو بطور آلہ استعمال کر رہے ہیں۔ دو دہائیوں سے زیادہ عرصہ اقتدار میں رہنے والے اردوان کا کہنا ہے کہ، حکومت سڑکوں پر ہونے والے مظاہروں کو برداشت نہیں کرے گی اور اپوزیشن پارٹی پر بدعنوانی اور دہشت گرد تنظیموں سے روابط کا الزام لگایا۔ استنبول میں، پولیس نے سیکڑوں مظاہرین کو پیچھے دھکیلنے کے لیے کالی مرچ کے اسپرے، آنسو گیس اور ربڑ کی گولیوں کا استعمال کیا۔ احتجاجیوں نے شہر کے تاریخی آبی راستے کے سامنے ایک رکاوٹ کو توڑنے کی کوشش کی اور پولیس پر شعلے، پتھر اور دیگر اشیاء پھینکیں۔ ترکی کے ایک نجی ٹی وی پر دکھائی جانے والی تصاویر کے مطابق، پولیس نے دارالحکومت انقرہ کے ساتھ ساتھ ایجین کے ساحلی شہر ازمیر میں بھی مظاہروں کو توڑ دیا، اور بعض اوقات طاقت کا استعمال بھی کیا گیا۔ خبر کے مطابق، ہزاروں افراد نے کئی دوسرے شہروں میں حکومت سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا۔ وزیر داخلہ علی یرلیکایا نے کہا کہ مظاہروں کے دوران ملک بھر میں کم از کم 97 افراد کو حراست میں لیا گیا ہے۔ جمعہ کے روز، انقرہ اور ازمیر میں حکام نے مظاہروں پر پانچ دن کی پابندی کا اعلان کیا، اس سے قبل استنبول میں بھی اسی طرح کے اقدام کے بعد، حکام نے جمعہ کو استنبول میں مزید سڑکوں کی بندش کا اعلان کیا اور انقرہ میں ایک یونیورسٹی کے قریب میٹرو اسٹاپ کو بند کر دیا، جہاں ایک دن پہلے پرتشدد جھڑپیں ہوئیں تھیں۔

بلوچ یکجہتی کمیٹی کی صدر مین ماہ رنگ بلوچ زیر حراست

بلوچستان (ایجنسی)۔ ایک پولیس اہلکار کے مطابق ماہ رنگ بلوچ کو ایک احتجاجی دھرنے کے دوران گرفتار کیا گیا۔ اس دھرنے میں شریک تین دیگر مظاہرین کی ہلاکت کی بھی اطلاع ہے۔ ایک پاکستانی پولیس اہلکار نے خبر رساں ادارہ اے ایف پی کو ہفتے کے روز بتایا کہ رائٹس ایکٹوسٹ اور بلوچ یکجہتی کمیٹی کی سربراہ ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کو بلوچستان میں ایک احتجاجی دھرنے کے دوران گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اے ایف پی کی رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ اس دھرنے کے تین مظاہرین ہلاک بھی ہوئے ہیں۔ ایک سینیئر پولیس اہلکار نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر اے ایف پی سے بات کرتے ہوئے کہا ان (ماہ رنگ) کو 17 دیگر مظاہرین کے ساتھ گرفتار کر لیا گیا ہے، جن میں 10 مرد اور سات خواتین شامل ہیں۔ اب اس بات پر غور کیا جا رہا ہے کہ ان کے خلاف کن دفعات کے تحت کیس فائل کیا جائے۔“ ماہ رنگ پاکستان میں انسانی حقوق کے لیے آواز اٹھانے والے نمایاں ایکٹوسٹس میں سے ایک ہیں اور لمبے عرصے سے بلوچوں کے حقوق کے لیے مہم چلا رہی ہیں۔ بلوچ دعویٰ کرتے آئے ہیں کہ انہیں ماورائے عدالت قتل، گرفتاریوں اور ہراسانی کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ جمعے کے روز ماہ رنگ ان مظاہرین میں شامل تھیں جو بلوچستان یونیورسٹی کے باہر مظاہرہ کر رہے تھے۔ ان کا مطالبہ تھا کہ مبینہ طور پر سیکورٹی ایجنسیوں کی جانب سے حراست میں لیے گئے ان کے ساتھی کارکنوں کو رہا کیا جائے۔ بعد ازاں، بلوچ یکجہتی کمیٹی نے ایک بیان میں کہا کہ ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ کو متعدد دیگر مظاہرین سمیت ریاستی سکیورٹی ایجنسیوں کی جانب سے علی الصبح ایک ظالمانہ کریک ڈاؤن“ کے دوران گرفتار کر لیا گیا۔ بلوچستان حکومت کے ترجمان کے مطابق اس دوران کم از کم تین مظاہرین ہلاک ہوئے، جس کا الزام دونوں فریقین ایک دوسرے پر عائد کر رہے ہیں۔ انسانی حقوق پر کام کرنے والے پاکستانی ادارے ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان نے اس حوالے سے ایک بیان میں کہا، ’حکام پرامن مظاہرین کے خلاف طاقت کا استعمال فوری طور پر بند کریں اور انہیں رہا کریں۔‘

ڈونلڈ ٹرمپ نے کملا ہیرس اور ہیلری کلنٹن کے لیے سیکیورٹی کلیئرنس واپس لے لی

واشنگٹن (ایجنسی)۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے ڈیموکریٹک مخالفین کے خلاف تازہ ترین اقدام میں سابق نائب صدر کاملا ہیرس، سابق وزیر خارجہ ہیلری کلنٹن اور دیگر کی سیکیورٹی کلیئرنس واپس لے لی ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق سابق صدر جو بائیڈن کی سیکیورٹی کلیئرنس بھی منسوخ کرنے والے ریپبلکن صدر نے 2016 کے صدارتی انتخابات میں ہلری کلنٹن اور گزشتہ سال کے انتخابات کاملا میں ہیرس کو شکست دی تھی۔ ٹرمپ نے جمعے کی رات دیر گئے ایک یادداشت میں کہا تھا کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ کچھ افراد کے لیے خفیہ معلومات تک رسائی اب قومی مفاد میں نہیں ہے۔ اگرچہ سیکیورٹی کلیئرنس کی منسوخی کے فوری اثرات مرتب نہیں ہوں گے، لیکن یہ واشنگٹن میں بڑھتی ہوئی سیاسی دراڑ کی ایک اور علامت ہے، کیوں کہ ٹرمپ اپنے مبینہ دشمنوں سے بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ یہ میمورنڈم صدر ٹرمپ کے نیوجرسی کے علاقے بیڈمنسٹر پہنچنے کے چند گھنٹوں بعد جاری کیا گیا ہے۔ ٹرمپ نے ریپبلکن پارٹی کی سابق نمائندہ لز چینی، جو بائیڈن کے وائٹ ہاؤس کے سابق قومی سلامتی کے مشیر جیک سلیون اور روس کی ایک ماہر فیونا ہل کو بھی نشانہ بنایا، جنہوں نے ان کی پہلی مدت کے دوران قومی سلامتی کونسل میں خدمات انجام دیں۔ واشنگٹن میں قومی سلامتی کے وکیل مارک زید، جو وسل بلورز کی نمائندگی کرتے ہیں، اور سابق ریپبلکن قانون ساز ایڈم کنزنگر، جو ٹرمپ کے سخت ناقد ہیں، ان دیگر افراد میں شامل ہیں جنہوں نے اپنی سیکیورٹی کلیئرنس منسوخ کردی ہیں۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے پہلے ہی بائیڈن کی سیکیورٹی کلیئرنس منسوخ کر دی تھی، اور سابق صدر کو امریکی انٹیلی جنس تک روایتی رسائی سے محروم کر دیا تھا۔

مصر میں اہرامِ گیزا کے نیچے کے بارے میں اہم انکشاف

قاہرہ، 22 مارچ (یواین آئی) مصر میں اہرامِ گیزا کے نیچے وسیع زیرِ زمین انفرا اسٹرکچر دریافت ہوا ہے، جس سے اہرامِ مصر کے نیچے توانائی کے قدیم نیٹ ورکس کی قیاس آرائیاں پھر سے زور پکڑ رہی ہیں۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق جدید ریڈارز کی مدد سے ہونے والی حالیہ تحقیق میں اہرامِ گیزا کے نیچے ایک پیچیدہ نظام کا انکشاف ہوا ہے، جو زیرِ زمین تقریباً دو کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے اور گیزا کے تینوں بڑے اہرام کو ایک دوسرے سے ملاتا ہے۔ سائنسدانوں کی پریس ریلیز سے پتہ چلتا ہے کہ اہرامِ گیزا کی بنیاد میں 5 یکساں کثیر المنزلہ انفرااسٹرکچرز دریافت ہوئے ہیں جو ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں، یہ 8 انتہائی لمبے کنویں ہیں جن کے ارد گرد سیڑھیاں لپٹی ہوئی ہیں، یہ سیڑھیاں سطح سے 648 میٹر نیچے جاتی ہیں۔ یہ کنویں آخر میں 2 بڑے مکعب نما کمروں میں مل جاتے ہیں، ہر کمرے کا سائز 80 بائی 80 میٹر ہے، یہ دریافت اُس روایتی تصور کو چیلنج کرتی ہے کہ اہرامِ مصر صرف شاہی مقبرے ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے قبل مصر میں آثار قدیمہ کے ماہرین نے راجا تھٹموس دوئم کی قبر دریافت کرلی ہے، ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ 1922 میں دریافت توتن خامون کی قبر کے بعد سب سے بڑی دریافت ہے۔ ماہرین کو یہ تاریخی قبر مصر کے لکسر کے مغربی علاقے میں تھیبس پہاڑی علاقے میں ملی ہے، جو معروف ’ویلی آف دی کنگس‘ کا حصہ ہے۔ برطانوی ماہرین کا کہنا ہے کہ مصری آثار قدیمہ کی ٹیم نے مشترکہ طور پر اس پراسرار قبر کو دریافت کیا ہے۔ جو ایک بڑی کامیابی ہے۔ آثار قدیمہ کے ماہرین نے بتایا کہ قبر کے اندر کئی تاریخی نقوش بھی تھے، ان میں الباسٹر جار (پتھر کے قدیم برتن) کے ٹکڑے بھی شامل ہیں، جن پر راجا تھٹموس دوئم اور ان کی اہلیہ رانی ہتشیپسوت کا نام کندہ ہے۔ یہ واضح اشارہ ہے کہ یہ مقبرہ تھٹموس دوئم کا ہی ہے۔ سائنسدانوں کو اس قبر کو دریافت کرنے میں 3 سال کا عرصہ لگ گیا، جب پہلی بار اس کا داخلی راستہ اور مرکزی راستہ دریافت ہوا تو ماہرین کا خیال تھا کہ کسی رانی کی قبر ہو سکتی ہے۔ یہ قبر تھٹموس سوئم کی بیویوں اور مصر کی واحد خاتون فرعون رانی ہتشیپسوت کی قبر کے قریب موجود ہے، جس سے حقیقت حال پوشیدہ رہی تھی۔ واضح رہے کہ تھٹموس دوئم مصر کے 18 ویں خاندان کا فرعون تھا۔ اس کی اہلیہ رانی ہتشیپسوت نہ صرف رانی تھی، بلکہ ان کی سوتیلی بہن بھی تھی۔

عمرہ زائرین کی بس کو تصادم کے بعد آگ لگ گئی، خوفناک حادثہ

مکہ مکرمہ، 22 مارچ (یواین آئی) سعودی عرب میں بس حادثے میں 6 انڈونیشیائی زائرین جاں بحق ہو گئے۔ سعودی عرب میں مدینہ اور مکہ کے درمیان ہائی وے پر عمرہ زائرین کی بس ایک المناک حادثے کا شکار ہوگئی جس میں 6 افراد جاں بحق اور 14 زخمی ہو گئے۔ انڈونیشیا کی وزارت خارجہ نے جمعہ کو حادثے کی تصدیق کرتے ہوئے متوفین اور زخمیوں کی اطلاع دی ہے۔ وزارت میں انڈونیشیا کے شہریوں اور قانونی اداروں کے تحفظ (BHIPWNI) کے ڈائریکٹر جودھا نگرہ کے مطابق یہ حادثہ جمعرات، 20 مارچ کو جدہ سے تقریباً 150 کلومیٹر شمال میں وادی العقیق میں پیش آیا۔ ڈائریکٹر نے بتایا کہ حادثے کے متاثرین میں انڈونیشیائی شہریوں کی کل تعداد 20 ہے جس میں چھ ہلاکتیں ہوئی ہیں اور باقی زخمی ہیں۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق بس تصادم کے بعد الٹ گئی اور آگ لگ گئی تاہم مزید تفتیش جاری ہے۔

ٹرمپ کا 6 جنریشن لڑاکا طیارے ایف-47 کی تیاری کا اعلان

واشنگٹن، 22 مارچ (یواین آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے امریکہ کے ’سکستھ جنریشن جنگی طیارے‘ کی تیاری کا اعلان کردیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق وائٹ ہاؤس کے اوول آفس میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ اس طیارے کا نام ’ایف-47‘ ہوگا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق اس نام کی وجہ ٹرمپ کا امریکہ کا 47 واں صدر ہونا بھی ہو سکتی ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ ایف-47 ایک ایسا طیارہ ہوگا جس کی خصوصیات اور صلاحیتیں بے مثال ہوں گی اور دنیا نے ایسا طیارہ پہلے کبھی نہیں دیکھا ہوگا۔ ٹرمپ نے کہا اس طیارے کی رفتار، گولہ بارود لے جانے کی صلاحیت اور دیگر خصوصیات کا دنیا میں کوئی مقابلہ نہیں۔ ٹرمپ نے مزید کہا کہ اس طیارے کی تیاری کا معاہدہ امریکی طیارہ ساز کمپنی بوئنگ کو دیا گیا ہے، تاہم اس پروگرام کی مکمل لاگت کا اعلان نہیں کیا گیا۔ امریکی جریدے وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق یہ جنگی طیارہ تاریخ کا سب سے مہنگا طیارہ ہوگا۔ ایف-47 کے تجرباتی ماڈل ماضی میں پرواز کر چکے ہیں اور امریکی صدر ٹرمپ کے مطابق اس طیارے کے تجرباتی ماڈل کی گزشتہ 5 برسوں سے خفیہ پروازیں جاری ہیں۔ اس موقع پر ٹرمپ کے ساتھ موجود امریکی سیکرٹری دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے کہا کہ یہ طیارہ امریکا کے فضائی غلبے کو قائم رکھنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ایف-15، ایف-16، ایف-18، ایف-22 اور ایف-35 دیکھے ہیں، اب ہمارے پاس ایف-47 ہے۔ اس جنگی طیارے کے ذریعے امریکہ اپنے اتحادیوں کو یہ پیغام دے گا کہ وہ کہیں نہیں جا رہا ہے اور اپنے دشمنوں پر واضح کرے گا کہ امریکا آنے والی نسلوں تک دنیا بھر میں طاقت کا مظاہرہ کرنے کے قابل ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ اس طیارے کی تفصیلات ابھی تک خفیہ ہیں اور انہوں نے طیارے کی صرف ایک جھلک میڈیا کے سامنے پیش کی۔

سفری پابندیاں لگانے کی ڈیڈ لائن: ویزا پالیسی کا جائزہ لے رہے ہیں: امریکی محکمہ خارجہ

واشنگٹن، 22 مارچ (یواین آئی) امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان نے واضح کیا سفری پابندیاں لگانے کی ڈیڈ لائن آج نہیں ہے، ویزا پالیسی کا جائزہ لے رہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان ٹیمی بروس نے پریس کانفرنس میں پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان کے بیان کی تردید کر دی، پاکستانی دفتر خارجہ کے ترجمان نے ممکنہ امریکی سفری پابندی کو افواہ قرار دیا تھا۔ پریس کانفرنس کے دوران صحافی نے امریکی ترجمان سے کچھ ملکوں پر ممکنہ سفری پابندی پر سوال کرتے ہوئے کہا کیا سفری پابندی جاری کرنے کی آج ڈیڈ لائن ہے۔ ٹیمی بروس نے کہا کہ میں آپ کو تفصیلات نہیں بتا سکتی لیکن یہ آج نہیں ہو رہا، امریکہ آنے والوں کیلئے ویزا پالیسی کا جائزہ لے رہے ہیں۔ ترجمان کا کہنا تھا کہ امریکی محکمہ خارجہ اپنے شہریوں کی حفاظت یقینی بنانے کیلئے پرعزم ہے، ویزوں کے ذریعے قومی سلامتی، عوامی تحفظ کے اعلیٰ ترین معیار کو برقرار رکھا جائے گا۔ انھوں نے مزید کہا یقینی بنایا ہے امریکہ جانے والے غیر ملکی مسافر امریکی سلامتی، عوام تحفظ کیلئے خطرہ نہ بنیں، یہ مسئلہ حل کرنا وقت کا تقاضا ہے۔

شیعہ وسنی ہیلپ لائن

دفتر آیۃ اللہ العظمیٰ سید صادق حسینی شیرازی سے جاری ہیلپ لائن پر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مولانا سید سیف عباس نقوی نے دیئے

مومنین کی سہولت کے لئے شیعہ ہیلپ لائن مسلسل کئی سالوں سے دین کی خدمت کو انجام دے رہی ہے لہٰذا وہ مومنین جو اپنے روزہ، نماز یا کسی اور دینی مسئلہ میں شک کریں تو تمام مراجع کے مقلدین مسائل شرعیہ جاننے کے لئے صبح 10 سے 12 بجے تک ان نمبروں 9839097407,9415580936 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

نوٹ: خواتین حضرات کے لیے خصوصی طور پر ہیلپ لائن کا انتظام کیا گیا ہے جس میں خواتین کے سوالوں کے جواب خاتون عالمہ دیں گی۔ لہٰذا خواتین اس نمبر پر رابطہ کریں۔ 6386897124۔ اس کے علاوہ ای۔میل آئی۔ڈی۔ masael786@gmail.com Email: کے ذریعہ بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں

سوال: اگر کسی مریض کو معین وقت پر دوا لینا ضروری ہو تو اس کے لیے روزے کا کیا حکم ہے؟
جواب: روزہ رکھے اور حالت روزہ میں وقت پر دوا لے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور جب صحت مند ہو جائے تو روزے کی قضا کرے۔
سوال: اگر کوئی عورت روزہ رکھ کر بیوٹی پارلر جائے اور خواتین سے میک اپ کرائے اس میں کیا حکم ہے؟
جواب: روزہ نہیں ٹوٹے گا
سوال: اگر کوئی انسان وضو سے مسجد جائے اور راستے میں کسی سبب سے اگر اسکے ہاتھ یا پیر نجس ہو جاتے ہیں تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟
جواب: وضو نہیں ٹوٹے گا البتہ نجس حصہ کو پاک کرنا چاہیے۔
سوال: اعتکاف جو کہ تین دن کا ہے جسمیں مسجد میں رہنا ضروری ہے کیا مسجد کے باہر نکلنے سے اعتکاف باطل ہو جائیگا؟
جواب: اعتکاف میں بیٹھنے کے بعد ضروری کاموں کے لئے نکلا جا سکتا ہے جیسے گواہی دینا، مومن کے جنازہ میں شریک ہونا وغیرہ۔
سوال: کیا فطرہ کی رقم دوسرے شہر بھیجی جا سکتی ہے؟

ادارہ شرعیہ حنفیہ نظامیہ فرنگی محل میں پوچھے گئے سوالات جن کی جواب قاضی شہر لکھنؤ مفتی ابوالعرفان میاں فرنگی کی صدارت میں ڈاکٹر، حکیم اور علما نے دئے ہیں

سوال 1۔ میں کئی سال سے بیمار رہتی ہوں اس کی وجہ سے ڈاکٹر نے مجھے روزہ رکھنے سے منع کیا ہے لیکن اس بار میں نے 15 روزے رکھے اور اب مجھے دقت ہو رہی ہے تو کیا کریں؟ علیشہ بسواں سیتاپور
جواب۔ اس صورت میں روزے کا فدیہ ادا کر دیں اور صحت ہو جانے پر روزے پورے کر لیں۔
سوال 2۔ ایک مولانا صاحب ہیں جنہوں نے اپنی تمام زندگی مدرسے میں صرف کر دی اب وہ عمرہ کرنے کے لیے جانا چاہتے ہیں تو کیا انہیں مدرسے کے پیسے سے عمرہ کرایا جا سکتا ہے؟ حاجی اقبال بلرامپور
جواب۔ مدرسے کے پیسے میں زکوۃ، خیرات، صدقات وغیرہ ہوتے ہیں جس کی وجہ سے عمرہ جائز نہیں ہوگا، وہ اپنی حلال کمائی سے جا سکتے ہیں۔
سوال 3۔ میرے پاس ایک پلاٹ ہے جس کی قیمت تقریبا چار لاکھ روپے ہے تو کیا اس پر زکوۃ بنتی ہے؟ ریحان کانپور
جواب۔ اگر ذاتی استعمال کے لئے پلاٹ ہے تو اس پر زکوۃ نہیں بنتی ہے۔
سوال 4۔ میرے پاس سچے موتی کے سیٹ ہے اس پر زکوۃ کا کیا حکم ہے؟ ارم بارہ بنکی
جواب۔ ہیرے موتی وغیرہ پر زکوۃ نہیں ہے۔
سوال 5۔ ڈائبیٹیز کے علاج کے لیے گھریلو نسخہ بتا دیجئے؟ صوفیان فتح پور
جواب۔ ڈائبیٹیز کے علاج کے لئے جامن کے بیج کو سکھا کر پیس لیں صبح شام ایک، ایک چمچ کھانے سے ڈائبیٹیز کنٹرول رہے گی۔
رمضان ہیلپ لائن پر رابطہ کے لئے شام کو 2 سے 4 بجے تک کے درمیان 9918117798 - 9335841177 - نمبروں پر ای۔میل Firangimahel@GMAIL.COM پر دینی، جسمانی مسائل کی معلومات حاصل کریں۔ مولانا عفان عتیق فرنگی محلی جنرل سکریٹری ادارہ شرعیہ فرنگی محل لکھنؤ۔

رمضان ہیلپ لائن ملک میں اپنی نوعیت کی منفرد ہیلپ لائن ہے۔ واضح رہے کہ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے تحت دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل میں روزہ داروں کی دینی اور شرعی رہنمائی کے لیے تیرہ برس قبل رمضان ہیلپ لائن قائم کی گئی تھی۔ جسکی مقبولیت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔
اس ہیلپ لائن سے لوگ فون اور ای میل کے ذریعہ روزہ، نماز، زکوۃ اور دیگر مسائل سے متعلق سوالات ملک اور بیرون ملک سے بھی کرتے ہیں۔ جن کے جوابات مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی سربراہی میں علمائے کرام کا ایک پینل دیتا ہے۔

سوال: عید یا کسی تیوہار کے موقع پر اپنے خادموں کو زکوۃ کی نیت سے رقم دینے سے کیا زکوۃ ادا ہو جائے گی؟
جواب: اگر مستحق ہیں تو دیتے وقت نیت کر لینے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی۔
سوال: اگر بیوہ عورت کسی دوسرے شوہر سے نکاح کر لے تو کیا پہلے شوہر کی میراث سے اس کو حصہ ملے گا؟
جواب: جی ہاں! مسلمانوں میں عام طور پر رواج ہے کہ بیوہ عورت اگر نکاح نہ کرے تو اس کو حصہ دیتے ہیں اور اگر وہ نکاح کر لے تو پھر اس کو شوہر کے ترکے سے محروم کر دیتے ہیں، ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔
سوال: ہم نے اگر زکوۃ کی رقم کو زکوۃ کی نیت سے عیدی اور انعام کے نام سے بھائی بھاوج اور بچوں کو دے دیا تو کیا زکوۃ ادا ہو جائے گی؟
جواب: جی ہاں! ادا ہو جائے گی۔
سوال: حالت روزے میں غسل کے دوران غرغرہ کرنا کیسا ہے؟
جواب: مکروہ ہے۔
سوال: زکوۃ کی رقم کس کو دینا زیادہ افضل ہے؟
جواب: رشتہ دار جو زیادہ مستحق ہوں انہیں دینے سے دو ثواب ملتے ہیں ایک زکوۃ ادا کرنے کا، اور دوسرا صلہ رحمی کا۔

سہارنپور میں بڑی واردات: بی جے پی لیڈر نے اپنی بیوی اور تین بچوں کو ماری گولی

سہارنپور 22 مارچ (پی این ایس) ضلع کے گنگوہ میں سنگا کھیڑا کے ایک بی جے پی لیڈر نے اپنی بیوی اور تین بچوں کو گولی ماردی۔ حملے میں چاروں افراد شدید زخمی ہو گئے۔ انہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا جہاں علاج کے دوران بیٹے شیوانش اور بیٹی شردھا کی موت ہوگئی۔ بتایا گیا ہے کہ بی جے پی ضلع ورکنگ کمیٹی کے رکن یوگیش روہیلا نے اپنی بیوی نیہا (32)، شیوانش (4)، دیوانش (7)، شردھا (8) کو گولی ماردی۔ چاروں شدید زخمی ہو گئے۔ گولی کی آواز اور شور سن کر آس پاس کے لوگ موقع پر پہنچ گئے اور زخمیوں کو اسپتال میں داخل کرایا۔ بی جے پی لیڈر نے گھر کے اندر یہ جرم کیا۔ بتایا گیا ہے کہ چاروں کو سر میں گولیاں ماری گئی ہیں۔ تاہم پولیس نے ملزم بی جے پی لیڈر کو موقع سے ہی گرفتار کر لیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بی جے پی لیڈر کچھ دنوں سے دماغی طور پر ٹھیک نہیں تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس لائسنس یافتہ پستول ہے جس سے اس نے اپنی بیوی اور بچوں کو گولی ماری۔ سبھی اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پولیس ملزم کو تھانے لے گئی۔ موقع پر تفتیش کی جارہی ہے۔ زخمی بیٹا شیوانش اور بیٹی شردھا نے اسپتال میں دم توڑ دیا جب کہ ان کی بیوی اور ایک بیٹا اسپتال میں زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں۔ بتایا گیا کہ بی جے پی لیڈر کا دماغی بیماری کا علاج چل رہا ہے۔ وہ دوائی پر تھا۔

سڑک حادثہ میں دو نوجوانوں کی موت

بلرام پور، 22 مارچ (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے بلرام پور ضلع کے رامانوج گنج میں کل دیر رات سڑک حادثہ میں دو نوجوانوں کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ یہ واقعہ رامانوج گنج کے وجے نگر تھانہ علاقے میں واقع مہاویر گنج گاؤں میں اس وقت پیش آیا جب ایک تیز رفتار ٹرک نے دو نوجوانوں کو ٹکر ماردی جس سے وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ حادثے کے بعد ٹرک ڈرائیور موقع سے فرار ہو گیا۔

حضرت علیؑ کی شہادت کی یاد میں نکلا تابوت کا جلوس

رو رہا ہے نبیؐ کا گھرانا اٹھ رہا ہے جنازہ علیؑ کا
امام کے غم میں آنکھیں تھیں اشکبار

لکھنؤ۔ شور گریہ ہے کوفے میں برپا، اٹھ رہا ہے جنازہ علیؑ کا۔ رو رہا ہے نبیؐ کا گھرانا، اٹھ رہا ہے جنازہ علیؑ کا۔ امیر المومنین حضرت حضرت علیؑ کی شہادت کی یاد میں سوموار کو امام کے تابوت کا جلوس رستم نگر واقع روضہ شبیہ نجف سے نکالا گیا جو کربلا تال کٹورہ جا کر اختتام پذیر ہوا۔ تابوت کو قتل گاہ میں بڑی عقیدت کے ساتھ یا علیؑ مولا حیدر مولا کی صداؤں کے درمیان دفن کیا گیا۔ اسی کے ساتھ حضرت علیؑ کی شہادت کی یاد میں تین دن سے چل رہے غم کا سلسلہ ختم ہوا۔ جلوس کے دوران حفاظتی انتظامات کے کڑے انتظام کئے گئے تھے۔ 19 ویں رمضان کو جب حضرت علیؑ نماز پڑھنے کے دوران سجدے میں تھے تو عبدالرحمن ابن ملجم نے ان کے سر پر زہر سے بجھی ہوئی تلوار سے وار کیا تھا۔ جس سے وہ زخمی ہو گئے تھے اور 21 ویں رمضان کو ان کی شہادت ہوگئی۔ شبیہ نجف میں مولانا یعسوب عباس نے فجر کی نماز کے بعد الوداعی مجلس کو خطاب کیا۔ مجلس کے بعد خواتین نے تابوت کو اور مردوں کو سونپا۔ تابوت باہر آتے ہی عزاداروں میں کہرام مچ گیا۔ پورا ماحول غم انگین ہوگیا۔ ہر آنکھ آنسوؤں سے لبریز تھی۔ کوئی سر پیٹ رہا تھا تو کوئی سینہ۔ جلوس میں حضرت عباسؑ کے علم بھی تھے۔ تابوت نکلنے کے راستوں پر عزادار پہلے سے ہی بڑی تعداد میں زیارت کے لئے کھڑے تھے۔ تابوت کہاں پہنچ اس کی فکر سب کو تھی۔ تابوت آتے ہی ہر آنکھ اشک بار ہو جاتی تھی لوگ اپنے ہاتھ جوڑ کر اپنے مولا سے گریہ کر رہے تھے۔ تابوت آگے نکلتا عقیدت مند تابوت کے پیچھے چل پڑے تھے۔ یہ سلسلہ پورے راستے چلتا رہا۔ تابوت میں ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں کا ہجوم تھا۔ جس میں مرد خواتین اور بچے بھی شامل ننگے پیر بڑی عقیدت کے ساتھ امام کی شہادت کے غم میں آنسو بہاتے چل رہے تھے۔ جلوس میں شامل عزادار گرمی میں روزہ ہونے کے باوجود اپنے مولا کے تابوت کو چومنے و کندھا دینے کے لئے بے قرار تھے۔ جلوس چھوٹے صاحب عالم روڈ، کربلا دیانت الدولہ، کاظمین، منصور نگر تراہا، گردھاری سنگھ انٹر کالج، سنجیونی اسپتال سے داہنے مڑ کر حیدر گنج پہنچا۔ جہاں کچھ پلوں کے لئے روایت کے مطابق کنویں کے پاس تابوت کو کچھ دیر کے لئے روک کر کالی چادر پڑھائی اور پھر تابوت کربلا پہنچا۔ تابوت دفن ہوتے ہی لحدر مولا یا علی مولا کی صدائیں گونجنے لگیں۔ لوگوں نے دن بھر کربلا تالکٹورہ پہنچ کر حضرت علیؑ کی تربت پر فاتحہ پڑھا۔ آخر میں مولانا عباس ناصر نے مجلس کو خطاب کیا۔ اس موقع پر کربلا تالکٹورہ میں روزہ افطار کا انعقاد بھی کیا گیا۔

گھروں میں کیا خواتین نے ماتم

لکھنؤ۔ حضرت علیؑ کی شہادت کی یاد میں جگہ جگہ مجلسوں و ماتم کا انعقاد ہوا۔ ہر طرف سے بس ایک ہی صدا آرہی تھیں۔ حیدر مولا یا علی مولا۔ جہاں آج لوگ کالے لباس پہنے ہوئے ایک مجلس سے دوسری مجلس میں شرکت کر رہے تھے۔ وہیں خواتین نے گھروں گھروں میں نوحہ خوانی و ماتم کیا۔ کسی نے یہ نوحہ پڑھا: یا مصطفیٰ علی کے جنازے پر آیئے۔ اپنے وصی کا دھوم سے لاشا اٹھایئے۔ بچوں کے سر سے باپ کا سایہ بھی اٹھ گیا۔ نصرت کو اب یتیموں کی تشریف لایئے۔ تو کہیں یہ نوحہ پڑھ کا آنسو بہائے: رو کے دیتی ہے زینبؑ دہائی، گھر سے جاتی ہے حیدرؑ کی میت۔ آج ہم پر یتیمی ہے چھائی گھر سے جاتی ہے حیدرؑ کی میت۔ اس موقع پر 18 رمضان کو لوگوں نے اپنے گھروں میں رکھے تابوتوں کو بھی اٹھایا۔ جنہیں کاظمین میں دفن کیا گیا۔ حضرت علیؑ کی شہادت کی یاد میں کربلا دیانت الدولہ میں بیٹی کے گھر باپ کا پرسہ" عنوان سے خواتین کے ذریعہ منعقد مجلس کو نگار فاطمہ رضوی نے خطاب کیا۔ مسجد مرزا زین محمود نگر میں مولانا سید ثمینی حیدر اترولوی نے مجلس کو خطاب کیا۔

نذروں کا انعقاد

لکھنؤ۔ حضرت علیؑ کی شہاسدت کی یاد میں مغرب کی نماز کے بعد شہر کے امام باڑون، کربلاؤں اور گھروں میں کھڑی مسور کی دال چاول پر نذر کا بھی انعقاد کیا گیا۔ روزہ افطار کے بعد گھر کے بزرگوں نے نذر مولا علیؑ دی اور اس کے بعد نذر چکھی گئی۔

حضرت علیؑ کے یوم شہادت پر چھٹی کی مانگ

لکھنؤ۔ آل انڈیا شیعہ یوتھ فیڈریشن نے 21 رمضان کو حضرت علیؑ کی شہادت کے یوم پر بھارت سرکار سے قومی چھٹی کی مانگ کی۔ اس موقع پر فیڈریشن کے سکریٹری قاسم حسین نے بتایا کہ یہ مانگ قریب 27 سال سے کی جارہی ہے۔ آج کربلا تالکٹورہ کے پاس ہزاروں عزادروں نے کپڑے پر دستخط کر کے وزیر اعظم کو میمورنڈم بھیجا گیا۔

اعمال شب قدر آج

رمضان المبارک کے آخری ہفتہ کی عبادت اپنے پورے شباب پر ہے من کو شب قدر کے موقع پر لوگ پوری رات اللہ کی عبادت میں گزریں گے۔ جگہ جگہ اعمال شب قدر کا انعقاد کے ساتھ چھ دن کی قضا نماز بھی ادا کریں گے۔ جہاں مرد مسجدوں میں اعمال کریں گے وہیں خواتین گھروں میں اعمال کریں گی۔ اور کچھ دن کی نماز پڑھیں گی۔ شب قدر کے موقع پر مسجدوں میں افطاری کے ساتھ ساتھ سحری کا خاص انتظام کیئے گئے ہیں۔

مسجد قاضی ابراہیم زیدپور میں جلوس غم

مولائے کائنات کی شہادت کے موقعے پر مسجد قاضی ابراہیم زیدپور سے غمگین ماحول میں جلوس تابوت برآمد ہوا مولائے کائنات کی شہادت کے موقعے پر مسجد قاضی ابراہیم زیدپور بارہ بنکی میں نماز فجر کے بعد الوداعی مجلس ہوئی جسکو امام جماعت مولانا سید محمد ذہین رضوی مقیم قم ایران نے خطاب کیا اسکے بعد شبیہ تابوت علم مبارک کے ہمراہ برآمد ہوا جو میر فراست حسین زیدپوری کے امامباڑہ سے ہوتا ہوا حسینیہ وقف بنیاد یہ بڑھی سرکار کے سامنے سے بازار کے راستے کربلا میں دفن ہوا۔

شیراز ہند جونپور میں قدیمی جلوس تابوت امیر المومنین میں شیعہ کالج جونپور کے سابق پرنسپل حسینیہ نقی پھاٹک کے متولی سید محمّد حسن نسیم تقریر کرتے ہوئے

۱۹۳۹ میں قائم ہونے والی شہر بھوپال کی (علامہ) اقبال لائبریری میں آج بروز شہادت امیر بیان و سخن حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کتابخانہ علم و دانش، لکھنو سے شائع ہونے والی دیدہ زیب نہج البلاغہ پہنچی۔ علم دوست افراد کے لئے یہ گرانبہا سرمایہ الحمدللہ پورے ملک میں خاص طور سے علمی مراکز میں پہنچانے کا کام جاری وساری ہے۔

مہونہ میں عرس رشیدیہ کے موقع پر سالانہ نعتیہ مشاعرہ

فیضی کشنگجوی کے نعتیہ مجموعہ کلام "متاع بخشش" کا اجرا بھی ہوا۔

مہونہ، لکھنؤ۔ خانقاہ رشیدیہ کا سالانہ نعتیہ مشاعرہ ہر سال کی طرح اس سال بھی پورے تزک واحتشام کے ساتھ ہوا۔ مشاعرہ کی صدارت سید نہال احمد رشیدی نائب صاحب سجادہ نے کی جبکہ نظامت کا فریضہ خوش فکر شاعر ڈاکٹر تنویر اقبال نے ادا کیا۔ مشاعرہ کا آغاز قاری عیش تالگانوی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اس موقع پر عرس و میلہ کمیٹی رشیدیہ نگر پنچایت مہونہ کے ذمہ داروں میں خاص طور محمد اسلم، محمد رمضان، کلیم احمد قریشی (صدر)، محمد اسحاق (منیجر) اور محمد عقیل خاں موجود تھے۔ مشاعرہ سے قبل کنوینر مشاعرہ خلیفہ تاج الاصفیا حضرت معتصم فیضی کے نعتیہ ومنقبتیہ مجموعہ کلام "متاع بخشش" کا اجرا بھی ہوا۔ اس موقع پر مقررین نے معتصم فیضی کشنگجوی کو بے شمار مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ فیضی صاحب مرجع الخلائق عالم وامام اور ایک صاحب نظر شاعر بھی ہیں۔ ان کی یہ ادا نہایت قابل احترام ہے کہ انھوں نے اب اپنے آپ کو نعتیہ ومنقبتیہ شاعری کے لئے وقف کر دیا ہے اور خانقاہ رشیدیہ کی مذہبی رسومات میں شریک رہتے ہیں۔ فیضی صاحب کا یہ عمل قابل احترام ہے کہ اس درگاہ سے امن وآشتی اور ملک کی سلامتی کے پیغام کو عام کرتے رہتے ہیں۔ مشاعرہ آخر شب تک جاری رہا اور درود وسلام کے بعد اگلے سال تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ منتخب کلام حسب ذیل ہیں۔

معتصم فیضی کشنگجوی

هم نعت نبی لکھتے ہوئے جھوم رہے ہیں
جبریل امیں آکے قدم چوم رہے ہیں
معتصم فیضی کشنگجوی

شبیر کے لہو سے ہے روشن چراغ دیں
اصغر نہ یہ بجھے گا کسی انقلاب سے
اصغر بلگرامی

گناہ گار ہوں لیکن یقین ہے مجھ کو
دعا نہ ہوگی کوئی بے اثر مدینے میں
شکیل گیاوی

وہ مجھے چھولے تو میرا بھی مقدر جاگے
روضہ شاہ سے ہو کر جو ہوا آتی ہے
ڈاکٹر تنویر اقبال

دل میں ایک حسرت ہے بس یہی تمنا ہے
سانس جب مری ٹوٹے آخری مدینے میں
عشرت تالگانوی

سب نے ڈھونڈے ہیں الفت کے مطلب بہت
لیکن اس لفظ کا ترجمہ آپ ہیں
فاروق عادل

عاصم غلام احمد مرسل کی بات کیا
غیروں کے بھی لبوں پہ ہے چرچا رسول کیا
عاصم کاکوروی

مدینے کا ہوگا سفر دھیر بنے گا مقدر مگر دھیرے دھیرے
عیش سیتاپوری

مدینے کی جو پاکیزہ زیارت کر کے آئے ہیں
عقیدت سے میں تابش ان کی آنکھیں چوم لیتا ہوں
سلیم تابش

اس کی کوئی بھی قیمت نہیں ہے اس کی کوئی بھی وقعت نہیں ہے
جس کو آقا سے نسبت نہیں ہے، اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے
عتیق ارحم

ان کے علاوہ نجم حسن پرتاپ گڑھی، عدنان پرتاپ گڑھی وغیرہ نے بھی اپنے کلام سنایا۔

بریلی میں بھٹے کی دیوار گرنے سے ایک مزدور کی موت، چار شدید زخمی

بریلی 22 مارچ (پی این ایس) میر گنج تھانہ علاقے میں ہفتہ کو ایک بڑا واقعہ پیش آیا۔ نیشنل ہائی وے کے کنارے واقع اینٹوں کے بھٹے کی کچی دیوار گرنے سے پانچ مزدور ملبے تلے دب گئے۔ حادثہ صبح آٹھ بجے کے قریب پیش آیا۔ بلڈوزر کے ذریعے ملبہ ہٹانے کے بعد دو گھنٹے کے اندر چار مزدوروں کو بچا لیا گیا۔ چاروں افراد شدید زخمی ہوئے جنہیں اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ پانچویں مزدور کی موت ہوگئی۔ تقریباً تین گھنٹے بعد اس کی لاش برآمد کی جا سکی۔ حادثے کے بعد کارکنان کے اہل خانہ مشتعل ہو گئے اور شاہراہ بلاک کرنے کی کوشش کی۔ میر گنج علاقے میں پروراگاؤں کے قریب قومی شاہراہ پر درگا برک فیلڈ نام کا اینٹوں کا بھٹا ہے۔ ہفتہ کی صبح مزدور بھٹے میں اینٹیں بھر رہے تھے۔ اس دوران بھٹے کی ایک گز چوڑی کچی دیوار گر گئی۔ دیوار کے ملبے تلے پانچ مزدور دب گئے۔ بہت چیخ و پکار اور چیخ و پکار تھی۔ اطلاع ملتے ہی تھانہ پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ ملبہ ہٹانے کے لیے جے سی بی اور کرین لائی گئی۔ جس کے بعد ریسکیو آپریشن شروع کر دیا گیا۔ دو گھنٹے کی کوشش کے بعد چار کارکنوں کو باہر نکالا گیا۔ یہ سبھی شدید زخمی ہیں۔ انہیں فوری طور پر ایمبولینس کے ذریعے ہسپتال لے جایا گیا۔ پانچویں مزدور چھوٹے لال کی موت ہوگئی۔ دوپہر 12 بجے کے قریب اس کی لاش کو ملبے سے نکالا جا سکا۔ واقعہ سے مزدوروں کے اہل خانہ میں غم وغصہ پھیل گیا۔ اس نے ہائی وے پر آکر ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ روڈ بلاک کرنے کی کوشش کی۔ موقع پر موجود فورس نے بھیڑ کو ہائی وے سے ہٹا دیا۔ ان مزدوروں نے زخمی ببلو ولد تیرل ساکن پرورا راجیو ولد گھاسی رام، دھنیا اسرار ولد اقرار ساکن نال نگریہ ننھے بابو ولد موحسین نواس بالو پورہ ان کی موت چھوٹے لال ساکن دھنیہ یوپی کی جھونپڑی میں زبردست آگ، بیٹی کی شادی، جہیز کے بعد شادی کی جگہ کا سامان جل گیا۔ ہاپوڑ کے تھانہ دیہی علاقے کے سلائی گاؤں میں ایک جھونپڑی میں اچانک زبردست آگ لگ گئی۔ آگ لگنے سے لاکھوں روپے کا سامان جل کر راکھ ہو گیا۔ بتایا جارہا ہے کہ جھونپڑی میں رہنے والے شخص کی بیٹی کی عید کے بعد شادی ہونی تھی۔

صفحہ اول کا بقیہ......

جنوبی ریاستوں نے نئی حد بندی کے خلاف کھولا محاذ

بھگونت مان (وزیر اعلیٰ، پنجاب) نے کہا کہ بی جے پی جہاں جہاں جیتتی رہی ہے، وہاں سیٹیں بڑھانا چاہتی ہے، اور جہاں اسے شکست کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہاں سیٹیں کم کرنا چاہتی ہے۔ اس طرح کی حد بندی کی ہم مخالفت کریں گے۔ کرناٹک کے نائب وزیر اعلی ڈی کے شیوکمار نے ہفتہ کو کہا کہ مرکز میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی قیادت والی حکومت کی طرف سے تجویز کردہ حد بندی جنوبی ریاستوں پر سیاسی حملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی ہند نے ہمیشہ سے خاندانی منصوبہ بندی کی پالیسیوں کو برقرار رکھا اور آبادی کو کنٹرول کیا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ایک ترقی پذیر علاقہ بنا۔ ہم نے ہمیشہ قومی مفاد میں کام کیا۔ حد بندی کے ذریعہ ہماری ریاستوں کی سیٹیں کم کر کے سزا دینے کی کوشش ہو رہی ہے۔ ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ نوین پٹنا یک (بی جے ڈی چیف، اڈیشہ) نے کہا کہ آبادی کی بنیاد پر حد بندی ان جنوبی ریاستوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی جنھوں نے ملک کے مفاد میں خاندانی منصوبہ بندی کے ذریعہ آبادی کو قابو میں رکھا۔ حد بندی کو آبادی کی بنیاد پر نافذ نہیں کیا جانا چاہیے۔ میں مشورہ دوں گا کہ مرکزی حکومت اس معاملے میں سبھی پارٹیوں سے تبادلہ خیال کرے، اور اس کے بعد ہی کوئی قدم بڑھائے۔ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن کی اپیل پر حد بندی کے معاملے پر منعقدہ مشترکہ ایکشن کمیٹی کے اجلاس سے ورچوئلی خطاب کرتے ہوئے، مسٹر پٹنا یک نے مرکزی حکومت سے اپیل کی کہ وہ اس اہم مسئلے پر تمام سیاسی جماعتوں کے ساتھ تفصیلی بات چیت کرے تا کہ کسی بھی طرح کے شبہات کو دور کیا جا سکے، کیونکہ اس کا جمہوریت پر دوررس اثر پڑے گا۔ انہوں نے اس اجلاس کو ان ریاستوں میں جمہوری نمائندگی کو یقینی بنانے اور عوام کے حقوق کے تحفظ کی سمت میں ایک اہم قدم قرار دیا، جنہوں نے اپنی آبادی کو کامیابی کے ساتھ کنٹرول اور مستحکم کیا ہے۔ انہوں نے کہا، " آبادی پر قابو پانا ملک کی ترقی کے لیے ایک اہم قومی ایجنڈا ہے۔ آبادی سے متعلق پالیسیاں ریاستی سطح پر نافذ کی گئیں، لیکن مرکزی حکومت نے بھی اس معاملے کو طویل عرصے سے ترجیح دی ہے۔ بی جے ڈی کے صدر نے کہا، " کیرالہ، آندھرا پردیش، تلنگانہ، کرناٹک، مغربی بنگال، پنجاب اور اوڈیشہ سمیت کئی ریاستوں نے آبادی پر قابو پانے کے اقدامات کو کامیابی سے نافذ کیا ہے۔ اگر یہ ریاستیں آبادی میں اضافے کو مستحکم کرنے میں کامیاب نہ ہوتیں تو ہندوستان میں آبادی میں بے تحاشہ اضافہ ہو جاتا اور ہماری ترقی کی رفتار متاثر ہو جاتی۔ انہوں نے زور دیا کہ اگرچہ ان ریاستوں نے مثبت قومی ایجنڈے اور ایک مضبوط ہندوستان کے نظریے میں اپنا تعاون ادا کیا ہے، لیکن صرف آبادی کے اعداد و شمار کی بنیاد پر حد بندی ان لوگوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی جنھوں نے قومی ترجیحات کے مطابق اپنی ترقی کی شرح کو کم کرنے کے لیے محنت سے کام کیا ہے۔

لکھنؤ کے عالم باغ بس اسٹینڈ سے خاتون کو اغوا کر کے کیا گیا قتل

لکھنؤ 22 مارچ (پی این ایس) عالم باغ بس اسٹینڈ سے خاتون کے اغوا اور قتل کا سنسنی خیز معاملہ سامنے آیا ہے۔ اس کیس میں ایک ملزم پولیس انکاؤنٹر میں مارا گیا، جب کہ دوسرے کو گرفتار کر لیا گیا۔ خاتون کو عالم باغ بس اسٹینڈ سے اغوا کیا گیا اور بعد میں قتل کر کے اس کی لاش آم کے باغ میں پھینک دی گئی۔ خاتون کے قتل کے بعد پورے علاقے میں کہرام مچ گیا۔ اس معاملے میں کارروائی کرتے ہوئے پولیس نے پہلے ملزم دنیش کو گرفتار کیا، لیکن کلیدی ملزم اجے پولیس کی گرفت سے باہر تھا۔ اس کے بعد پولیس نے اجے کی تلاش تیز کر دی اور اس کی گرفتاری کے لیے مختلف مقامات پر چھاپے مارنے شروع کر دیے۔ اس دوران ملیح آباد کے دیوار ریسٹورنٹ کے قریب پولیس اور ملزم اجے کا آمنا سامنا ہوا۔ اس دوران ملزم نے بھاگنے کی کوشش کی اور پولیس پر فائرنگ شروع کر دی جس کے بعد پولیس نے بھی اپنے دفاع میں جوابی کارروائی کی جس سے اجے زخمی ہو گیا۔

اتر ریلوے

ای۔آکشن نوٹس

سینئر ڈویژنل کمرشیل منیجر، شمالی ریلوے، لکھنؤ کے ذریعہ درج درج ذیل کام کیلئے ای۔آکشن سے متعلق نوٹس۔

ایڈمن یونٹ/زون	لکھنؤ۔ شمالی ریلوے۔ ڈویژن۔ کمرشیل/شمالی ریلوے
نیلامی فہرست نمبر/لاٹ نمبر	ADVT-InExt-96949-1-25-1 (Advertising -Train Interior and Exterior)
نیلامی فہرست شائع کی تاریخ	19.03.2025
نیلامی شروعات کی تاریخ (سبھی لاٹ)	04.04.2025 وقت 10:00 بجے
نیلامی بندکرنے کی تاریخ اور وقت	04.04.2025 وقت 10:30 بجے
نیلامی قسم	Close Ended
ویب سائٹ تفصیل جہاں رجسٹرڈ بولی دھنداؤں کے ذریعہ نیلامی کی پوری تفصیل دیکھی جاسکتی ہے: E-Auction Module of www.ireps.gov.in	

896/25 گراھکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

پورووتر ریلوے

کھُلا ای - ٹینڈر نوٹس: NER-LJN-2025-18 سے NER-LJN-2025-19 تک

صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے ڈویژنل ریل منیجر/انجینئرنگ/شمال مشرقی ریلوے/لکھنؤ کے ذریعہ مندرجہ ذیل کاموں کیلئے آن لائن "کھلا" ای۔ٹینڈرس طلب کئے جاتے ہیں جس کی تفصیلات حسب ذیل ہیں:۔
نمبر شمار۔01، ای۔ٹینڈر نمبر:۔ NER-LJN-2025-18، کام کا نام: شمال مشرقی ریلوے۔ لکھنؤ ڈویژن:۔ سینئر ڈویژنل انجینئر/سوئم کے ماتحت سی سے ای/پی وے/بادشاہ نگر کے تحت ملہور۔ ڈالی گنج سیکشن میں ڈبلنگ پروجیکٹ کے درمیان بقیہ متفرق کاموں کو پورا کرنا۔ (ریل پتھ کام)۔ تخمینی لاگت: ₹ -93,75,287.86، پیشگی رقم: ₹-1,87,500/-، مدت تکمیل: 12 ماہ۔
نمبر شمار۔02، ای۔ٹینڈر نمبر:۔ NER-LJN-2025-19، کام کا نام: شمال مشرقی ریلوے۔ لکھنؤ ڈویژن:۔ ڈالی گنج۔ سیتاپور سی سے ای/کام/بادشاہ نگر کے تحت اٹوجھا۔ اٹاریا اسٹیشن کے درمیان لیول کراسنگ نمبر 32/سی سے لیول کراسنگ نمبر 34/سی تک رابطہ سڑک کا بندوبست۔ تخمینی لاگت: ₹ -1,86,21,653.68، پیشگی رقم: ₹-2,43,100/-، مدت تکمیل: 09 ماہ۔
(1) درج بالا ای۔ٹینڈر نمبر: NER-LJN-2025-18 سے NER-LJN-2025-19 تک کیلئے ای۔ٹینڈر بتاریخ 11-04-2025 کو 15:00 بجے تک اپلوڈ کئے جاسکتے ہیں اور اسی دن وقت 15:00 بجے کے بعد ای۔ٹینڈر کھولے جائیں گے۔
(2) مذکورہ بالا ای۔ٹینڈر سے متعلق سبھی اطلاعات، کم از کم اہلیت، ضابطے و شرائط کی پوری تفصیلات شمال مشرقی ریلوے کے ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہے۔
ٹینڈر دہندہ ای۔ٹینڈر فارم کو اپلوڈ کرنے سے قبل اس ای۔ٹینڈر نوٹس سے متعلق ویب سائٹ پر دستیاب تصحیح نامہ (اگر کوئی ہو تو) کو بھی جانکاری میں لینا یقینی بنائیں۔

ڈویژنل ریل منیجر / انجینئرنگ، لکھنؤ
CPRO/W-460
ٹرینوں کی چھتوں و پائیدان پر ہرگز سفر نہ کریں

ناگپور فساد کا اصل مجرم کون؟

معصوم مرادآبادی

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ فساد ہمیشہ سیاسی مقاصد کے تحت بھڑکائے جاتے ہیں، مگر عام طور پر وہ لوگ بے نقاب نہیں ہوپاتے جو کسی بھی فساد کی انجینئرنگ کرتے ہیں ، لیکن ناگپور کے حالیہ فساد کو شہ دینے کا کام اعلیٰ عہدوں پر بیٹھے ہوئے جن لوگوں نے کیا تھا ، وہ پہلی ہی نظر میں بے نقاب ہوگئے۔یہی وجہ ہے کہ اورنگزیب کے نام پر طوفان برپا کرنے والوں کے بارے میں خود آرایس ایس کو یہ کہنا پڑا کہ "موجودہ دور میں اورنگزیب کی کوئی معنویت نہیں ہے، اس لیے اس پر ہنگامہ نہ برپا کیا جائے۔" اب یہ پوری طرح واضح ہوگیا ہے کہ ناگپور کو آگ لگانے کا کام وشوہندو پریشد اور بجرنگ دل کے کارکنوں نے کیا تھا جو مغل شہنشاہ اورنگزیب کی قبر کو مسمار کرنے کے مطالبات میں وہاں احتجاج کررہے تھے۔ انھوں نے پہلے اورنگزیب کی ایک علامتی قبر بنائی اور پھر اس پر درگاہوں پر چڑھائی جانے والی ایک چادر چڑھائی جس پر کلمہ طیبہ درج تھا۔ کہا جاتا ہے کہ اس چادر کو پہلے روندا گیا اور پھر اسے علامتی قبر کے ساتھ نذر آتش کردیا گیا۔ مسلمانوں میں یہ افواہ پھیلی کہ قرآن سوزی کی کریہہ حرکت انجام دی گئی ہے۔ یہیں سے حالات بے قابو ہوئے اور بڑے پیمانے پر آگ زنی اور لوٹ مار کا بازار گرم ہوگیا۔ حکومت نے اسے منصوبہ بند سازش قرار دے کر مسلمانوں کے خلاف جارحانہ کارروائی شروع کردی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے تار بنگلہ دیش تک جوڑ دیئے گئے ہیں اور این آئی اے کی ایک ٹیم تحقیقات کے لیے ناگپور پہنچ چکی ہے۔

پولیس نے بارہ سو لوگوں کے خلاف مقدمات درج کئے ہیں اور جن چھ مسلم نوجوانوں پر غداری کا مقدمہ قائم کرکے جیل بھیج دیا ہے، ان میں ایک مقامی سماجی کارکن فہیم خان بھی ہیں جنھوں نے سب سے پہلے پولیس اسٹیشن جاکر یہ مطالبہ کیا تھا کہ وشوہندو پریشد اور بجرنگ دل کے کارکنوں کی انتہائی اشتعال انگیز حرکت پر قانونی کارروائی کی جائے۔ پولیس نے بعد کو بجرنگ دل اور وشوہندو پریشد کے ارکان کے خلاف اتنی معمولی دفعات میں مقدمہ درج کیا کہ انھیں شام کو ہی تین تین ہزار روپے میں ضمانت دے کر اسی باعزت طریقے سے گھر بھیج دیا گیا جس باعزت طریقہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ یہی دراصل موجودہ سیاسی نظام کی خوبی ہے کہ اس میں اصل مجرموں کی پشت پناہی کی جاتی ہے جبکہ بے گناہوں کو سنگین مقدمات میں ملوث کرکے برسوں کے لیے جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ پولیس اب تک سو سے زیادہ مسلمانوں کے گھروں پر دبش دے کر انھیں گرفتار کرچکی ہے۔ یہ وہ مسلمان ہیں جو رمضان کے مہینے میں تراویح پڑھ پڑھ کر اپنے گھروں کو پہنچے تھے۔ سابق ممبر اسمبلی انیس احمد کا کہنا ہے کہ تمام پڑھے لکھے اور اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو گرفتار کیا گیا ہے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

ناگپور شہر کی تین سو سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ وہاں کرفیو نافذ کیا گیا ہے۔ جی ہاں یہ وہی ناگپور ہے جہاں آرایس ایس کا ہیڈکوارٹر ہے اور جو صوبائی وزیراعلیٰ دیویندر فرنویس کا اسمبلی حلقہ انتخاب ہے۔ اتنا ہی نہیں یہ بی جے پی کے 'سیکولر فیس' نتن گڈکری کا پارلیمانی حلقہ بھی ہے۔ ناگپور اپنے سنتروں کے لیے مشہور ہے اور ان سنتروں کی سب سے بڑی شناخت ان کا زعفرانی رنگ ہے۔ اسی زعفرانی رنگ میں ملبوس بہادروں کی ایک فوج آج کل پورے ملک میں ایک قبر سے لڑرہی ہے۔ ظاہر ہے جو لوگ زندہ لوگوں سے لڑنے کی ہمت نہیں رکھتے وہ قبروں سے لڑتے ہیں اور اسی کو اپنی بہادری بھی سمجھتے ہیں۔ یہ قبر کسی عام آدمی کی نہیں مغل بادشاہ اورنگزیب کی ہے، جو مہاراشٹر کے خلدآباد علاقہ میں واقع ہے۔ پچھلے ماہ جب میں نے اورنگ آباد کے سفر کے دوران اس قبر پر حاضری دی تھی تو یہاں ایک پرائیویٹ سیکورٹی ایجنسی کے دو جوان تعینات تھے جن کی دلچسپی اس قبر کے تحفظ سے زیادہ اپنے موبائل فون میں تھی۔ یہ قبر محکمہ آثار قدیمہ کے تحت محفوظ مقامات کے زمرے میں آتی ہے اور اس کے تحفظ کی ذمہ داری بھی اسی پر ہے۔ لہٰذا تازہ تنازعہ کے بعد اس قبر کی سیکورٹی بہت سخت کردی گئی ہے۔ قبر کے احاطہ کو نہ صرف ٹین کی چادروں سے ڈھک دیا گیا ہے بلکہ اس کے آس پاس ڈرون اڑانے پر بھی پابندی عائد کردی گئی ہے۔ اب وہاں پولیس کے پچاس سے زائد جوان پہرہ دے رہے ہیں۔

فروری کے شروع میں جب مجھے اورنگزیب عالمگیر کی قبر دیکھنے کی جستجو وہاں لے گئی تھی تو صورتحال آج جیسی نہیں تھی، ہاں کچھ مجاوروں نے تصویر کشی سے باز رہنے کے لیے ضرور کہا تھا مگر پھر بھی میں نے اورنگزیب کی قبر اور اس کے احاطے میں چند تصویریں اتروائیں۔ اورنگ زیب کی قبر پر اس قدر سیکورٹی تعینات کرنے کی بڑی وجہ یہ ہے کہ کئی زعفرانی عناصر نے اس قبر کو مسمار کرنے کی دھمکیاں دی ہیں اور زعفرانی حکومت پر خود اپنے ہی عناصر کا دباؤ شدید تر ہے، لیکن وزیراعلیٰ فرنویس نے اسمبلی میں دل پر پتھر رکھ کر یہ اعلان کیا ہے کہ اورنگ زیب کی قبر محکمہ آثار قدیمہ کے تحت ایک محفوظ یادگار ہے۔ نہ تو اسے مسمار کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ہٹایا جاسکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی کہا کہ" کچھ بھی ہوجائے ہم اورنگ زیب کی تعریف وتوصیف برداشت نہیں کریں گے۔" اگر غور سے دیکھا جائے تو اورنگ زیب کی آڑ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت اور عداوت کو فروغ دینے میں سب سے زیادہ ہاتھ وزیراعلیٰ دیویندر فرنویس اور ان کے نائب ایکناتھ شندے ہی کا ہے۔ ریاستی وزیر نارائن رانے اور بعض دیگر لیڈروں نے بھی آگ میں گھی ڈالنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے۔ دراصل اورنگزیب کو سب سے بڑا موضوع بنانے کے پیچھے مہاراشٹر سرکار منشا یہ ہے کہ کسی طرح ان ناکامیوں کی پردہ پوشی کی جائے جو ریاستی حکومت کو درپیش ہیں۔ مہاراشٹر میں اس وقت فرنویس سرکار کو کئی چیلنجوں کا سامنا ہے اور عوام ان سے سوال پوچھ رہے ہیں۔ سب سے بڑا مسئلہ کسانوں کی خودکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات کا ہے۔ بلدیاتی انتخابات بھی سر پر ہیں۔ ایسے میں اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے فرنویس سرکار نے اورنگزیب کی تین سو سال سے زیادہ پرانی قبر میں منہ چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے۔

اورنگ زیب کی قبر کے بارے میں تفصیلات میں نے اپنے گزشتہ مضمون میں بھی بیان کی تھیں۔ دراصل اورنگزیب کی زندگی کا آخری حصہ مہاراشٹر میں فتوحات کے دوران گزرا اور 3/مارچ 1707 میں احمد نگر میں ان کی موت ہوئی۔ اپنی موت سے قبل انھوں نے اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی کہ انھیں آٹھویں صدی کے صوفی بزرگ زین الدین شیرازی کے پہلو میں دفن کیا جائے جن کا مزار اورنگ آباد سے تیس کلومیٹر دور خلد آباد میں واقع ہے۔ اورنگزیب اپنی زندگی میں صوفی بزرگ زین الدین شیرازی سے روحانی تعلق رکھتے تھے اور اکثر ان کے مزار پر حاضری دیتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے خود کو صوفی زین الدین کی پائینتی میں دفن ہونے کی وصیت کی اور یہ بھی کہا تھا کہ ان کی قبر کچی رکھی جائے اور اس پر کوئی مزار یا مقبرہ تعمیر نہ کیا جائے۔ روایت ہے کہ ان کی وصیت کے مطابق ان کی تدفین پر چودہ روپے بارہ آنے کی وہ رقم خرچ کی گئی جو انھوں نے ٹوپیاں سی کر جمع کی تھی۔ دو سو سال تک یہ قبر کچی ہی رہی، لیکن 1921 میں لارڈ کرزن کی خواہش پر نظام حیدرآباد نے اس قبر کے گرد سنگ مرمر کا احاطہ بنوایا، لیکن قبر کا حصہ پھر بھی کچا ہی چھوڑ دیا گیا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ اورنگزیب کی موت کو سوا تین سو سال گزرنے کے بعد ان کی اسی قبر کو سیاسی ریشہ دوانیوں کا مرکز بنایا جارہا ہے۔ اس کا آغاز پچھلے دنوں ریلیز ہوئی ہندی فلم 'چھاوا' سے ہوا ہے جس میں اورنگزیب کا کردار اس حد مسخ کردیا گیا ہے کہ اسے دیکھ کر لوگ جنونی کیفیات سے دوچار ہورہے ہیں۔ خود وزیراعلیٰ دیویندر فرنویس نے ناگپور کی صورتحال پر اسمبلی میں یہ تسلیم کیا ہے کہ فلم 'چھاوا' دیکھ کر لوگوں کے جذبات برانگیختہ ہوئے۔ تلخ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے وزیراعظم نریندر مودی خود اس فلم کی تعریف کرچکے ہیں اور اسے حقیقت پسند بھی قرار دے چکے ہیں۔ یہاں سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ جب حکومت کو یہ معلوم تھا کہ یہ فلم لوگوں کے جذبات مشتعل کرسکتی ہے تو اسے ریلیز کرنے کی اجازت کیوں دی گئی۔ نہ صرف اجازت دی گئی بلکہ زعفرانی بریگیڈ نے جگہ جگہ اس کے شو بھی کرائے اور اب بھی اس شرانگیز فلم کی نمائش جاری ہے۔ وزیراعلیٰ فرنویس کے پاس مہاراشٹر کے وزیرداخلہ کا بھی چارج ہے اور اس اعتبار سے وہ اپنے صوبے میں نظم ونسق قائم رکھنے کے بھی ذمہ دار ہیں، لہٰذا خود اپنے ہی حلقہ انتخاب میں امن وقانون برقرار نہ رکھنے کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے انھیں فوری طور پر مستعفی ہوجانا چاہئے۔☆

masoom.moradabadi@gmail.com

ناگپور تشدد: گڑے مردے، نئی لاشیں

ڈاکٹر سلیم خان

ناگپور میں تشدد کی واردات سے دو دن قبل شیوسینا (یو بی ٹی) کے لیڈر سنجے راوت نے اورنگ زیب کے نام پر سیاست کرنے والے بی جے پی رہنماؤں پر نشانہ سادھتے ہوئے کہا تھا کہ "ان کی وفات کو 400 سال ہو چکے ہیں، اسے بھول جاؤ۔ مہاراشٹر میں کسان خودکشیاں کررہے ہیں، کیا اس کی وجہ اورنگ زیب ہے؟ نہیں، اس کا سبب آپ کی ناکام پالیسیاں ہیں۔" اس وقت سنجے راوت نے بلا جھجک کہا تھا کہ "اگر اورنگ زیب نے ناانصافی اور مظالم کیے تھے، تو آپ لوگ کیا کررہے ہیں؟ کسان مر رہے ہیں، بے روزگاری بڑھ رہی ہے، خواتین خودکشی کررہی ہیں۔ اورنگ زیب کی حکومت ختم ہوچکی ہے، لیکن آپ کی حکومت اس سے بھی زیادہ بری ثابت ہورہی ہے۔" سنجے روات نے مذہب کے نام پر نشہ دے کر آزادی سلب کرنے سے منع کیا تھا اگر اس مشورے پر عمل کیا جاتا تو انہیں فساد کے بعد ایوان پارلیمان میں یہ کہنے کی ضرورت نہیں پیش آتی کہ کل تک منی پور جل رہا تھا اب مہاراشٹر کو بھی جلا دیا۔ لاشیں بچھانے کے لیے آپ نے اورنگ زیب کے نام پر گڑے مردے اکھاڑ دیئے۔ راجیش ریڈی نے بھی یہی کہا تھا۔

نئی لاشیں بچھانے کے لیے ہی
گڑے مردے اکھاڑے جارہے ہیں

ناگپور کے اندر پچھلے 68 سالوں میں کوئی فرقہ وارانہ تشدد نہیں ہوا۔ وہاں پر نہ صرف سنگھ کا صدر دفتر بلکہ ڈاکٹر امبیڈکر دکشا بھومی بھی ہے جہاں انہوں نے ہندو مذہب کو چھوڑ کر بودھ مت قبول کیا تھا۔ 2014 سے قبل جن سنگھ یا بی جے پی کو وہاں صرف ایک بار کانگریس سے آنے والے بنواری لال پروہت کامیابی دلا سکے تھے۔ ایسے پرامن شہر میں فساد کو سیاسی مبصرین خود دیویندر فڈنویس کے اندر وزارت عظمیٰ کے ارمانوں سے جوڑ کر دیکھ رہے ہیں۔ وزیراعظم نریندر مودی کی جانشینی پر سنگھ پریوار میں سرد جنگ ایک حقیقت ہے۔ شاہ اور یوگی کے ساتھ اب اس دوڑ میں فڈنویس بھی شامل ہونے کے آرزومند ہیں۔ گیارہ سال قبل جب وہ وزیراعلیٰ بنے تو 'نریندر کے بعد دیویندر' کا نعرہ لگ چکا ہے۔ اب وہ چاہتے ہیں اورنگ زیب کے مقبرے کو بابری مسجد کی مانند تنازع بنا کر اپنی مقبولیت بڑھائیں۔

اس فتنہ وفساد کی ابتداء وشو ہندو پریشد کے قومی ترجمان ونود بنسل کے اس اعلان سے ہوئی جس میں انہوں نے کہا 17 مارچ کو شیواجی جینتی پر اورنگ زیب کی قبر کا خاتمہ ہوگا۔ ونود بنسل کے مطابق چونکہ شیواجی مہاراج نے ہندوی سوراجیہ (ہندوستانی جمہوریت) کے قیام اور حفاظت کے لیے اپنی 3 نسلیں وقف کر دیں اور دہشت گرد مغلوں کو ناکوں چنے چبوا دیئے اس لیے ملک کے وقار کو بحال کرنے کی خاطر محکومیت کی علامتوں کے ساتھ ساتھ محکوم ذہنیت کو بھی شکست دی جائے۔ بنسل کے مطابق اورنگزیب کے بعد اب ان کی قبر کے خاتمے کا وقت بھی آرہا ہے۔ اس لیے وی ایچ پی اور بجرنگ دل کے لوگ شیو جینتی کے دن پورے مہاراشٹر میں قبر کو ہٹانے کے لیے مقامی ضلع مجسٹریٹ کے ذریعہ حکومت کو میمورنڈم پیش کر کے شیواجی مہاراج کی مقدس سرزمین سے قبر اور اورنگ زیبی ذہنیت کو مکمل طور پر ختم کرنے کا مطالبہ کریں گے۔" سوال یہ ہے کہ آخر مہاراشٹر کے اندر ڈبل انجن سرکار کے ہوتے اس نوٹنکی ضرورت کیا ہے؟ وہ لوگ براہِ راست وزیراعظم یا وزیراعلیٰ سے کیوں نہیں ملتے؟ ونود بنسل تو اورنگ زیب کے نام پر پوری ریاست میں نفرت پھیلانا چاہتے تھے مگر اتفاق سے تشدد ناگپور میں ہوگیا۔

بی جے پی اور شندے کی شیوسینا اس موضوع پر شیوسینا (یو بی ٹی) سے اس کے حامیوں کو بدول کرکے دور کرنا چاہتی ہیں اس لیے سنجے راوت کے لیے ونود بنسل کے متنازعہ بیان پر جوابی حملہ کرنا لازمی ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک تقسیم کی جانب بڑھ رہا ہے کیونکہ آج کی صورتحال 1947 کے پہلے والے حالات جیسی لگ رہی ہے۔ پاکستان بناتے وقت کچھ لوگوں نے ایسے ہی حالات پیدا کردیے تھے۔ پنڈت نہرو نے اس وقت کہا تھا کہ ہندوستان کو 'ہندو پاکستان' نہیں بننے دیں گے۔ سنجے راوت نے اپنے مخصوص بیباک انداز میں کہا کہ ملک مذہبی جنونیوں کے ہاتھوں میں نہیں جانا چاہیے خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان، لیکن آج بدقسمتی سے یہ ملک انہیں طاقتوں کے ہاتھوں میں چلا جارہا ہے۔ سنگھ پریوار کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ کر وہ بولے بجرنگ دل، وشوہندو پریشد اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آرایس ایس) کا اپنے کارکنان پر کنٹرول ختم ہوگیا ہے۔ ان تنظیموں کا واحد کام فسادات کرانا، مساجد پر حملے کرنا اور ہندو نوجوانوں کو مشتعل کرنا ہے۔ یہ صاف گوئی قابلِ مبارکباد ہے۔

آرایس ایس کے ترجمان سنیل امبیکر نے اپنے ایک بیان کہا تھا کہ 'اورنگ زیب کا جاپ بند ہونا چاہیے'۔ اس کا نہایت موثر جواب تو شیوسینا (یو بی ٹی) کے ترجمان سامنا میں دیا گیا۔ اتفاق سے اس کے مدیر بھی سنجے راوت ہی ہیں۔ انہوں نے اداریہ میں لکھا کہ وہ (بی جے پی) آج کل مغل بادشاہ کو چھترپتی شیواجی مہاراج سے زیادہ اہم سمجھتی ہے۔ وہ آگے لکھتے ہیں :''چھترپتی شیواجی مہاراج کی حکمرانی مذہب پر مبنی نہیں تھی اور یہ خیال بی جے پی کو پہلے بھی قابل قبول نہیں تھا اور اب بھی قابل قبول نہیں ہے۔ چھترپتی شیواجی مہاراج کبھی بھی راشٹریہ سویم سیوک سنگھ یا بی جے پی کے نظریے کی علامت نہیں تھے، اب وہ ''شیوجی جی'' کہہ رہے ہیں۔ لہٰذا، اورنگ زیب بی جے پی کے نئے شیواجی ہیں"۔ اداریہ مزید لکھتا ہے کہ لوک سبھا میں، اڑیسہ کے بی جے پی رکن پارلیمان، پردیپ پروہت کا کھلے عام مودی کو پچھلے جنم میں چھترپتی شیواجی کہنا ثابت کرتا ہے کہ اب بی جے پی نے ایک نئے شیواجی کو جنم دیا ہے۔ اس لیے ان کا منصوبہ چھترپتی شیواجی مہاراج کو ختم کرنے کی خاطر ان کی تاریخ کو ختم کرنا ہے تاکہ وہ خود بخود تباہ ہوجائے۔ پی ایم مودی کو چھترپتی شیواجی کی تشبیہ کو سامنا نے خوفناک کہہ کر سوال کیا کہ کیا چھترپتی کی اولاد ادین راجے بھوسلے اور شیوندراجے بھوسلے مودی کی اس تعریف کو منظور کرتے ہیں؟"

مہاراشٹر کے نائب وزیراعلیٰ ایکناتھ شندے پر اس کا کوئی اثر ہونے سے رہا۔ انہوں نے شیوجینتی کے جلسۂ عام میں کہا کہ اورنگ زیب کی تعریف کرنے والے لوگ "غدار" ہیں۔ یہ دراصل ان کے اپنے دامن پر لگے غداری کے دھبے کو دھونے کی ایک کوشش ہے۔ شیوسینا سربراہ نے تھانے ضلع کے ڈومبیولی علاقے کے میں مجسمے کی نقاب کشائی کے موقع پر لوگوں سے شیواجی مہاراج کی کم از کم ایک خوبی کو اپنی زندگی میں اپنانے کی اپیل کرتے ہوئے اسے مراٹھا حکمران کو حقیقی خراج عقیدت بتایا۔ روزنامہ سامنا میں شیواجی کی بابت لکھا گیا ہے کہ شیواجی ریاست میں اتحاد لائے مگر اب مہاراشٹر تقسیم اور مذہب کے نام پر جل رہا ہے۔ شیواجی کا فرمان کہتا ہے کہ اگر آپ کو کہیں بھی قرآن کا نسخہ ملے تو اسے عزت کے ساتھ واپس کردیں لیکن ناگپور میں قرآن کی آیات کو جلا دیا گیا۔ شندے کی نصیحت کے مطابق اگر اس خوبی کو اپنایا گیا ہوتا ناگپور میں تشدد نہیں ہوتا۔ مہاراشٹر اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں کانگریسی رہنما وجے وڈیٹیوار نے نظم ونسق کے موضوع پر حکومت سے سوال کیا کہ ناگپور وزیراعلیٰ کا گھر ہے۔ اس گھر میں آگ کیوں لگی؟ اور کس نے لگائی؟ اس کا پتہ لگانے میں وزیراعلیٰ ناکام ہیں۔ جس شخص کا انتقال 350/سال پہلے ہوچکا ہے اس کے نام پر آج بھی نفرت پھیلائی جارہی ہے۔ وجئے نے پوچھا اگر نائب وزیراعلیٰ ایکناتھ شندے کے مطابق ناگپور میں پتھر، ہتھیار اور پیٹرول بم لائے گئے تھے اور یہ فساد منصوبہ بند طریقے سے کیا گیا تو محکمہ پولیس اور انٹیلی جنس کیا کررہے تھے؟ مقامی چینلوں نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک ناگپور کے حالات کا لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اس دوران بار بار پولیس افسران کو فون کیا گیا لیکن وہ سب کچھ ہوجانے کے بعد موقع واردات پر پہنچی۔ اس لئے پولیس کے کردار پر سوال اٹھنا لازمی ہے۔

وزیراعلیٰ کے اعلان 'فسادیوں کو بخشا نہیں جائے گا' پر سوال کرتے ہوئے وڈیٹیوار نے کہا آگ میں گھی ڈالنے کا کام کس نے کیا؟ آئین کا حلف لینے کے باوجود ایک وزیر (نتیش رانے) مسلسل زہرافشانی کررہا ہے، اس کے بیانات سماج میں تفرقہ پیدا کررہے ہیں اور دو فرقوں کے درمیان نفرت بڑھنے کا سبب بن رہے ہیں، اس وزیر کو اب تک کیوں برداشت کیا جارہا ہے؟ وجے وڈیٹیوار نے شیواجی مہاراج کے نام پر نفرت پھیلانے والوں کو بتایا کہ ان کی فوج میں مسلمان بھی تھے۔ شیواجی مہاراج کی لڑائی ہندو مسلم نہیں بلکہ سیاسی تھی۔ اس کے باوجود یہ کہنا کہ ان کی فوج میں مسلمان نہیں تھے یا شیواجی مہاراج مسلمانوں کے خلاف تھے بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ آئین کا حلف لینے والے وزیر ہی یہ کہنے لگیں کہ بابری مسجد کی طرح اورنگ زیب کی قبر کو بھی منہدم کیا جائے گا تو پھر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ آگ میں گھی کون ڈال رہا ہے؟ اس سوال کا جواب تو سبھی جانتے ہیں لیکن کوئی یہ نہیں بتاتا کہ اس آگ کو بجھانے کے لیے کیا اور کیسے کیا جائے؟☆

اودھ نامہ

انسانیت کی جڑوں میں تیزاب؟

دہلی میں کاروانِ محبت کے زیر اہتمام 26 فروری کو منعقد یکجہتی کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سلیم نے کہا۔ "میرے بھائی کو زندہ جلا دیا گیا تھا۔ اس واقعہ کو پانچ سال گزر چکے ہیں۔ پہلے انہوں نے اسے گولیوں سے بھون دیا۔ پھر انہوں نے اسے لاٹھیوں سے پیٹا۔ اور آخر کار، انہوں نے اسے آگ کے حوالے کر دیا" شمال۔مشرقی دہلی کے مزدور طبقے کے علاقے میں ہوئے فرقہ وارانہ قتل عام کی پانچویں برسی کے موقع پر اس اجلاس کا انعقاد کیا گیا تھا، اس تشدد کی شروعات 23 فروری 2020 کو ہوئی تھی۔ انہوں نے مزید کہا، 'میں یہ سب کچھ پڑوس کی ایک عمارت کی تیسری منزل پر بیٹھ کر دیکھ رہا تھا۔' انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا، 'میں بے بس تھا'۔ میں اپنے بھائی کی جان بچانے کے لیے کچھ نہیں کر سکا۔' میرا گھر، میرا کارخانہ، سب کچھ لوٹ لیا گیا۔ ہجوم نے ان عمارتوں پر پٹرول پھینک کر انہیں آگ کے حوالے کردیا۔ انہوں نے ہماری گاڑیاں بھی جلادیں۔ ہمارا سارا سامان جل کر راکھ ہوگیا۔ ہم اپنی جان بچانے کے لیے پولیس کو فون کرتے رہے لیکن کوئی نہیں آیا۔ ہم صرف اپنے ہندو پڑوسی ابھیشیک کی وجہ سے زندہ ہیں۔ میں انہیں سلام پیش کرتا ہوں۔ ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ انہوں نے میرے ماتھے پر تلک لگایا تاکہ میں ہندو جیسا نظر آؤں۔ وہ ہمارے خاندان کے تمام نو افراد کو اپنے گھر لے گئے۔' کچھ دنوں بعد، جب تشدد کم ہوا تو میں پڑوسیوں کے ساتھ پولیس اسٹیشن گیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں نے ہجوم کو میرے بھائی کو زندہ جلاتے ہوئے دیکھا۔ میں جاننا چاہتا تھا کہ وہ زندہ ہے یا مر گیا، اور اگر وہ مر گیا ہے تو مجھے اس کی لاش چاہیے۔ پولیس نے مجھے یقین دلایا کہ وہ تحقیقات کریں گے۔ انہوں نے مجھے اس جگہ سے فون کیا جہاں میں نے اپنے بھائی کو جلتے ہوئے دیکھا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ انہیں اس کی لاش نہیں ملی۔ انہیں صرف ایک پیر ملا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا، 'کیا تم اس کے پیر کو پہچان سکتے ہو؟' میں نے ان سے کہا کہ 'ہم بچپن سے ساتھ رہے ہیں، مجھے یقین ہے کہ میں اس کے پیر کو پہچان لوں گا'۔ اس رات میں جی ٹی بی ہسپتال کے مردہ خانے میں گیا، جہاں انہوں نے مجھے پلاسٹک میں لپٹی ہوئی ٹانگ دکھائی۔ میں نے ان سے کہا، 'یہ میرا بھائی ہے'۔ مجھے یقین تھا۔ میں اپنے بھائی کی باقیات واپس لینے ہر دوسرے دن ہسپتال جاتا تھا۔ بالآخر ڈی این اے ٹیسٹ کے بعد تصدیق ہوئی کہ ٹانگ واقعی میرے بھائی کی تھی۔ ایک سال بعد مجھے اس کی ٹانگ ملی۔ جب سلیم نے اپنے درد اور مایوسی کی داستان سنائی تو ہال میں بہت کم آنکھیں ایسی تھیں جو نم نہیں ہوئی تھیں۔ اور کون ہے وہ جس کی آنکھیں نم نہ جائیں گی اس داستان کو سن کر۔ سوائے اس کے جس کے سینے میں دل کی جگہ پتھر کی سل ہو۔

کاروانِ محبت کے اس اجلاس میں دوسرے متاثرین نے بھی اپنے درد کا اظہار کیا۔ ان میں سے ایک ممتاز بیگم تھیں، جو سسک رہی تھیں اور ٹھیک سے بول نہیں پا رہی تھیں۔ ان کے شوہر نے اپنے چھوٹے سے گھر کی کھڑکی سے باہر جھانکا ہی تھا کہ انہیں بھیڑ کی خوفناک دہاڑ سنائی پڑی۔ اسی وقت کسی نے ان کے چہرے پر کوئی مائع پھینک دیا۔ جو تیزاب نکلا۔ ڈاکٹروں نے دو سال تک ان کا علاج کیا، لیکن ان کی بینائی واپس نہیں آئی۔ تیزاب کی وجہ سے وہ مکمل طور پر اندھے ہو گئے۔ حملے سے پہلے وہ کرانے کی چھوٹی سی دکان چلاتے تھے۔ اب یہ خاندان بالکل بے سہارا ہوگیا ہے۔ ریحانہ بیگم نے ان تلخ سماجی فاصلوں کے بارے میں بات کی، جس کے باعث ان کا علاقہ الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا، 'پانچ سال پہلے ہونے والا تشدد اب تک ختم نہیں ہوا۔ تشدد جاری ہے۔ میں جس علاقے میں رہتی ہوں، وہاں لوگ اب بھی ہمارے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں جیسے ہم نے کسی کو قتل کیا ہو یا کسی کو لوٹ لیا ہو۔ فسادات کے بعد جب ہم گھر لوٹے، تو لوگ ہماری طرف ایسے دیکھتے تھے جیسے ہم نے ان کے گھروں کو لوٹ لیا ہو۔ جب ایودھیا میں مندر کا افتتاح ہوا تو حالات اور بھی بدتر ہو گئے۔ پھر انہوں نے سڑکوں پر نعرے لگانے شروع کر دیے جس سے ہم بہت زیادہ خوفزدہ ہو گئے۔ ہم آج بھی اس ڈر کا سامنا کر رہے ہیں۔' انسانیت تو زندہ ہے لیکن اس کی جڑوں میں تیزاب کون ڈال رہا ہے۔ اس کا جواب تو نکل کر آنا چاہئے۔

کرناٹک میں ہنی ٹریپ اسکینڈل: سیاست کے ایوانوں میں اخلاقی زوال کی گونج!

عبدالحلیم منصور

یہاں ہر شخص نقابوں میں چھپا بیٹھا ہے
حقیقت ڈھونڈنے نکلو تو تماشہ ہوگا

کرناٹک میں ہنی ٹریپ اسکینڈل نے سیاست، بیوروکریسی اور سماجی حلقوں میں زبردست ہلچل مچادی ہے۔ یہ کوئی عام معاملہ نہیں بلکہ ایک ایسا پیچیدہ جال ہے، جس میں کئی بااثر شخصیات پھنس چکی ہیں۔ سیاست، طاقت، بلیک میلنگ اور انسانی کمزوریوں کا یہ کھیل کوئی نئی کہانی نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقت ہے جو مختلف شکلوں میں بار بار دہرائی جاتی رہی ہے۔ مگر اس بار جو کچھ ہورہا ہے، وہ زیادہ سنگین اور گہرے اثرات مرتب کرنے والا ہے۔ یہ اسکینڈل کئی سوالات کو جنم دیتا ہے، اور ہر سوال کے پیچھے ایک نئی کہانی چھپی ہوئی ہے۔ سیاست میں ہنی ٹریپ کا استعمال ہمیشہ سے ایک مہلک ہتھیار رہا ہے، جہاں کسی کو ذاتی کمزوریوں میں پھنسا کر اس کے فیصلوں پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ طریقہ سیاست میں نیا نہیں، بلکہ اقتدار کے کھیل میں ہمیشہ کارگر ثابت ہوا ہے۔ سیاست میں دیانت اور شفافیت کا جو معیار ہونا چاہیے، وہ شاید صرف کتابوں میں رہ گیا ہے۔ حقیقی دنیا میں، طاقت حاصل کرنے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے جو بھی ممکن ہو، وہ کیا جاتا ہے، چاہے وہ بلیک میلنگ ہو، دھمکیاں ہوں یا کسی کی کمزوریوں کا فائدہ اٹھا کر اسے خاموش کر دینا ہو۔

اطلاعات کے مطابق، اس اسکینڈل میں نہ صرف سیاست دان بلکہ سرکاری افسران، تاجر اور دیگر بااثر شخصیات بھی شامل ہیں، بتایا جاتا ہے کہ تقریباً 48 سیاست دان، جن میں کچھ مرکزی وزراء بھی شامل ہیں، اس جال کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان افراد کی قابل اعتراض ویڈیوز اور دیگر مواد مبینہ طور پر موجود ہیں، جنہیں بلیک میلنگ کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ یہ ایک منظم سازش ہے یا واقعی کچھ لوگ اپنی ذاتی کمزوریوں کے باعث مصیبت میں پھنس گئے ہیں؟ اس معاملے میں جدید ٹیکنالوجی، خفیہ ویڈیوز اور بلیک میلنگ کے روایتی حربے استعمال کیے گئے، جس کے نتیجے میں کئی بااثر افراد کو زبردست دباؤ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بعض اطلاعات کے مطابق، یہ ایک منظم نیٹ ورک کا کام ہے جو مخصوص مقاصد کے تحت اہم شخصیات کو اپنے جال میں پھنسا کر ان سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

یہ پہلا موقع نہیں جب ہنی ٹریپ کا استعمال سیاسی جوڑ توڑ کے لیے کیا گیا ہو۔ مدھیہ پردیش میں 2019 میں ایک بڑا اسکینڈل سامنے آیا تھا جس میں کئی اعلیٰ عہدیداروں کو خواتین کے ذریعے جال میں پھنسایا گیا اور بعد میں ان سے بھاری رقوم اور دیگر فوائد حاصل کیے گئے۔ اس سے قبل بھی ہندوستان میں کئی سیاست دانوں، بیوروکریٹس اور حتیٰ کہ فوجی افسران کو اس قسم کی سازشوں کا نشانہ بنایا جاچکا ہے۔ اگر عالمی سیاست کی بات کی جائے تو سرد جنگ کے دوران روس اور امریکہ کے درمیان خفیہ چالوں میں ہنی ٹریپ ایک مضبوط ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ کئی جاسوس تنظیمیں مخالف ملک کے اہم عہدیداروں کو پھنسانے کے لیے اسی طریقے کا سہارا لیتی رہی ہیں۔ لیکن کرناٹک میں موجودہ معاملہ اس لیے زیادہ حساس ہے کہ یہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ریاست پہلے ہی سیاسی عدم استحکام کا شکار ہے۔ ایسے میں کسی بھی بڑے اسکینڈل کے اثرات ریاست کے سیاسی مستقبل پر براہ راست مرتب ہو سکتے ہیں۔

یہ اسکینڈل عوامی اعتماد کو بھی شدید نقصان پہنچا سکتا ہے۔ پہلے ہی سیاست دانوں کے کردار پر سوالات اٹھتے رہے ہیں، اور اب ایسے واقعات عوامی مایوسی اور بے اعتمادی کو مزید بڑھا سکتے ہیں۔ حکومت اور تحقیقاتی اداروں کی ذمے داری ہے کہ وہ اس معاملے کی مکمل چھان بین کریں اور ان عناصر کو بے نقاب کریں جو اس کھیل کے اصل ماسٹر مائنڈ ہیں۔ اگر یہ معاملہ صرف ایک مخصوص سیاسی جماعت یا افراد کو نشانہ بنانے کے لیے اچھالا جارہا ہے تو یہ ایک اور خطرناک رجحان ہوگا، کیونکہ اس کا مطلب ہوگا کہ اقتدار کے کھیل میں اخلاقیات، سچائی اور قانون سب کچھ ثانوی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور محض طاقت حاصل کرنے کے لیے تمام حدیں پار کی جاسکتی ہیں۔

کرناٹک کے وزیراعلیٰ سدارامیا نے اس اسکینڈل پر اسمبلی میں دیے گئے اپنے بیان میں کہا کہ یہ معاملہ بہت سنگین ہے اور حکومت اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانے کے لیے تیار ہے۔ ان کے مطابق، اس اسکینڈل میں جو بھی ملوث پایا جائے گا، چاہے وہ کسی بھی عہدے پر ہو، اسے قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا واقعی ایسا ہوگا؟ یا پھر یہ معاملہ بھی دیگر کئی اسکینڈلز کی طرح وقت کے ساتھ دب جائے گا اور سیاست کا کھیل اسی طرح اپنی چالاکیوں اور فریب کاریوں کے ساتھ آگے بڑھتا رہے گا؟

سیاست میں ایسے الزامات اکثر لگتے ہیں، مگر جب کوئی اسکینڈل اتنی شدت اختیار کرلے کہ اقتدار کے ستون ہلنے لگیں، تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ معاملہ محض الزامات کا نہیں بلکہ حقیقت کہیں زیادہ سنگین ہے۔ میڈیا کا کردار بھی اس معاملے میں بہت اہم ہے۔ کچھ میڈیا ہاؤسز نے اسے سنسنی خیز انداز میں پیش کیا ہے، جبکہ کچھ نے اسے دبانے کی کوشش کی ہے۔ کچھ نیوز چینلز اس اسکینڈل کو ایک مخصوص سیاسی جماعت کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کررہے ہیں، جبکہ کچھ اس معاملے کو زیادہ اہمیت دینے کے حق میں نہیں ہیں۔ یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کیا میڈیا اس معاملے کو غیر جانبداری سے پیش کررہا ہے یا مخصوص ایجنڈے کے تحت اس کی تشہیر ہورہی ہے؟ کیا اس اسکینڈل کا مقصد کچھ افراد کو بے نقاب کرنا ہے یا یہ ایک بڑی سیاسی سازش کا حصہ ہے؟ طاقت کے ایوانوں میں ہمیشہ ایسے لوگ موجود رہے ہیں جو دوسروں کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھانے میں مہارت رکھتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ ہنی ٹریپ کا شکار صرف وہی لوگ ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی کمزوری کا شکار ہوتے ہیں۔ اگر سیاست دان اور عہدیدار اپنی ذاتی زندگی میں محتاط اور دیانت دار ہوں تو ایسے جال میں پھنسنے کا امکان کم ہوتا ہے۔ لیکن انسانی فطرت کمزوریوں کا مجموعہ ہے، اور جب اقتدار، دولت اور شہرت کا نشہ ہو تو فیصلے جذبات اور خواہشات کے تابع ہوجاتے ہیں۔ یہی وہ لمحہ ہوتا ہے جب پس پردہ موجود قوتیں اپنی چال چلتی ہیں، اور ایک بار جب کوئی شخص ان کے جال میں آجائے تو پھر اس کا بچ نکلنا تقریباً ناممکن ہوجاتا ہے۔

یہ کہانی صرف سیاست دانوں اور افسران تک محدود نہیں بلکہ اس کے پیچھے ایک پورا نیٹ ورک کام کررہا ہے، جو مخصوص مقاصد کے تحت اہم شخصیات کو اپنے جال میں پھنسا کر ان سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ بعض اطلاعات کے مطابق، یہ ایک منظم سازش ہے جس کا مقصد سیاسی منظرنامے کو متاثر کرنا ہے۔ یہ اسکینڈل صرف چند افراد کی بدنامی تک محدود نہیں بلکہ اس کے پیچھے وہ تمام بیماریاں چھپی ہوئی ہیں جنہوں نے ہندوستانی سیاست کو دیمک کی طرح کھوکھلا کررکھا ہے۔ اگر اس معاملے کو گہرائی سے دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سیاست اب محض نظریات اور پالیسیوں کی جنگ نہیں رہی بلکہ اس میں بلیک میلنگ، جھوٹے الزامات اور خفیہ چالوں کا کھیل زیادہ اہمیت اختیار کرچکا ہے۔ ہنی ٹریپ اسکینڈل نہ صرف اخلاقی اور قانونی مسائل کو اجاگر کرتا ہے بلکہ اس کے سیاسی زاویے بھی قابل غور ہیں۔ جے ڈی ایس اور بی جے پی کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات اور الزامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس معاملے کی تہہ میں سیاسی سازشیں اور اقتدار کی کشمکش شامل ہوسکتی ہے۔ حکومت کو اس معاملے میں غیر جانبدارانہ تحقیقات کرانی ہوں گی تاکہ سچائی سامنے آسکے۔ اگر واقعی یہ ایک بڑی سازش ہے تو اسے بے نقاب کرنا ضروری ہے، اور اگر یہ اسکینڈل حقیقی ہے تو اس میں ملوث افراد کو قانون کے مطابق سزا ملنی چاہیے۔ اگر یہ صرف ایک سیاسی چال ہے، تو پھر یہ سیاست کے زوال کی ایک اور مثال بن جائے گا، جہاں الزامات اور جوابی الزامات کے سائے میں اصل مسائل پس پردہ چلے جاتے ہیں۔ اور یہ معاملہ بھی دیگر اسکینڈلز کی طرح وقت کے ساتھ بھلا دیا جائے گا، اور سیاست اسی طرح اپنی چالاکیوں اور فریب کاریوں کے ساتھ آگے بڑھتی رہے گی۔

تاج اچھلتے رہے، تخت گرتے رہے
یہ سیاست ہے، یہاں فیصلے بکتے رہے

(مضمون نگار معروف صحافی وتجزیہ نگار ہیں)

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

آؤ شہید اعظم بھگت سنگھ کے خوابوں کا بھارت بنائیں

محمد عباس دھالیوال

ہندوستان کی جدوجہد آزادی میں جب کبھی نمایاں کردار ادا کرنے والے جانثار شہدا کا تذکرہ ہوتا ہے تو اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء میں ٹیپو سلطان، مولانا محمد باقر (مدیر دہلی اردو اخبار) کرتار سنگھ، شہید اودھم سنگھ کا نام سرفہرست آتے ہیں انھیں میں سے ایک اور نام جو آج بھی ہمارے بچے بچے کی زبان ہے وہ نام ہے "شہید اعظم بھگت سنگھ" کا۔

بھگت سنگھ جنکا جنم مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۰۷ کو گاؤں بنگا، چک نمبر ۱۰۵، ضلع لائلپور موجودہ پاکستان میں ہوا۔ انکے والد کا نام سردار کرشن سنگھ اور والدہ ودیاوتی تھا۔ بھگت سنگھ کے پریوار کا پوشتینی گاؤں کھٹکڑ کلاں مشرقی پنجاب میں ضلع نواں شہر میں واقع ہے۔

بھگت سنگھ نے جب آنکھ کھولی تو ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف ایک جدوجہد اپنے عروج پہ چل رہی تھی۔ جلیانوالہ والے باغ کا خونی سانحہ، کرتار سنگھ سرابھا کو انگریزوں کی طرف سے پھانسی پہ لگایا جانا، ایسے دل سوز واقعات تھے جنھوں نے بچپن میں ہی بھگت سنگھ کی دل پر گہرے زخم چھوڑے۔ آپ کے چچا سردار اجیت سنگھ اپنے وقت کے ایک عظیم مجاہدین آزادی تھے۔ اس طرح وطن کی محبت اور ملک کے لیے کچھ کر گزرنے کا جزبہ بھگت سنگھ کو وراثت میں ملا۔ جب گاندھی جی نے سول نافرمانی تحریک چلائی تو بھگت سنگھ نے اپنے طالب علمی کے زمانہ میں ہی خود کو اس تحریک کے ساتھ جوڑ لیا۔

آگے چل کر جیسے جیسے ہندوستان کے نشیب و فراز سے بھگت سنگھ دوچار ہوتے گئے ان پہ وطن کی محبت کا رنگ مزید گہرا ہوتا گیا۔

۱۹۲۱ میں اسکول کی تعلیم مکمل کر لینے کے بعد بھگت سنگھ نے نیشنل کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ اسی بیچ گھر والوں نے اس کو شادی کرنے کے لئے جب زور دیا تو اپنی بی۔ اے۔ کی پڑھائی ادھوری چھوڑ کر اور کالج کو الوداع کہہ لاہور کو چھوڑ کر کانپور چلے آئے۔ اصل میں وہ شادی نہیں کرنا چاہتے تھے وہ اپنے وطن کو انگریزوں کے چنگل سے آزاد کروانا چاہتے تھے۔ یہاں کانپور میں آپ نے انقلابی تحریک سے وابستہ لوگوں کی مدد سے پرتاپ پریس میں ملازمت کی، یہیں پر مجاہدین آزادی کے ساتھ مل کر ہندوستان ریپبلکن ایسوسیشن میں شامل ہوئے جو بعد میں سوشلسٹ ریپبلکن ایسوسیشن کے نام سے جانی جانے لگی۔ اسکے بعد پھر آپ واپس لاہور آ گئے۔ انگریزوں کی طرف بھگت سنگھ کی سرگرمیوں پر خاص نظر رکھی جا رہی تھی۔ ۱۹۲۷ میں لاہور میں دسہرہ بم کیس میں انہیں گرفتار کیا گیا اور شاہی قلع لاہور میں رکھے گئے ضمانت کے بعد ہندوستان کی آزادی کیلئے نوجوان بھارت سبھا کا قیام عمل میں لائے اور پھر انقلاب پسندوں میں شامل ہوگئے۔ ۸، اپریل ۱۹۲۸ کو نئی دہلی میں عین اس وقت جب مرکزی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا تھا بھگت سنگھ اور بی کے دت نے اسمبلی ہال میں دھماکہ کی آواز پیدا کرنے والا بم پھینکا تا نکہ گونگی بہری فرنگی حکومت کے کانوں تک اپنی آواز پہنچائی جا سکے، اس دھماکہ کے بعد دونوں گرفتار کر لیئے گئے عدالت نے عمر قید کی سزا دی۔ ۱۹۲۸ میں سائمن کمیشن کی آمد پر لاہور ریلوے اسٹیشن پر زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا جس میں لالہ لاجپت رائے زخمی ہوئے اور بعد میں دل کا دورہ پڑنے سے اس دنیا کو الوداع کہہ گئے۔

ایک دن مسٹر سانڈرس اے۔ ایس۔ پی اپنی موٹر سائیکل پر سوار دفتر سے نکلے تو راج گرو اور بھگت سنگھ وغیرہ نے ان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اسکے بعد حکومت نے ایک ہی رات تمام انقلاب پسندوں کو گرفتار کر لیا اور لاہور کی سینٹرل جیل کے ایک کمرہ میں ان پر مقدمہ چلایا گیا۔ بھگت سنگھ اور بی کے دت اس سے پہلے اسمبلی بم کیس میں بھی سزا پا چکے تھے۔ ملزمان کی طرف سے لالہ امرداس وکیل تھے۔ مقدمہ تین سال چلا آخرے، اکتوبر ۱۹۳۰ کو ٹربیونل کا فیصلہ جیل میں پہنچا اس فیصلہ میں بھگت سنگھ، سکھدیو، اور راجگرو کو پھانسی، جبکہ کمل ناتھ، شوورما، گیا پرساد، جئے دیو کپور، کشوری لال اور مہاں ویر کو عمر قید، جبکہ کندن لال، کو سات سال اور پریم دت کو تین سال کی سزا قید با مشقت سنائی گئی۔

پھانسی سے پہلے بھگت سنگھ نے اپنے دوست شو شرما کو یہ الفاظ کہے: "جب میں نے انقلاب کے راستے پر قدم بڑھایا، میں نے سوچا کہ اگر میں اپنی نچھاور کر، 'انقلاب زندہ باد' کا نعرہ وطن کے کونے کونے میں پہنچا سکا تو میں سمجھونگا کہ میری زندگی کی قیمت پڑ گئی۔ آج جب میں پھانسی کی سزا کیلئے جیل کی کوٹھری کی سلاکھوں کے پیچھے ہوں، میں اپنے دیش کے کروڑوں لوگوں کی گرجتی ہوئی آواز میں نعرے سن سکتا ہوں۔۔۔ ایک معمولی سی زندگی کی اس سے بڑی کیا قیمت پڑ سکتی ہے"!! بھگت سنگھ کو اردو، پنجابی اور ہندی کے علاوہ انگریزی زبان بھی آتی تھی اس ساتھ ہی انھوں نے اپنے دوست بی۔ کے دت سے بنگلہ بھاشا بھی سیکھی تھی۔ بھگت سنگھ کی اردو قابل تعریف تھی۔ اس کا احساس ہمیں ان کے مختلف موقعوں پر کہے گئے اشعار سے ہو جاتا ہے۔ بھگت سنگھ نے اپنی پھانسی سے قبل ۳ مارچ کو اپنے بھائی کلتار کو ایک خط لکھا جس کو پڑھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ بھگت سنگھ ایک سچے دیش بھگتی کا جزبہ رکھنے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے شاعر بھی تھے ان کے اس خط کا اقتباس قارئین آپ بھی دیکھیں۔ "اسے یہ فکر ہے کہ ہر دم طرز وفا کیا ہے ہمیں یہ شک ہے دیکھیں ستم کی انتہا کیا ہے

دہر (دنیا) سے کیوں خفا رہیں، چرخ (آسمان) سے کیوں گلہ کریں سارا جہاں عدو سہی، آؤ مقابلہ کریں۔۔۔"

۲۳ مارچ ۱۹۳۱ کو شام قریب سات بجکر ۳۳ منٹ پر بھگت سنگھ اور انکے دو ساتھیوں راج گورو اور سکھدیو کو پھانسی دے دی گئی۔ جبکہ پھانسی کے وقت ان کے لبوں پہ یہی نغمہ تھا کہ۔۔۔ دلوں سے نکلے گی نہیں، مر کے بھی وطن کی الفت میری مٹی سے بھی خوشبوئے وطن آئے گی۔۔۔ آج ضرورت ہے کہ ہم اپنی نوجوان پیڑھی کو بھگت سنگھ جیسے کہ عظیم سپوتوں کی زندگی کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کروائیں۔

بھگت سنگھ نے ہندوستان کی آزادی کے لیے جو لڑائی لڑی وہ کسی خاص دھرم یا فرقہ کے لوگوں کے لیے نہیں تھی۔ بلکہ ہندو مسلم اور سکھ سب دھرموں کے لوگوں کو آزادی دلانے کے لیے تھی۔

یقیناً آج ملک جس معاشی و اقتصادی بحران سے دوچار ہے اس کی نظیر اس سے پہلے نہیں ملتی۔

آج ملک کے نوجوان روزگار کی خاطر در بدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں کسان اپنی فصلوں کی مناسب قیمت پانے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں جبکہ خواتین ملک کے آئین کی حفاظت کے لیے تین تین مہینوں سے سراپا احتجاج ہیں، جبکہ کچھ منصف سرکار ساتھ کھڑے دکھ رہے ہیں۔

یقیناً آج جہاں بھی بھگت سنگھ کی روح ہوگی وہ ملک کے ایسے حالات کو دیکھ کر ضرور رنجیدہ ہو رہی ہوگی کہ آزادی دلانے کے بعد جس ملک کا خواب انھوں نے دیکھا تھا یہ ویسا تو قطعاً نہیں ہے کہ جہاں عوام کو اپنے بنیادی حقوق کے حصول و تحفظ کے لئے اس قدر صعوبتیں و مشقتیں اٹھانا پڑ رہی ہے۔

آج چند مٹھی بھر لوگ اپنے جھوٹے مفاد کی خاطر دیش کی صدیوں پرانی گنگا جمنی تہذیب کو تار تار کرنے پہ تلی ہوئے ہیں اور اکثر دیش کے عوام کو کبھی مذہب کبھی ذات پات اور کبھی فرقوں کے نام پہ بانٹنے کی کوشش میں جٹے ہوئے ہیں۔

ایسے میں اہل وطن کا یہ اولین فرض بنتا ہے کہ ہم بھگت سنگھ کی سوچ پہ پہرا دیتے ہوئے، ہر اس طاقت کو مات دی جائے جو دیش کو کمزور کرنا چاہتی ہے۔ ہم اہل وطن کو چاہیے کہ اپنے ملک کی بقا و خوشحالی کے لیے اپنے مذہبی تفرقات، ذات پات اور فرقوں سے اوپر اٹھ کر صرف اور صرف دیش کی فلاح و بہبود و ترقی کے لیے کام کریں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آج کے دن بھگت سنگھ جیسے عظیم شہداء، ہم اہل وطن کی یہی سچی خراج عقیدت ہوگی آؤ ہم آج ان کی یوم شہادت پہ عہد کریں کہ ہم بھارت کو انشاءاللہ بھگت سنگھ کے خوابوں والا دیش بنائیں گے...

abbasdhaliwal72@gmail.com

پیدائش و وفات کے رجسٹریشن کے حوالے سے اہم معلومات

نجم الدین احمد فاروقی

اگرچہ میں اس موضوع پر سوشل میڈیا میں لکھتا رہا ہوں۔ مگر اس مضمون کی ضرورت یوں پیش آئی کہ کچھ علاقائی نیوز ایجنسیوں کی جانب سے دی گئی معلومات کی وجہ سے عوام میں خاصی بے چینی ہے۔ بالخصوص اکثر ہندوستانی مسلمانوں میں اس مسئلے کو لے کر زیادہ بے چینی ہے کیوں کہ وہ اس کو مستقبل میں پیش آنے والے خدشات کے تناظر میں دیکھ رہے ہیں۔

یاد رہے "پیدائش/ وفات کے رجسٹریشن کا اصل ایکٹ 1969 میں کانگریس گورنمنٹ نے بنایا تھا۔ اس ایکٹ کے مطابق پیدائش کا رجسٹریشن لازمی تھا۔ مگر ملک گیر پیمانے پر یہ بات واضح ہے کہ اس زمانے میں اکثر بچوں کی پیدائش دیہات ہوں یا شہر زیادہ تر گھروں میں ہو جاتی تھی اور عام طور پر لوگ رجسٹریشن نہیں کرواتے تھے۔ حسب ضرورت بچے کی عمر اپنے اندازے کے مطابق لکھوا دیا کرتے تھے۔ بالآخر قانونی طور پر میٹرک کے سرٹیفکیٹ کو پیدائش کا حتمی ثبوت مان لیا جاتا تھا۔ یا ایک افیڈیوٹ ہی کافی ہوجایا کرتا تھا۔

11 اگست 2023 کو حکومت ہند نے 1969 کے ایکٹ میں بیسویں تبدیلی کی جس کو کہ RBD Amendment Act 20 of 2023 کہا گیا۔ قارئین کی سہولت کی غرض سے درج ذیل ایکٹ کی شق میں کی گئی ترمیم کے اقتباس کا اردو ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے: شق نمبر 3 کا گزٹ نوٹیفکیشن مؤرخہ 11 اگست 2023 کے نکتہ نمبر 13 سے لیا ہے، جو کہ آر بی ڈی ترمیمی ایکٹ نمبر 20، 2023 سے متعلق ہے اور خاص طور پر اصل ایکٹ کے سیکشن 17 میں کی گئی تبدیلیوں کو واضح کرتا ہے۔ اس میں ایک اہم ترمیم درج ذیل ہے:

شق نمبر 3*: ذیلی شق (3) کا اضاف

ایکٹ میں نئی شق کے تحت یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ ° وہ افراد جو اس ترمیمی ایکٹ کے نفاذ کے بعد پیدا ہوئے ہوں°، ان کے لیے پیدائش کا سرٹیفکیٹ تاریخ اور جائے پیدائش کا حتمی ثبوت ہوگا، جو درج ذیل مقاصد کے لیے استعمال ہوگا:

- ★ تعلیمی اداروں میں داخلہ
- ★ ڈرائیونگ لائسنس کا اجرا
- ★ ووٹر لسٹ کی تیاری
- ★ شادیوں کی رجسٹریشن
- ★ سرکاری یا عوامی شعبے میں تقرریاں
- ★ پاسپورٹ کا اجرا
- ★ آدھار نمبر کا اجرا

وہ دیگر مقاصد جو مرکزی حکومت طے کرے

یہاں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ شق 3 کا نفاذ ان پیدائش/ وفات سے ہوگا جو ترمیمی ایکٹ کے دن یا اس کے بعد واقع ہوئی ہوں۔ حکومت ہند کے گزیٹ نوٹیفکیشن کی شروعات میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ کام رجسٹرار جنرل آف انڈیا کے دفتر" کے سپرد کیا گیا ہے جو سینسس (Census) کا ریکارڈ بھی رکھتا ہے۔ ساتھ ہی اس شق میں کی گئی ترمیم کا مقصد اور اس کی افادیت بھی بیان کی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ ریکارڈ کو ڈیجیٹل (digitalized) کر کے مرکزیت حاصل ہو جائے اور اس طرح ایک مرکزی پورٹل (Centralized Portal) تیار کر دیا جائے تا کہ مستقبل میں اس پورٹل میں درج معلومات کی مدد سے حکومت کی طرف سے جاری اسکیموں اور دوسرے دستاویزات کی شناخت کرنے میں آسانی فراہم کی جاسکے۔ اور اسی غرض کی تکمیل میں ایکٹ کی ترمیم سے پہلے پیدا ہوئے لوگوں کے لئے بھی پیدائش کو رجسٹر کروانے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ مثلاً جو لوگ 30، 40، 50، 60 برس یا اس زیادہ عمر کے ہو گئے ہوں وہ بھی رجسٹریشن کروا سکتے ہیں۔

RTI Matter

GOVERNMENT OF INDIA
MINISTRY OF HOME AFFAIRS
Office of the Registrar General, India
V.S. Division, Civil Registration System, 2/A Man Singh Road, New Delhi 110011

Dated: 20.03.2025

To,
Mr. Najmuddin Ahmad Farooqi
20/642c metro city, paper mill compound nishatganj,
Lucknow, Uttar Pradesh, Pin: 226006

Subject: Information sought under the Right to Information (RTI) Act, 2005.

Sir,

This is in reference to your Request for information under RTI Act 2005 dated 24/02/2025, received online with Reference Number ORGOI/R/T/25/00226 and transferred from Ministry of Home Affairs on 24/02/2025 with Reference Number MHOME/R/E/25/01080.

2. In this connection, it is to inform that registration of births and deaths in the country is mandatory under the provisions of Registration of Births and Deaths (RBD) Act, 1969, which came into force with effect from 01-04-1970 in many States. The normal period of reporting birth is 21 days from its occurrence. However, the birth can be reported after normal period under provision of delayed registration under section 13 of RBD Act, 1969 (amended in 2023). Accordingly, an individual who is 40 years old can apply for birth registration under the delayed registration provisions. The RBD Act, 1969 and RBD (Amendment) Act, 2023 are available at this office website www.crsorgi.gov.in.

Yours faithfully
Digitally signed by
Anjali Yadav
Date: 20-03-2025 18:01:02
(Anjali Yadav)
CPIO & Assistant Director

معاملے کی سنجیدگی کی مدنظر میں نے 23 فروری کو وزارت داخلہ سے حق معلومات (RTI) کے تحت وضاحت طلب کی تھی، جس کا جواب مجھے آج موصول ہوا ہے، مزید وضاحت کے لئے مضمون کے ساتھ منسلک ہے۔

☆☆☆☆☆

روزہ اور نظام ہضم: سائنسی و طبی تجزیہ

نازش احتشام اعظمی

روزہ نہ صرف ایک مذہبی فریضہ ہے بلکہ صحت و تندرستی کے نقطۂ نظر سے بھی بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ تمام الہامی مذاہب میں روزے کا تصور کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ہے، لیکن اسلام میں اسے ایک باقاعدہ عبادت کی حیثیت حاصل ہے، جس کا مقصد روحانی و جسمانی تزکیہ اور انسانی صحت کی بہتری ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "صوموا تصحوا" یعنی روزہ رکھو، صحت مند ہو جاؤ گے" (طبرانی، المعجم الاوسط)۔ جدید سائنس نے اس حدیث مبارکہ کی معنویت کو تفصیل سے واضح کیا ہے، اور تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ روزہ صحت پر انتہائی مثبت اثرات مرتب کرتا ہے، بالخصوص نظام ہضم پر۔

نظام ہضم انسانی جسم کی ایک پیچیدہ اور حساس ترین فزیولوجیکل (Physiological) مشینری ہے، جو خوراک کو ہضم کرنے، توانائی پیدا کرنے اور فاضل مادوں کے اخراج کی ذمہ دار ہے۔ مستقل کھانے اور بے ترتیب غذائی عادات کی وجہ سے یہ نظام اکثر متاثر ہو جاتا ہے، جس سے بد ہضمی، موٹاپا، معدے کی تیزابیت، السر، آنتوں کے مسائل اور جگر کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ تاہم، روزہ رکھنے سے ہاضمے کے اعضاء کو آرام اور بحالی کا موقع ملتا ہے، اور اس دوران جسم قدرتی طور پر خود کو ڈیٹاکسیفائی (Detoxify) کرتا ہے۔

یہ مضمون سائنسی اور طبی تحقیقات کی روشنی میں روزے کے نظام ہضم پر اثرات کا تفصیلی تجزیہ پیش کرے گا، تاکہ قارئین کے سامنے اس عبادت کی علمی و تحقیقی جہات واضح ہو سکیں۔

روزہ: ہاضمے کے سائنسی فوائد

جدید سائنسی تحقیقات نے اس حقیقت کو ثابت کیا ہے کہ روزہ رکھنے سے نظام ہضم پر درج ذیل مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں:

1۔ جگر (Liver) اور میٹابولزم کی بہتری°

جگر، انسانی جسم کا سب سے بڑا اندرونی عضو ہے، جو خوراک کو توانائی میں تبدیل کرنے، زہریلے مادوں کے اخراج، اور ضروری غذائی اجزاء کو ذخیرہ کرنے کا کام کرتا ہے۔ روزہ رکھنے کے دوران، جب کھانے کی مقدار محدود ہو جاتی ہے تو جگر گلوکوجن (Glycogen) کو توڑ کر توانائی فراہم کرتا ہے۔ چند گھنٹوں کے بعد جب گلوکوجن کے ذخائر ختم ہو جاتے ہیں، تو جگر کیٹوسس (Ketosis) کے عمل میں داخل ہو جاتا ہے، جس میں جسم چربی کو توڑ کر توانائی پیدا کرتا ہے۔

یہ عمل وزن میں کمی، انسولین کی حساسیت (Insulin Sensitivity) میں اضافہ، اور سوزش (Inflammation) کو کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ تحقیق کے مطابق، کیٹوجینک اثر (Ketogenic Effect) نہ صرف میٹابولزم کو بہتر بناتا ہے بلکہ دماغی صحت پر بھی مثبت اثر ڈالتا ہے۔

اس کے علاوہ، روزہ لیپو پروٹین (Lipoprotein) اور گلوبلن (Globulin) کی سطح کو متوازن کرتا ہے، جو مدافعتی نظام کو مضبوط بناتے ہیں اور جسم کو بیماریوں سے بچاتے ہیں۔

2۔ معدے (Stomach) کے افعال پر اثرات

معدہ ہاضمے کا بنیادی عضو ہے، جو ہاضماتی رطوبتیں خارج کرتا ہے اور خوراک کو چھوٹے اجزاء میں توڑتا ہے۔ مسلسل کھانے کی عادت کی وجہ سے معدے پر دباؤ بڑھ جاتا ہے، جو تیزابیت، گیس اور بد ہضمی کا سبب بن سکتا ہے۔ روزے کے دوران معدہ ہائپوسیکریٹری اسٹیٹ (Hyposecretory State) میں داخل ہوتا ہے، یعنی ہاضمے کے خامرے (Digestive Enzymes) کم مقدار میں پیدا ہوتے ہیں، جس سے معدے کو سکون اور بحالی کا موقع ملتا ہے۔

سائنسی تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ روزہ پیپٹک السر (Peptic Ulcer) اور معدے کی سوزش (Gastritis) کے خطرے کو کم کرتا ہے، کیونکہ اس دوران معدے میں ہائڈروکلورک ایسڈ (HCl) کی سطح متوازن ہو جاتی ہے۔

3۔ آنتوں (Intestines) کی صفائی اور بہتری

آنتیں خوراک سے غذائی اجزاء جذب کرنے اور فاضل مادوں کو خارج کرنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ لیکن زیادہ کھانے، جنک فوڈ اور مصنوعی اجزاء پر مشتمل خوراک کی زیادتی آنتوں میں ڈیس بائیوسس (Dysbiosis) یعنی بیکٹیریا کے عدم توازن کا باعث بن سکتی ہے، جو قبض، اسہال اور آنتوں کی سوزش (Inflammatory Bowel Disease) کو جنم دیتا ہے۔

روزے کے دوران، آنتیں قدرتی طور پر خود کو صاف کرتی ہیں اور مائیکروبایوٹا (Microbiota) یعنی فائدہ مند بیکٹیریا کی نشوونما میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ بیکٹیریا ہاضمے کو بہتر بناتے ہیں، غذائی اجزاء کو زیادہ مؤثر طریقے سے جذب کرتے ہیں، اور آنتوں کے انفیکشن سے بچاتے ہیں۔

4۔ انسولین اور شوگر کنٹرول

تحقیقات کے مطابق، روزہ رکھنے سے انسولین کی حساسیت (Insulin Sensitivity) میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے خون میں شوگر کی سطح متوازن رہتی ہے۔ انٹرمیٹنٹ فاسٹنگ (Intermittent Fasting) کے طریقے کو ذیابیطس ٹائپ 2 کے علاج کے لیے نہایت مؤثر پایا گیا ہے، کیونکہ اس سے انسولین ریزسٹنس (Insulin Resistance) کم ہوتی ہے اور جسم زیادہ مؤثر طریقے سے گلوکوز کو میٹابولائز کرتا ہے۔

5۔ آٹوفیجی (Autophagy) اور جسم کی ڈیٹاکسیفیکیشن

آٹوفیجی (Autophagy) ایک ایسا حیاتیاتی عمل ہے جس میں جسم پرانے اور خراب خلیات کو ختم کر کے نئے خلیات پیدا کرتا ہے۔ 2016 میں جاپانی سائنسدان یوشینوری اوہسومی (Yoshinori Ohsumi) کو آٹوفیجی پر تحقیق کے سلسلے میں نوبل انعام دیا گیا۔

روزہ رکھنے سے آٹوفیجی کا عمل تیز ہو جاتا ہے، جس سے جسم زہریلے مادوں سے نجات حاصل کرتا ہے، کینسر کے خطرات کم ہوتے ہیں، اور خلیات کی تجدید (Cell Regeneration) میں بہتری آتی ہے۔

6۔ ہاضمے کے ہارمونی نظام پر اثرات°

روزہ بھوک کے ہارمونی (Hunger Hormones) جیسے گھریلن (Ghrelin) اور لیپٹن (Leptin) کو متوازن کرتا ہے، جو بھوک کو کنٹرول کرتے ہیں۔ لیپٹن زیادہ ہونے سے بھوک کم ہوتی ہے، جبکہ گھریلن زیادہ ہونے سے بھوک بڑھتی ہے۔ روزے کے دوران، ان ہارمونی کا توازن بہتر ہو جاتا ہے، جس سے بے تحاشہ کھانے کی عادت کم ہوتی ہے اور وزن کو کنٹرول میں رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

نتیجہ

روزہ صرف ایک مذہبی فریضہ ہی نہیں، بلکہ ایک سائنسی اور طبی معجزہ بھی ہے۔ یہ جگر، معدہ، آنتوں اور میٹابولزم کو بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے، زہریلے مادوں کا اخراج کرتا ہے، قوت مدافعت کو مضبوط کرتا ہے اور جسم کو نئی توانائی بخشتا ہے۔ جدید سائنس نبی کریم ﷺ کے فرمان "صوموا تصحوا" کو ایک سچائی کے طور پر تسلیم کر چکی ہے، اور تحقیق ثابت کرتی ہے کہ روزہ رکھنے والے افراد نہ صرف جسمانی طور پر زیادہ صحت مند ہوتے ہیں بلکہ ذہنی سکون بھی حاصل کرتے ہیں۔

روزے کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنانے سے ہم ایک متوازن، خوشحال اور صحت مند زندگی گزار سکتے ہیں، جو دین و دنیا دونوں میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

☆☆☆☆☆

مہاکمبھ میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی: ہندوستان کی مشترکہ ثقافتی وراثت کی علامت

محمد سلیم

مہاکمبھ کا میلہ، اکثر زمین پر انسان کی سب سے عظیم اجتماع کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔ یہ ہندوؤں کے لیے پاک اجتماع ہے، جو مقدس سنگم کی طرف لاکھوں لوگوں کو کھینچتا ہے، یہ گنگا، یامونا سرسوتی ندیوں کا ملاپ ہے۔ تاہم اس سال کا اجتماع جنوری 29، 2025 میں ایک افسوسناک بھگدڑ سے دوچار ہوا، جس میں بہت سارے جانیں گئیں اور بہت سارے لوگ زخمی ہو گئے۔ اس افسوسناک حادثہ کو دیکھتے ہوئے، پریاگراج کے لوگ، خاص کر کے مسلم قوم اس اجتماع کو دیکھتے ہوئے انہوں نے انسانیت اور اتحاد کی سچی روحانیت کو پیش کیا، ہزاروں عقیدت مندوں جو مشکلات میں تھے، مقامی مسلم قوم نے اپنے گھروں، مساجد اور اپنے دلوں کو انہیں گھر، کھانا اور دوائی خدمت دینے کے لیے کھول دیے۔ 25 ہزار سے زیادہ زائرین کو مساجد، درگاہوں، امام بارہ اور آس پاس کے علاقے میں جیسا کہ جانسن گنج روڈ، نقش کوہنہ، اور خلد آباد میں ٹھہرائے گئے۔ اس قوم نے بھنڈارا (قومی دعوت) کا اہتمام کیا، جیسا کہ حلوہ پوری جیسے کھانا کی خدمت کی ساتھ میں چائے اور پانی تھکے ہارے زائرین کی خدمت میں پیش کیا۔ یہ عمدہ اور پرجوش خدمت کو ظاہر کرتے ہوئے، جو صرف ہمدردی کا عمل نہیں ہے بلکہ یہ ہندوستان کے گنگا- جمنی تہذیب کی طاقتور علامت ہے، جو باہمی احترام اور مشترکہ وجود کی روایت ہے اور یہ صدیوں سے اس علاقے کو تعارف کراتا ہے۔ مسلم قوم کے اعمال پریاگراج میں یہ یاد دہانی ہے کہ انسانیت مذہبی حدود سے کہیں پرے ہیں۔ بہادر گنج کا ایک مقیم ارشاد نے اس جذبات کو ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "وہ ہمارے مہمان ہیں، ہم نے ان کی دیکھ بھال کی"۔ اسی طرح مسعود احمد اپنا چوک کا ایک استاد ہے، انہوں نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مسلمان اپنی مذہبی ذمہ داری پوری کرنے میں ہندوؤں کی مدد کر کے اپنا مذہبی فریضہ ادا کر رہے تھے۔ ہمارا مقصد یہ تھا کہ جو لوگ یہاں آئے ہیں انہیں زندگی گزارنے میں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے" یہ الفاظ ہندوستان کی اکثریتی اخلاقیات کے جوہر کو ظاہر کرتے ہیں، جہاں پر مختلف اقوام ایک ساتھ رہتے ہیں اور ضرورت کے موقع پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ یہ اتحاد کی روحانیت ہے جو مزید ظاہر کی جاتی ہے فرحان عالم کے ذریعے جو ایک رضاکار کے طور پر کام کیا، جنہوں نے 35 سالہ عقیدت مند کی زندگی بچائی جس کا نام رام شنکر ہے، دل کا دورہ پڑنے کے بعد سی پی آر کر کے۔ فرحان کی عجلت اور اور ہمدردی کا عمل وائرل ویڈیو میں قید کر لیا گیا، اور یہ ہمت، محبت کی علامت بن گئی، جو ہر کسی کو یاد دلاتا ہے کہ مصیبت کے مواقع میں انسانیت سب سے پہلے آتی ہے۔ مہاکمبھ کا میلہ 2025 میں، ایک دوسرے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے متاثر کر دینے والے اعمال کا مشاہدہ کیا، بلند شہر میں مسلم قوم کے ممبران بنے شریف کے مزار پر عبادت کی اور وہاں پر چادر چڑھایا، عقیدت مندوں کی بھلائی اور حفاظت کے لیے دعا کی۔ یہ اتحاد کی مثال کو ظاہر کرتی ہے کہ ہندوستان کے مشترکہ تہذیبی ورثہ جہاں پر مختلف عقیدت مندوں اور قوم ایک دوسرے کی بھلائی کے لیے عبادت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ پریاگراج میں مسلم عابدوں نے عقیدت مندوں کو خوش آمدید کہا جو مونی اماوسیہ غسل کے دن آئے، پھولوں سے رام نامی انگاد سترا سے، یہ روایتی کپڑے ہیں جو ہندو زائرین پہنتے ہیں۔ یہ عزت اور خدمت کے اعمال گنگا- جمنی تہذیب کے خوش گوار یاد دہانی ہے، جو باہمی عزت اور بھائی چارہ کو بڑھاتا ہے۔ ان مشکلات کے باوجود، وصی اللہ مسجد کے امام نے اور مقامی لوگوں نے کھانے، پینے کا انتظام کیا جو انہوں نے روشن باغ میں عقیدت مندوں کو دیا۔ اس طرح کی اجتماعی کوشش اس شہر کے عہد کو ظاہر کرتا ہے، ہم آہنگی اور خدمت کے لیے، اور یہ ثابت کرتا ہے کہ مذہبی تقسیم سے اوپر ہو کر عقیدہ اور محبت لوگوں کو جوڑتے ہیں۔

منقسم بیانیے کے درمیان جو مٹھی بھر لوگوں کی کوشش ہوتی ہیں سیاسی مقصد حاصل کرنے کے لیے۔ کچھ مثالیں علمبردار کی طرح ظاہر ہوئے ہیں جو امید اور اور متحدہ مستقبل کے سوچ پر روشنی ڈالتے ہیں۔ 2025 مہاکمبھ کا میلا میں پروفیسر دی کے ترپاٹھی کا کردار بہت سارے دوسرے لوگوں کو اپنے کام سے مغلوب کر دیا ہے۔ ان کا اشتہاری پمفلیٹ کا تقسیم کرنا جو نفرت کو ختم کرنے کے پیغام کو پھیلاتا ہے اور دوسرے کا کردار ایک ایسی بحث کو ہوا دیتی ہے کہ ایک ساتھ رہنے اور فرقہ وارانہ محبت کو ظاہر کرتی ہے، جسے پانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ ان کا مستقل جدوجہد جس کی معاشرہ کو ضرورت ہے۔ امن اور ہم آہنگی کا پیغام زائرین کے دلوں میں گہرائی سے اثر کر گیا، جس نے اس خیال کو تقویت دی کہ ہندوستان کے عام لوگ نفرت سے نہیں بلکہ اپنی سرزمین اور اس کی مشترکہ قدروں سے گہرے تعلق کے ذریعے رہنمائی پاتے ہیں۔ یہ بھی اشارہ کرتا کہ یہ اعمال ایک عظیم تحریک کی تشکیل کرتے ہیں جو معاشرتی انصاف، سیکولر بھائی چارہ اور محبت کی ترقی دیتے ہیں۔ ترپاٹھی کی طرح بہت سارے معروف شخصیت ہے جو پورے ہندوستان میں سفر کر رہے ہیں۔ اتحاد، سالمیت اور ہم آہنگی کے پیغام کے ساتھ، وہ سب مل کر کے طاقت فراہم کرتے ہیں جو تقسیم کی سیاست سے مختلف ہے جو اس ملک کو توڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مہاکمبھ کا میلہ، 2025 روشنی ڈالتا ہے کہ ان لوگوں کی کوششوں کے باوجود، جو سیاسی سے متاثر دلچسپیوں کے ذریعے تقسیم کی بیج بونا چاہتے ہیں، ہندوستان کے لوگ لگاتار ان کے بیانیوں کو خارج کر دیتے ہیں۔ مسلم قوم کی فیاضی، فرحان عالم کی بہادری اور پروفیسر ترپاٹھی کی پرامن کی وکالت، ہر روز کی ہم آہنگی کی یاد دلاتی اور ہندوستان کی خوبیوں کو بتاتی ہیں۔ یہ ہمدردی اور اتحاد کے اعمال کچھ مختلف لمحے نہیں ہے بلکہ یہ ہندوستان کی اکثریتی تہذیب کے عظیم اتحاد کا حصہ ہے۔ سکھ سے لے کر جنہوں نے لنگر لگایا، مسلمانوں نے مساجد کے دروازے کھول دیا۔ مہاکمبھ کا میلہ مشترکہ انسانیت کی طاقت کو ظاہر کرتا ہے، مشترکہ وجود کی روحانیت ہندوستان کو فروغ دیتی ہے کہ وہ اپنے تنوع اور شمولیتی ملک کے طور پر صدیوں کے لیے ترقی کرتا رہے۔

2025 مہاکمبھ کا میلہ یاد کیا جائے گا صرف اس کی روحانی اہمیت کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ اتحاد کے قابل ستائش اعمال ہے، جس نے تمام قسم کے رکاوٹوں کو توڑ دیا۔ ایسی دنیا جہاں پر نفرت، امتیازی سلوک مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ پریاگراج کے لوگوں نے دکھایا ہے کہ حقیقی عقیدت محبت، حمایت اور مشترکہ انسانیت میں قائم ہے۔ ہندوستان بڑھتے ہوئے تقسیم کے مسلسل مشکلات کا سامنا کر رہا ہے اور مہاکمبھ کا میلا کے اسباق ہمیں امید دیتا ہے۔ یہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ اس ملک کی سچی طاقت اس کے تنوع اور ان کے لوگوں کی قوت سے آتی ہے، جو ان کے اختلافات کے اوپر ہیں، جب اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ گنگا- جمنی تہذیب جو عزت، مشترکہ وجود کا جشن مناتا ہے، اب بھی پرامن مستقبل کے راستے پر روشنی ڈالتا ہے۔ مہاکمبھ کا میلہ صرف یہ مذہبی اجتماع نہیں ہے، یہ ہندوستان کے تنوع میں اتحاد کی طاقت کی یاد دہانی تھی۔ اس کے سیکولر قدروں کا جشن تھا، اور ایک عظیم پیغام تھا ان لوگوں کے خلاف جو ہمیں تقسیم کرن چاہتے ہیں۔

پی ایچ ڈی، جامعہ ملیہ اسلامیہ
AJAYAZMI13@GMAIL.COM

مودی بدعنوانی نہیں بلکہ بدعنوانوں کو بچانے کے لیے لڑرہے ہیں: کانگریس

نئی دہلی۔(یواین آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ وزیراعظم نریندر مودی بدعنوانی کو ختم کرنے کی بات کرتے ہیں لیکن گوا میں سینکڑوں کروڑ روپے کے گھپلے نے واضح کردیا ہے کہ وہ بدعنوانی کے خلاف نہیں بلکہ بدعنوانوں کو بچانے کے لیے لڑ رہے ہیں۔کانگریس کے ترجمان پون کھیرا نے ہفتہ کو یہاں ایک بیان میں کہا کہ مسٹر مودی کہتے ہیں کہ وہ "بدعنوانی کے خلاف لڑائی" لڑ رہے ہیں لیکن سچائی یہ ہے کہ ان کی لڑائی "بدعنوانوں" کے لیے ہے اور گوا میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی ان کی کھوکھلی باتوں کی بہترین مثال ہے۔گوا میں عوام کے پیسے کا 304.24 کروڑ روپے کا ایک بڑا گھپلہ ہوا ہے جس میں 20 سے زیادہ پروجیکٹس من پسند پرائیویٹ سیکٹر کے لوگوں کو بغیر بولی کے دیے گئے تھے۔انہوں نے کہا کہ "گوا کو لوٹا گیا، نا کھاؤں گا، نہ کھنے دوں گا محض سراب ہے، بی جے پی نے گوا میں منی اڈانیوں کا ایک گروہ بنایا ہے جو بڑے اور اچھے ٹھیکے دینے میں جوڑ توڑ کرتے ہیں، وہ سنٹرل ویجیلنس کمیشن۔سی وی سی کے ہر اصول کو توڑ رہے ہیں۔پچھلے دروازے سے کوئی ای ڈی، سی بی، آئی ٹی، سی وی سی نہیں ہے۔

جموں وکشمیر کو مکمل ریاست کا درجہ کب ملے گا؟

کانگریس لیڈر جے رام رمیش کا امت شاہ سے سوال، اگر جموں و کشمیر میں حالات بدل گئے ہیں تو آپ اس کو مکمل ریاست کا درجہ واپس کیوں نہیں لوٹاتے

نئی دہلی۔مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے راجیہ سبھا میں جمعہ (21 مارچ) کو دہشت گردی کے حوالے سے مودی حکومت کی 'زیرو ٹالرنس' پالیسی پر بات کی۔اب ان کے بیان کو پیش نظر رکھتے ہوئے کانگریس کے سینئر لیڈر جے رام رمیش نے جموں وکشمیر سے متعلق کچھ اہم سوالات امت شاہ کے سامنے رکھ دیے ہیں۔کانگریس لیڈر نے کہا کہ امت شاہ نے بہت ساری باتیں کیں لیکن جموں وکشمیر کو مکمل ریاست کا درجہ کب دیں گے، اس پر کوئی بات کیوں نہیں کی؟ انہوں نے مزید کہا کہ "ہم نے مطالبہ کیا ہے کہ آپ جموں وکشمیر کو مکمل درجہ دینے کے بارے میں بتایئے۔آپ دعویٰ کررہے ہیں کہ جموں وکشمیر میں حالات بدل گئے ہیں تو آپ اس کو مکمل ریاست کا درجہ واپس کیوں نہیں لوٹاتے۔اس پر انہوں نے کچھ نہیں کہا۔" جے رام رمیش کا کہنا ہے کہ "ہم نے ایک بار پھر سوال اٹھایا کہ آپ مردم شماری کب کرائیں گے، 2021 میں کرانی تھی۔مردم شماری نہ کرانے کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ قریب 14 کروڑ ہندوستانیوں کو نیشنل فوڈ سیکورٹی ایکٹ کا فائدہ نہیں مل رہا ہے۔15 کرروڑ ہندوستانیوں کو راشن نہیں مل پارہا ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "4 سال ہوگئے ہیں لیکن مردم شماری نہیں ہوئی۔اس پر بھی وزیر داخلہ نے کوئی تبصرہ نہیں کیا۔2 گھنٹے کی تقریر تھی، پوری دنیا کی باتیں کررہے تھے لیکن مردم شماری کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا، کشمیر کو مکمل ریاست کا درجہ کب دیں گے اس حوالے سے کچھ نہیں کہا۔"

جے رام رمیش نے امت شاہ کی تقریر کے حوالے سے کہا کہ "یہ ایک انتخابی تقریر تھی، اس میں صرف مغربی بنگال کو نشانہ بنایا گیا، تمل ناڈو کی حکومت کو نشانہ بنایا گیا۔ہماری جانب سے اجے ماکن نے سوال اٹھائے لیکن کوئی جواب نہیں دیا گیا۔" علاوہ ازیں انہوں نے کہا کہ "مہاراشٹر میں فساد ہورہے ہیں، وہاں پر بھی ڈبل انجن کی حکومت ہے، اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا، جو اصل مسائل ہیں اس پر تو انہوں نے کچھ کہا ہی نہیں۔منی پور اور ناگالینڈ کے بارے میں بھی کچھ نہیں بولے۔" واضح ہو کہ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جمعہ کو راجیہ سبھا میں جموں وکشمیر میں انسداد دہشت گردی آپریشنز وترقی اور دہشت گردی پر مودی حکومت کی زیرو ٹالرنس پالیسی پر زور دیتے ہوئے کہا تھا کہ "ہماری حکومت نہ تو دہشت گردی کو برداشت کرتی ہے اور نہ ہی دہشت گردوں کو۔" انہوں نے مزید کہا تھا کہ "نریندر مودی کے آنے کے بعد دہشت گردی کے خلاف 'زیرو ٹالرنس' کی پالیسی اپنائی گئی۔ہمارے آنے کے بعد جب اری اور پلوامہ میں حملے ہوئے تو ہم نے 10 دنوں کے اندر پاکستان میں داخل ہو کر سرجیکل اور ایئر اسٹرائیک کرکے سخت جواب دیا۔"

ہمت ہے تو اورنگزیب کی قبر ہٹا کر دکھائیں: حسین دلوائی

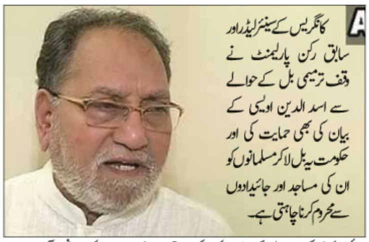

ممبئی۔(یواین آئی) مہاراشٹر کے اورنگ آباد میں واقع اورنگزیب کی قبر کو لے کر سیاست میں شدت آگئی ہے۔دائیں بازو کی جماعتیں مسلسل قبر کو ہٹانے کا مطالبہ کررہی ہیں، جس کے نتیجے میں ناگپور میں تشدد بھی ہوا تھا، مگر سیاسی بیان بازی بدستور جاری ہے۔اس دوران کانگریس کے سینئر لیڈر اور سابق رکن پارلیمنٹ حسین دلوائی نے وزیراعلیٰ دیویندر فڑنویس کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت میں ہمت ہے تو اورنگزیب کی قبر کو ہٹا کر دکھائے۔حسین دلوائی نے تشار گاندھی، اسد الدین اویسی اور سنجے راوت کے حالیہ بیانات پر اپنا ردعمل دیا اور سماجوادی پارٹی لیڈر ابو اعظمی کے اورنگزیب کی حمایت میں دیے گئے بیان پر بھی سخت تبصرہ کیا۔انہوں نے تشار گاندھی کے اس بیان کی حمایت کی جس میں انہوں نے آر ایس ایس کو "کینسر" قرار دیا تھا۔دلوائی نے کہا کہ تشار گاندھی نے جو کہا وہ بالکل درست تھا۔میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں اور آج بھی کہتا ہوں کہ آر ایس ایس ایک دہشت گرد تنظیم ہے، جہاں نفرت اور غلط باتیں سکھائی جاتی ہیں۔دلوائی نے مزید کہا کہ تشار گاندھی کی جان کو خطرہ ہے، اور حکومت کو انہیں سیکورٹی فراہم کرنی چاہیے۔گاندھی خاندان کی حفاظت کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے، کیونکہ گاندھی جی کے خلاف سازشیں ہمیشہ سے ہوتی رہی ہیں۔انہوں نے وقف ترمیمی بل کے حوالے سے اسد الدین اویسی کے بیان کی بھی حمایت کی۔ دلوائی نے کہا کہ حکومت یہ بل لاکر مسلمانوں کو ان کی مساجد اور جائیدادوں سے محروم کرنا چاہتی ہے۔حکومت کی نیت مسلمانوں کی زمینوں اور جائیدادوں پر قبضہ کرنے کی ہے، جس کی اپوزیشن سمیت انڈیا الائنس بھرپور مخالفت کررہی ہے۔ویر ساورکر کے بارے میں بات کرتے ہوئے دلوائی نے کہا کہ ساورکر نے چھترپتی سمبھاجی مہاراج کے خلاف بہت سی منفی باتیں لکھی تھیں، بلکہ چھترپتی شیواجی مہاراج کے بارے میں بھی ان کے خیالات درست نہیں تھے۔جب نہرو کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے ساورکر کی کتابوں کو ہٹا دیا تھا۔لیکن اب دیویندر فڑنویس ایسا کیوں نہیں کررہے ہیں؟ دلوائی نے آر ایس ایس پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ آر ایس ایس کے لوگ چھترپتی شیواجی مہاراج کو بادشاہ نہیں سمجھتے تھے، جو کہ شرمناک بات ہے۔سنجے راوت کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے دلوائی نے کہا کہ راوت نے درست کہا کہ بی جے پی حکومت اورنگزیب سے بھی بدتر ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اورنگزیب کا دور ظالمانہ تھا، لیکن بی جے پی اس سے بھی زیادہ جابرانہ رویہ اختیار کیے ہوئے ہے، جو جمہوری عمل کی خلاف ورزی ہے۔دلوائی نے ابو اعظمی پر بھی سخت تنقید کی اور انہیں اورنگزیب کی حمایت کرنے پر آڑے ہاتھوں لیا۔انہوں نے کہا کہ اورنگزیب ایک ظالم حکمران تھا اور ہمیں اس کی تعریف نہیں کرنی چاہیے۔انہوں نے ابو اعظمی کو تاریخ پڑھنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ انہیں حقائق کا ادراک کرنا چاہیے۔

'بہار زندہ باد': یوم تاسیس پر پی ایم مودی، راہل گاندھی سمیت متعدد لیڈران نے دی مبارک

پٹنہ۔بہار کے یوم تاسیس پر آج وزیراعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ، کانگریس کے سابق قومی صدر راہل گاندھی، گورنر عارف محمد خان اور وزیراعلیٰ نتیش کمار سمیت تمام مرکزی اور ریاستی وزراء اور سیاسی شخصیات نے بہار کو مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔وزیراعظم مودی نے ہفتہ کو سوشل میڈیا ایکس پر اپنی پوسٹ میں لکھا کہ بہار کے میرے تمام بھائیوں اور بہنوں کو یوم بہار کی بہت سی نیک خواہشات، ہیروز اور عظیم شخصیات کی مقدس سرزمین۔ہماری ریاست، جس نے ہندوستانی تاریخ کو فخریہ بنایا ہے، آج اپنے ترقی کے سفر کے ایک اہم دور سے گزر رہی ہے، جس میں بہار کے محنتی اور باصلاحیت لوگ اس ریاست کی ترقی میں اہم کردار ادا کررہے ہیں۔لوک سبھا اسپیکر اوم برلا نے کہا کہ "کلچر، علم اور تہذیب کی عظیم سرزمین بہار کے یوم تاسیس پر ریاست کے تمام باشندوں کو دلی مبارکباد۔میری خواہش ہے کہ یہ زرخیز ریاست خوشحالی اور ترقی کی راہ پر گامزن رہے۔یہاں کے محنتی شہری اپنی صلاحیتوں کے ساتھ ملک اور سماج کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرتے رہیں ہیں"۔مسٹر شاہ نے لکھا کہ تمام بہار کے لوگوں کو بہار ڈے ※ پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد۔بہار، علم، روایت اور ثقافتی وراثت کی سرزمین نے ہمیشہ ملک کو قیادت اور نئی توانائی فراہم کی ہے۔تاریخ کے شاندار ابواب سے لے کر جدید ہندوستان کی تشکیل تک بہار نے ہر میدان میں اپنی انمٹ نشان چھوڑی ہے۔وزیراعظم مودی کی رہنمائی میں این ڈی اے (این ڈی اے) کی حکومت نئی ترقی کے لیے پرعزم ہے۔خوشحالی اور خودانحصاری ریاست کے لوگوں کے لیے خوشی، امن اور ترقی کی خواہش کرتا ہوں۔وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے ٹویٹر پر لکھا کہ "بہار کے لوگوں کو بہار ڈے پر بہت بہت مبارکباد۔میں ایشور سے دعا کرتا ہوں کہ اپنی روایت اور ثقافت کو محفوظ رکھنے والی یہ ریاست ترقی اور اچھی حکمرانی کی نئی بلندیوں تک پہنچے۔"

لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف مسٹر راہل گاندھی نے لکھا کہ "بہار کی بھرپور ثقافت، تہذیب، علم اور فن نے صدیوں سے ہندوستان کے وقار کو بڑھایا ہے اور اسے سمت دکھائی ہے۔یوم بہار پر ریاست کے تمام لوگوں کو دلی مبارکباد۔کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھڑگے نے کہا کہ "جمہوریت کی جائے پیدائش، بہار علم کی سرزمین ہے۔بہار سے ہی گاندھی جی نے برطانوی راج کے خلاف ہندوستانیوں کی آواز بلند کی تھی۔یوم بہار پر ریاست کے تمام لوگوں کو دلی نیک تمنائیں اور مبارکباد۔" انہوں نے کہا کہ بہار میں سماجی انصاف، مساوات اور جامع ترقی کا باب جلد شروع ہونے والا ہے۔اب وقت آگیا ہے کہ جمہوریت اور آئین کی حفاظت کے لیے بہار کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔گورنر مسٹر عارف محمد خان نے اپنے مبارکبادی پیغام میں کہا کہ "یوم بہار کے موقع پر میں تمام بہار کے لوگوں اور تارکین وطن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں، بہار کی شاندار تاریخ بتاتی ہے کہ یہ سرزمین جمہوریت کی ماں اور علم کا مقدس سرچشمہ ہے، عدم تشدد، ہمدردی اور ثقافتی جذبے نے اسے ایک منفرد ثقافتی جذبہ بنایا ہے۔قدیم ہندوستان کی تخلیق میں خراج تحسین۔

میں ریاست کے تمام شہریوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس شاندار ورثے کو محسوس کریں۔اس سے ہمارے اندر ایک نیا شعور اور طاقت پیدا ہوگی اور بہار پہلے سے زیادہ فخر کے ساتھ نئے ہندوستان کی ترقی میں اپنا کردار ادا کرسکے گا۔اپنے مبارکبادی پیغام میں وزیراعلیٰ نتیش کمار نے کہا کہ "بہار اپنے شاندار ماضی اور عظیم ثقافت کے لیے نہ صرف ملک میں بلکہ عالمی سطح پر بھی ایک الگ پہچان رکھتا ہے۔آج ہمارا بہار انصاف کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور اپنی عوامی فلاحی اسکیموں اور پروگراموں سے قومی اور بین الاقوامی سطح پر ایک مثال قائم کررہا ہے۔"

جھارکھنڈ کے رانچی میں بند کا اثر نظر آیا

رانچی۔(یواین آئی) جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی میں سیرم ٹولی فلائی اوور کے ریمپ کے خلاف سرنا کمیٹی کی طرف سے آج بلائے گئے رانچی بند کا اثر رہا۔دارالحکومت رانچی میں صبح سے ہی بند کے حامی روایتی ہتھیاروں اور لاٹھیوں کے ساتھ سڑکوں پر نکل آئے، بند کے حامیوں نے تمام دکانیں بند کرنے پر مجبور کردیا۔اس کے ساتھ ہی شہر کے تمام داخلی راستوں اور چوراہوں پر حامیوں نے ٹائر جلا کر اور سڑکیں بلاک کرکے ٹریفک کو روک دیا۔بند کے حامیوں نے رتو روڈ، پسکا موڑ، سی ایم پی ڈی کے سامنے کانکے روڈ، کدرو چوک، لواڈیہ سمیت کئی مقامات پر رکاوٹیں لگا کر بلاک کردیا۔سرنا کمیٹی کے حامیوں نے کئی مقامات پر ٹائر جلا کر سڑکیں بند کردیں، اس دوران پورے شہر میں سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے گئے ہیں۔ان تمام مقامات کی ویڈیو گرافی کی گئی جہاں بند کے حامی جمع تھے۔

بی جے پی حکومت حد بندی کے ذریعے جنوبی ریاستوں کی نشستیں کم کرنا چاہتی ہے: ویرپا موئلی

ہبلی: کانگریس کے سینئر رہنما اور سابق وزیراعلیٰ ویرپا موئلی نے بی جے پی حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ حد بندی کے ذریعے جنوبی ہندوستان کی لوک سبھا نشستوں میں کمی کا منصوبہ بنارہی ہے۔انہوں نے کہا کہ جنوبی ریاستوں نے ہمیشہ مالیاتی نظم وضبط اور آبادی پر کنٹرول میں کامیابی حاصل کی ہے، مگر بی جے پی ان کے ساتھ ناانصافی کررہی ہے۔موئلی نے نیوز ایجنسی آئی اے این ایس سے بات کرتے ہوئے کہا، "بی جے پی حکومت کی منشا ہے کہ وہ نئی حد بندی کے ذریعے جنوبی ہندوستان کی نشستیں کم کرے۔وہ یہ دعویٰ تو کرتی ہے کہ نشستیں کم نہیں ہوں گی، لیکن شمالی ہندوستان میں نشستیں بڑھانے کی یقین دہانی بھی نہیں کررہی۔اگر شمالی ہندوستان میں نشستیں بڑھائی گئیں تو یہ جنوبی ریاستوں کے ساتھ دھوکہ ہوگا۔" انہوں نے مزید کہا کہ جنوبی ہندوستان نے ہمیشہ آبادی کنٹرول میں کامیابی حاصل کی ہے، جسے ملک کے لیے ایک نعمت سمجھا جانا چاہیے، نہ کہ جنوبی ریاستوں کے لیے سزا۔انہوں نے کہا کہ حد بندی صرف آبادی کی بنیاد پر نہیں کی جا سکتی۔ویرپا موئلی نے بی جے پی پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ ملک کو تقسیم کرنا چاہتی ہے۔انہوں نے کہا، "وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں حکومت کے کچھ اقدامات سے ملک تقسیم ہوسکتا ہے۔حد بندی کے معاملے میں کسی بھی ریاست کو لوک سبھا یا اسمبلی کی نشستوں کی تقسیم میں مایوسی محسوس نہیں ہونی چاہیے۔انہوں نے کانگریس کے اندرونی معاملات پر بھی رائے دی اور پارٹی رہنماؤں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی میں اقتدار کی تقسیم پر عوامی سطح پر بات نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ حکومت ایسی بحثوں سے عدم تحفظ کا شکار ہوجاتی ہے اور اپوزیشن اسے سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرتی ہے۔

موئلی نے کہا، اقتدار کی تقسیم کے مسئلے پر عوامی سطح پر بحث کرنے سے حکومت کو موقع ملتا ہے کہ وہ اپوزیشن کے خلاف اسے استعمال کرے۔ایسی صورتحال پیدا کرنا مناسب نہیں۔اس طرح کے اندرونی معاملات پر پارٹی کے اندر ہی گفتگو ہونی چاہیے۔انہوں نے کہا کہ پارٹی میں اقتدار کی تقسیم سے متعلق کوئی فیصلہ ہوا ہے یا نہیں، اس بارے میں انہیں علم نہیں، البتہ وہ اس پر پارٹی ہائی کمان سے بات کریں گے۔موئلی نے خبردار کیا کہ بی جے پی کی حد بندی پالیسی جنوبی ہندوستان کے مفادات کے خلاف ہے اور یہ ملک کو تقسیم کرنے کی سازش کا حصہ ہوسکتی ہے۔

بی جے پی لیڈر کے متنازع بیان کے بعد ترنمول کانگریس کا احتجاج

کلکتہ۔(یواین آئی) تنازع کے درمیان رہنے والے بی جے پی کے سابق ریاستی صدر دلیپ گھوش ایک بار پھر اپنے متنازع بیان کی وجہ سے سرخیوں میں ہے۔انہوں نے کہا تھا کہ اگر کوئی اس کے ساتھ سیاست کے نام پر بدتمیزی کرے گا تو وہ اس کے گھر میں گھس کر ماریں گے یا گھر سے چوراہے پر گھسیٹ کر ماریں گے۔ان کے اس بیان کے بعد ترنمول کانگریس کے کارکنان ان کے گھڑ کپور گھر کے باہر احتجاج کررہے ہیں۔ترنمول کانگریس کے کارکنان کا مطالبہ ہے کہ گھوش کو اپنا تبصرہ واپس لینا چاہیے۔سابق ممبر پارلیمنٹ کو سب کے سامنے معافی مانگنی چاہیے۔۔احتجاج کی قیادت ترنمول کانگریس کے مغربی مدنی پور ضلع کے نائب صدر دیباشیس چودھری نے کی وہیں دوسری طرف مظاہرے کی اطلاع ملتے ہی بی جے پی لیڈر اور کارکنان سابق ایم پی اور سابق ریاستی بی جے پی صدر کے گھر پہنچ گئے۔نعرے بازی اور جوابی نعروں سے وہاں کشیدہ صورتحال پیدا ہوگئی۔تاہم بی جے پی لیڈر اس وقت گھر پر نہیں ہیں۔دلیپ گھوش کھڑگپور میونسپلٹی کے وارڈ نمبر 6 میں ایک سڑک کا افتتاح کرنے گئے تھے۔ان کے خلاف مقامی لوگوں نے احتجاج کیا۔زیادہ تر خواتین احتجاج میں آگے تھیں۔انہوں نے سوال اٹھایا کہ سابق ممبر پارلیمنٹ سڑک کا افتتاح کیوں کررہے ہیں؟ بہت سے لوگوں نے یہ بھی شکایت کی کہ جب وہ ایم پی تھے تو انہیں علاقے میں نہیں دیکھا گیا۔ایک عورت نے دلیپ سے پوچھا، آپ اچانک سڑک کا افتتاح کرنے کیوں آگئے؟ آپ کو دوسرے وقت نظر نہیں آتے۔دلیپ نے جواب دیا کہ میں نے پیسے دیے۔کسی کے باپ کے پیسے نہیں۔خاتون نے سابق رکن پارلیمنٹ کے تبصروں پر احتجاج کیا۔اس نے کہا باپ کی بات کیوں کررہے ہو؟ سابق رکن پارلیمنٹ نے اپنی آواز میں زور دیتے ہوئے کہا کہ میں چودہ لوگوں کو اٹھاؤں گا۔جب ہنگامہ شروع ہوا تو دلیپ نے تبصرہ کیا، تم بہت زیادہ شرارت کررہے ہو، میں نے تمہیں پیسے دیے ہیں، میں بھکاری پارٹی نہیں ہوں، میں شور نہیں کروں گا، میں تمہیں خاموش کردوں گا۔بی جے پی لیڈر کے تبصرے کے بعد ضلع کے سیاسی حلقوں میں کھلبلی مچ گئی۔ترنمول کی طرف سے بتایا گیا کہ اگر دلیپ معافی نہیں مانگتے ہیں تو ان کے کارکن جہاں بھی جائیں گے احتجاج کریں گے۔

لوک سبھا کی اضافی نشستیں الاٹ کی جانی چاہئیں: ایس اے ڈی

چنئی/ چنڈی گڑھ۔(یواین آئی) شرومنی اکالی دل (ایس اے ڈی) نے ہفتہ کو مطالبہ کیا کہ 1971 کی مردم شماری کے مطابق آبادی کا حوالہ منجمد کردیا جائے اور قومی آبادی میں اضافے کی شرح کی بنیاد پر تمام ریاستوں کو لوک سبھا کی اضافی نشستیں مختص کی جائیں تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ آبادی پر قابو پانے کی کوششوں میں تعاون کرنے والی ریاستوں کو نقصان نہ پہنچے۔چنئی میں تمل ناڈو کے وزیراعلیٰ اور ڈی ایم کے کے سربراہ ایم کے اسٹالن کی طرف سے منعقدہ وفاقیت اور حد بندی پر ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایس اے ڈی کے ورکنگ صدر بلوندر سنگھ بھنڈر نے بھی وکالت کی کہ چونکہ راجیہ سبھا ریاستوں کی نمائندگی کرتی ہے، اس لیے ہر ریاست کو ایوان بالا میں مساوی نشستیں ملنی چاہئیں۔ایس اے ڈی کے ورکنگ پریذیڈنٹ نے، جو پارٹی کے سینئر لیڈر ڈاکٹر دلجیت سنگھ چیمہ کے ساتھ کانفرنس میں موجود تھے، کہا کہ حد بندی کے عمل کے دوران ان ریاستوں پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے جنہوں نے قومی آبادی کی پالیسی کے مطابق اپنی آبادی کو کامیابی سے کنٹرول کیا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ "ان ریاستوں کو سزا کے بجائے انعام دیا جانا چاہیے۔جنوبی ریاستوں کی طرح پنجاب نے بھی آبادی پر کنٹرول کو موثر طریقے سے برقرار رکھا ہے حالانکہ اس کی آبادی اب متبادل کی سطح سے نیچے ہے، انہیں محروم نہیں کیا جانا چاہیے۔" اپنے خطاب میں مسٹر بھنڈر نے آنند پور صاحب کی قرارداد پر بھی بات کی، جو 1978 میں لدھیانہ میں اکالی کانفرنس میں دہرائی گئی تھی۔انہوں نے کہا کہ قرارداد میں مرکزی اور ریاستی تعلقات کو حقیقی وفاقی اصولوں کے مطابق نئے سرے سے متعین کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

سابق صدر شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی پروفیسر نجمہ رحمانی کا انتقال

نئی دہلی۔سابق ڈین فیکلٹی آف آرٹس اور سابق صدر شعبہ اردو دہلی یونیورسٹی پروفیسر نجمہ رحمانی کا آج اپنی رہائش گاہ پر صبح کینسر کے موذی مرض کے سبب انتقال ہوگیا۔ان کی عمر تقریبا 60 برس تھی۔نماز جنازہ جامعہ نگر کی مسجد خلیل اللہ میں ادا کی جائے گی۔پروفیسر نجمہ رحمانی کے بڑے بھائی ڈاکٹر تسلیم رحمانی کے مطابق وہ کافی عرصے سے کینسر جیسے موذی مرض سے نبرد آزما تھیں اور کل ہی اسپتال سے گھر آئی تھیں۔انہوں نے بتایا کہ پروفیسر نجمہ رحمانی نے آج 22 مارچ کو صبح ساڑھے نو بجے آخری سانس لی۔ان کی میت دہلی یونیورسٹی سے بٹلہ ہاؤس لے جائے گی جہاں بعد نماز عصر مسجد خلیل اللہ میں نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ان کے انتقال پر اردو حلقوں میں رنج وغم کی لہر دوڑ گئی۔پروفیسر نجمہ رحمانی اردو دنیا کی ایک معتبر، علمی اور ادبی شخصیت تھیں۔انھوں نے اپنی پوری زندگی اردو زبان وادب کے فروغ کے لیے وقف کردی تھی۔ان کی علمی بصیرت، تحقیقی گہرائی اور تنقیدی شعور اردو ادب کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہے۔

اردو اکادمی، دہلی کے سکریٹری محمد احسن عابد نے دہلی یونیورسٹی کی سابق ڈین، فیکلٹی آف آرٹس اور سابق صدر شعبہ اردو پروفیسر نجمہ رحمانی کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اردو دنیا کی ایک معتبر، علمی اور ادبی شخصیت تھیں۔انھوں نے اپنی پوری زندگی اردو زبان و ادب کے فروغ کے لیے وقف کردی تھی۔ان کی علمی بصیرت، تحقیقی گہرائی اور تنقیدی شعور اردو ادب کے لیے ایک قیمتی اثاثہ ہے۔انہوں نے کہا کہ پروفیسر نجمہ رحمانی کا تعلق اردو اکادمی، دہلی سے زمانہ طالب علمی ہی سے رہا ہے۔وہ ابتدا میں ایک سرگرم طالبہ کی حیثیت سے اکادمی کی علمی و ادبی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہی تھیں اور بعد میں ایک استاد، محقق اور ادبی رہنما کے طور پر اکادمی کے مختلف پروگراموں میں شریک ہوا کرتی تھیں۔

مہاراشٹر کے سرکاری اسکولوں میں سی بی ایس ای پیٹرن کے نفاذ پر سپریا سولے کا احتجاج

حکومت سے پوچھے سخت سوالات، حکومت ایک طرف مراٹھی زبان کو فروغ دینے کی بات کرتی ہے اور دوسری طرف سی بی ایس ای نافذ کرکے مراٹھی کے ساتھ ناانصافی کررہی ہے

ممبئی: مہاراشٹر کے سرکاری اسکولوں میں سی بی ایس ای پیٹرن نافذ کرنے کے فیصلے پر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار گروپ) کی رہنما اور رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے شدید اعتراض کیا ہے۔انہوں نے ریاست کے وزیر تعلیم دادا بھوسے کو خط لکھ کر سوال کیا ہے کہ اس فیصلے کے بعد ایس ایس سی بورڈ کا مستقبل کیا ہوگا اور کیا حکومت کے پاس اس تبدیلی کو لاگو کرنے کے لیے درکار بنیادی ڈھانچہ موجود ہے؟ سپریا سولے نے کہا، "میں خود ایس ایس سی بورڈ سے پڑھی ہوں، تو اس میں کیا خامی ہے؟ سی بی ایس ای بھی رہے لیکن ایس ایس سی کو ختم کرنا مناسب نہیں۔حکومت ایک طرف مراٹھی زبان کو فروغ دینے کی بات کرتی ہے اور دوسری طرف سی بی ایس ای نافذ کرکے مراٹھی کے ساتھ ناانصافی کررہی ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ریاست کے مراٹھی اسکولوں کا مستقبل خطرے میں پڑ جائے گا اور حکومت کو پہلے اس فیصلے کو نافذ کرنے کے لیے وسائل کا جائزہ لینا چاہیے۔سپریا سولے نے مہاراشٹر میں کسانوں اور اساتذہ کی خودکشیوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کو ان مسائل پر توجہ دینی چاہیے۔سپریا سولے نے ایئر انڈیا کی پروازیں وقت پر نہ اڑنے پر بھی ناراضگی کا اظہار کیا اور اس سلسلے میں مرکزی وزیر ہوابازی سے شکایت کی۔انہوں نے کہا، "ایئر انڈیا کی پروازیں وقت پر نہیں چلتی ہیں، جس سے بزرگوں اور بچوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔کل (جمعہ کو) میری پرواز دوبارہ لیٹ ہوئی۔بزرگوں کو وقت پر دوا دینی ہوتی ہے اور بچے بھوک کی شکایت کرتے ہیں لیکن فلائٹ وقت پر نہیں پہنچتی۔" انہوں نے فلائٹ ٹریکر کی تکنیکی خامی پر بھی سوال اٹھایا۔سولے نے کہا، "میری فلائٹ تاخیر کا شکار تھی لیکن میرے شوہر نے ٹریکر پر دیکھا کہ فلائٹ ہوا میں تھی۔اگر میں واقعی فضا میں ہوتی تو اپنے شوہر کو میسج کیسے کرسکتی تھی؟" سپریا سولے نے مطالبہ کیا کہ ایئر انڈیا کو وقت کی پابندی پر عمل کرنا چاہیے اور مسافروں کو بہتر خدمات فراہم کرنی چاہیے۔انہوں نے کہا، "ہمیں سات ستارہ سروس نہیں چاہیے، بس فلائٹ وقت پر چلے۔"

خدابخش لائبریری نے داناپور کینٹ کی نمائش میں شرکت کی

پٹنہ۔(یواین آئی) بہار رجمنٹل سنٹر، داناپور کینٹ نے بہار اور چھوٹا ناگپور کے فوجی ورثے اور ثقافت پر ایک دو روزہ سیمینار اور نمائش کا اہتمام کیا، جس میں بہار کے ورثے اور ثقافت سے متعلق کتابیں اور تصویریں دکھائی گئیں۔خدابخش لائبریری کا شمار دنیا کی بڑی لائبریریوں میں ہوتا ہے اور اپنے نایاب ذخیرے کی وجہ سے علمی دنیا میں ایک خاص مقام رکھتی ہے۔یہاں بہار کے فوجی ورثے اور ثقافت سے متعلق معلومات کا ایک اچھا ذخیرہ بھی ہے۔بہار رجمنٹل سنٹر، داناپور کینٹ کی دعوت پر خدابخش لائبریری نے اس دو روزہ نمائش میں شرکت کی اور بہار کے فوجی ورثے اور ثقافت پر مبنی کتابیں اور تصاویر آویزاں کیں۔تاریخ خندانے تیموریہ اس لائبریری کا ایک اہم مخطوطہ ہے جسے مرکزی حکومت نے قومی اہمیت کا مخطوطہ قرار دیا ہے۔اس میں ایک سو بارہ پینٹنگز ہیں جو اس کی نفاست اور فن کاری کا زندہ ثبوت ہیں اور ہندوستانی مصوری کا بہترین نمونہ ہیں، ان کی کچھ پینٹنگز آویزاں کی گئیں۔اس کے علاوہ 1857 کی بغاوت اور ویر کنور سنگھ کی تصاویر بھی نمائش میں رکھی گئی تھیں۔پینٹنگز کے ساتھ ساتھ بہار کے ورثے اور ثقافت پر مبنی سو سے زیادہ ہندی، اردو اور انگریزی کتابوں کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا، یہ کتابیں اپنے موضوع پر بہت اہم ہیں اور بہار کی ثقافت اور ثقافت کو خوبصورتی سے پیش کرتی ہیں۔

مہاراشٹرا اسمبلی میں گٹکے کے معاملے پر زوردار ہنگامہ

ممبئی۔(یواین آئی) مہاراشٹرا اسمبلی میں گٹکے کے معاملے پر شدید ہنگامہ ہوا جب کانگریس کے سینئر ایم ایل اے وجے وڈیٹیوار نے دعویٰ کیا کہ گٹکا بڑی مقدار میں گجرات سے مہاراشٹر میں آتا ہے۔انہوں نے کہا کہ گٹکے کے استعمال سے کئی افراد ہلاک ہو چکے ہیں، اور اگر حکومت گٹکا اسمگل کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی نہیں کرسکتی، تو پھر اس پر سے پابندی ختم کردی جائے۔ان کے اس بیان پر ایوان میں شور شرابہ شروع ہوگیا۔بی جے پی ایم ایل اے امیت ساٹم نے سوال اٹھایا کہ کیا کانگریس لیڈر گٹکا تاجروں کی حمایت کررہے ہیں؟ ارکان کے سوالات کے جواب میں ریاستی وزیر داخلہ یوگیش کدم نے واضح کیا کہ حکومت گٹکے کے تاجروں کی کسی بھی صورت حمایت نہیں کرے گی اور ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں چاندیولی کے ایم ایل اے دلیپ لانڈے نے حکومت کی توجہ پوائی، گھاٹ کوپر اور ساکی ناکا میں منشیات اور گٹکے کی فروخت کی طرف مبذول کرائی تھی۔لانڈے نے کہا کہ ہیرانندانی کیمپس میں تین کالج ہیں، جہاں رات تین بجے تک چائے کے ہوٹل کھلے رہتے ہیں۔انہوں نے الزام لگایا کہ کاجو پاڑا میں ایک دکاندار کھلے عام اسکول اور کالج کے طلبہ کو منشیات فروخت کررہا ہے۔اس پر وزیر داخلہ یوگیش کدم نے یقین دہانی کرائی کہ اس دکاندار کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔یوگیش کدم نے مزید کہا کہ فہیم خان نامی شخص کو پولیس نے ملک بدر کیا تھا، لیکن عدالت نے اس فیصلے کو منسوخ کردیا۔انہوں نے بتایا کہ ساکی ناکا پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے لکھنؤ کی ایک فیکٹری پر چھاپہ مارا اور 10 کروڑ روپے مالیت کی منشیات ضبط کی۔حال ہی میں کابینہ کے اجلاس میں اینٹی نارکوٹکس ٹاسک فورس بنانے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔بحث کے دوران وجے وڈیٹیوار نے کہا کہ گٹکا مہاراشٹر میں گجرات کے راستے سے سپلائی کیا جاتا ہے اور اس پر پابندی کی وجہ سے ریاست کو ریونیو کا نقصان ہورہا ہے۔اگر گٹکے پر پابندی ہٹا دی جائے تو ریاست کو 10 ہزار کروڑ روپے کی آمدنی ہوسکتی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اگر پولیس سخت اقدامات کرے تو گٹکے کی فروخت کو مکمل طور پر روکا جاسکتا ہے، لیکن فی الحال یہ بڑی تعداد میں دستیاب ہے۔انہوں نے حکومت کو چیلنج دیا کہ یا تو گٹکے پر مکمل پابندی کو یقینی بنایا جائے یا پھر اس پر لگی پابندی کو ختم کردیا جائے۔بحث میں کانگریس کے ایم ایل اے اسلم شیخ، بی جے پی کے امیت ساٹم اور دیگر ارکان نے بھی حصہ لیا۔

ہندی کے شاعر اور ناول نگار ونود کمار شکلا کو گیان پیٹھ ایوارڈ دینے کا اعلان

نئی دہلی۔(یواین آئی) ہندی کے مشہور شاعر اور معروف کہانی کار ونود کمار شکلا کو 59 ویں گیان پیٹھ ایوارڈ سے نوازے جانے کا آج اعلان کیا گیا۔مشہور ناول "نوکروں کی قمیض" اور شعری مجموعہ "وہ آدمی چلا گیا گرم کوٹ پہن کر وچار کی طرح" جیسی ناول کے 88 سالہ مصنف مسٹر شکلا کو ان کی زندگی بھر کی تحریر کے لیے دیا جارہا ہے۔گیان پیٹھ سلیکشن کمیٹی کی میٹنگ کے بعد جاری کردہ ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ اس ایوارڈ کے تحت مسٹر شکلا کو 11 لاکھ روپے کی نقد رقم، یادگار، توصیفی سند اور واگ دیوی کا مجسمہ دیا جائے گا۔رائے پور، چھتیس گڑھ کے ایگریکلچر کالج سے ریٹائر ہونے والے مسٹر شکلا کو ان کے دوسرے ناول دیوار میں کھڑکی رہا کرتی تھی کے لیے 1999 میں ساہتیہ اکادمی ایوارڈ سے بھی نوازا گیا ہے۔وہ ساہتیہ اکادمی کے محقق بھی ہیں۔مسٹر شکلا نے ستر کی دہائی میں اپنے تحریری کیریئر کا آغاز کیا اور ہندی میں اپنے پہلے شعری مجموعہ "وہ آدمی چلا گیا گرم کوٹ پہن کر وچار کی طرح" سے مشہور ہوئے۔

مہاراشٹر حکومت ناگپور تشدد کے لیے ذمہ دار: ایم پی ڈمپل یادو

مین پوری: 22مارچ(پی این ایس) ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ اینڈ مانیٹرنگ کمیٹی (دیشا) کی میٹنگ میں شرکت کے لیے آئیں رکن پارلمنٹ ڈمپل یادو نے بی جے پی حکومت پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر حکومت ناگپور تشدد کے لئے پوری طرح ذمہ دار ہے۔ اتر پردیش میں بھی ماحول خراب ہے۔ خواتین کو تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ مین پوری کی ایم پی ڈمپل نے کہا کہ ترقی کی بات پوری طرح پیچھے چلی گئی ہے۔ اشتعال انگیزی کی سیاست شروع ہوچکی ہے۔ جو لوگ آپس میں لڑائی بھڑکانے کے ہتھکنڈے اپنا رہے ہیں وہ نہیں چاہتے کہ ملک میں امن قائم ہو اور ملک ترقی کرے۔ عوام کو آئین کی طرف سے دیے گئے حقوق کو استعمال کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیے۔ سماج وادی پارٹی عوام کی جنگ لڑے گی۔ ایس پی ایم پی ضیاء الرحمان کے گھر کو مسمار کرنے کے بارے میں انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت لوگوں کی نشاندہی کر کے ہراساں کرسکتی ہے۔ لیکن، وہ اپنے منصوبوں میں کامیاب نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ عوام جانتی ہے کہ اتر پردیش کا ماحول خراب کرنے کے لیے کیا کیا جارہا ہے۔ اس سے پہلے انہوں نے کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں عہدیداروں کے ساتھ درشتی میٹنگ کی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ بجلی صارفین کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے، بجلی کے بلنگ سسٹم کو بہتر کیا جائے، ہائی ٹینشن بجلی سے ہونے والے حادثات کو روکا جائے، بجلی کے کھمبوں میں کرنٹ کا مسئلہ، ڈھیلی تاروں کو ترجیحی بنیادوں پر ٹھیک کیا جائے۔ شہری یا دیہی علاقوں میں کوئی بھی شخص کھلے میں رفع حاجت نہ کرے، میٹنگ میں ایم ایل اے، ممبر قانون ساز کونسل اور دیگر عوامی نمائندوں اور کمیٹی ممبران نے ہائی ٹینشن لائنس، بجلی کے کھمبوں میں بجلی کا کرنٹ، ڈھیلے بجلی کے تاروں کی مرمت کے ساتھ ساتھ بجلی کے کنکشن منظور کرنے، سڑکوں کی پائپ لائنوں کی مرمت اور جی سی سی کے نظام کو بہتر کرنے کا مطالبہ کیا۔ ڈی ایم انجنی کمار سنگھ نے رکن اسمبلی کو یقین دلایا کہ عوامی نمائندوں کی جانب سے دی گئی قیمتی رہنمائی اور تجاویز پر فوری کارروائی کی جائے گی۔ چلائی جارہی اسکیموں کے فائدے آخری شخص تک بغیر کسی دقت کے پہنچیں گے۔ ایم ایل اے بھوگاؤں رام نریش اگنی ہوتری، ایم ایل اے کرہل تیج پرتاپ یادو، ایم ایل اے کشنی انجینئر برجیش کٹھیریا، ممبر قانون ساز کونسل ڈاکٹر آکاش اگروال، مکل یادو، کمیٹی ممبران، دیگر عوامی نمائندوں کے علاوہ پولیس سپرنٹنڈنٹ گنیش پرساد شاہ، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رام جی مشرا، ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ راہول گاؤں میں روزانہ کی میٹنگ میں موجود تھے۔ اور صفائی کرو. صفائی کا کوئی کارکن کسی دفتر سے وابستہ نہ ہو۔ کاشتکاروں کو یوریا، ڈی اے پی اور آبپاشی کے لیے پانی کی بروقت فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ کسانوں کی پیداوار کو مقررہ ایم ایس پی پر خریداری مراکز سے آسانی سے خریدا جانا چاہیے جو حادثاتی موت یا آوارہ جانوروں کے حملے میں مرنے والے افراد کے لواحقین کو کسانوں کے حادثے کی انشورنس کے تحت فوائد فراہم کیے جائیں۔ جن دیہاتوں میں جل جیون مشن کے تحت کام مکمل کیا گیا ہے، ان گاؤں کی سڑکوں اور سی سی سڑکوں کی مرمت ترجیحی بنیادوں پر کی جائے۔

الحاج ماسٹر ساغر حسینی املوی اور الحاج ماسٹر قیصر رضا املوی کو حج انسپکٹر منتخب ہونے پر مبارکباد

املو مبارکپور ،اعظم گڑھ۔ نہایت مسرت و شادمانی کے ساتھ سنی گئی یہ خبر کہ الحاج ماسٹر ساغر حسینی املوی ابن الحاج مولانا ابن حسن املوی واعظ کربلائی بانی و سرپرست حسن اسلامک ریسرچ سینٹر املو اس سال بھی حج کمیٹی آف انڈیا کے ذریعہ حج انسپکٹر (SHI) منتخب ہوئے ہیں۔ موصوف ان شاءاللہ مسلسل تیسری بار حج کی سعادت حاصل کریں گے، الحاج ماسٹر ساغر حسینی املوی ان کے خانوادہ بلکہ املو مبارکپور، ضلع اعظم گڑھ اور اطراف کے علاقوں کے لئے یہ امر نہایت عزت وسعادت اور فضل و شرف کا باعث ہے۔ اہل بیت علیہم السلام کے صدقے میں ماسٹر ساغر حسینی کو یہ اعزا حاصل ہے کہ خود حاجی ہیں، والد حاجی ہیں، دادا مرحوم حاجی تھے، پردادا مرحوم بھی حاجی تھے۔ واضح ہو کہ ماسٹر ساغر حسینی نے ۲۰۲۳ء میں خود اپنا واجب حج ادا کیا تھا۔ پھر ۲۰۲۴ء میں اتر پردیش اسٹیٹ حج کمیٹی کے ذریعہ براہ قرعہ اندازی" خادم الحجاج "منتخب ہوئے تھے۔ اور اس سال "اسٹیٹ حج انسپکٹر" کی حیثیت سے منتخب ہوئے ہیں۔

حج کمیٹی آف انڈیا کے سرکلر کے مطابق حج انسپکٹر کے عہدے کے امیدواروں کے لئے سرکاری اداروں میں گریجویٹ ڈگری اور باقاعدہ ملازم ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اسمارٹ فون اور انٹرنیٹ کے استعمال میں ماہر ہونا چاہیے ۔مرکزی حج کمیٹی آف انڈیا کی نئی وضع کردہ حج پالیسی کے بعد اب "خادم الحجاج" کے عہدے کو "اسٹیٹ حج انسپکٹر" سے تبدیل کردیا گیا ہے۔ اس سال "حج انسپکٹروں" کے انتخاب کا طریقہ بھی بدل دیا گیا ہے۔ "حج انسپکٹروں" کا انتخاب قرعہ اندازی کے بجائے کمپیوٹر پر مبنی امتحان اور انٹرویو کے ذریعے کیا گیا ہے۔ اور ۱۵۰ عازمین حج پر ایک "حج انسپکٹر" کو روانہ کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

خوش نصیب ہیں محمود پورہ املو، مبارکپور کے رہنے والے الحاج ماسٹر ساغر حسینی ابن الحاج مولانا ابن حسن اور الحاج ماسٹر قیصر رضا ابن حاجی ابن حسن اس سال دونوں حضرات حج انسپکٹر منتخب ہوئے ہیں جنھوں نے اپنے خانوادہ، وطن اور ضلع کا نام روشن کیا ہے۔ اس کی جانکاری گزشتہ روز ریاستی حج کمیٹی لکھنؤ سے موبائل میسج کے ذریعہ موصول ہوئی ۔اس کامیابی پر الحاج ماسٹر ساغر حسینی اور الحاج ماسٹر قیصر رضا کو مبارکباد دینے والوں میں مولانا رضی حیدر رضوی الہ آباد، مولانا سیف عباس نقوی لکھنؤ، پروفیسر احتشام عباس حیدری جے پور راجستھان، ڈاکٹر کلیم اصغر ہیڈ ڈیپارٹمنٹ آف اردو و فارسی دہلی یونیورسٹی۔ ماسٹر امتیاز انصاری احمد آباد گجرات، ماسٹر مزمل انصاری املو، ماسٹر شاہد انصاری املو، ماسٹر کلیم انصاری املو، الحاج ماسٹر امیر حیدر کربلائی، الحاج اعجاز حیدر کربلائی۔ مولانا شمیم حیدر ناصری معروفی، ماسٹر شجاعت علی املو، ڈاکٹر جون ایلیا لکھنؤ، مولانا ناظم علی خیرآبادی، مولانا شمشیر علی مختاری کوپاگنج، مولانا سرکار محمد کوپاگنجی مقیم حال فرانس، کرار علی کوپاگنج، مولانا کرار اطہری مبارکپور، مولانا کاظم علی بڑا گاؤں گھوسی، غیرہ شامل ہیں۔

روزہ سے انسان کے اندر صبر واستقامت کی قوت پیدا ہوتی ہے۔حاجی نسیم خاں

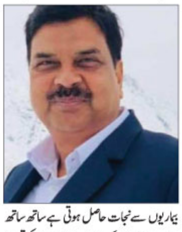

امروہہ۔ اہلِ ایمان واسلام پر اُن کے خالق و مالک کی طرف سے جتنی بھی عبادات فرض کی گئی ہیں وہ تمام کی تمام فوز وفلاح اور نجاتِ اُخروی ہونے کے ساتھ کسی نہ کسی اعتبار سے انسان کی روحانی تسکین کے ساتھ اُس کی جسمانی ساخت کی نمو کے فروغ میں بھی زبردست معاون ثابت ہوتی ہیں۔ روزہ کی اہمیت اور ماہ مبارک رمضان کی فضیلت پر اظہارِ خیال پیش کرتے ہوئے مسلم کمیٹی امروہہ کے سابق صدر اور صدر ادارہ نشریات امروہہ وشہر امروہہ کی نہایت ہی فعال شخصیت حاجی نسیم احمد خان نے کہا ہے کہ رمضان اللہ کی طرف سے اہل ایمان کے لیے کسی انعام سے کم نہیں ہے، ہمیں اس ماہ مبارک کریم میں جتنی بھی ممکن ہو اُتنی عبادت الٰہی کرنی چاہیے۔ اس سلسلہ میں اُنہوں نے مزید کہا کہ روزہ رکھنا جہاں ایک عظیم فرض کی ادائیگی ہے وہی روزہ سے انسانی جسم کو ہزاروں بیماریوں سے نجات حاصل ہوتی ہے ساتھ ساتھ روزہ سے انسان کے اندر صبر واستقامت کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ صبر و استقامت کامیابی کا سرچشمہ اور مشکلات پر غلبہ کا راز ہیں۔ زندگی میں بیشتر ایسے واقعات پیش آتے ہیں، جن میں انسان جذبات سے مغلوب ہوجاتا ہے۔ ماہ رمضان المبارک کا ایک فیض یہ بھی ہے کہ اس ماہ میں انسان کے اندر صبر اور استقامت پیدا ہوجاتی ہے انسان غصہ سے دور ہوجاتا ہے۔ حاجی نسیم احمد خان نے نامہ نگار سے بات کرتے ہوئے کہا کہ یہ ماہ مبارک کریم ہمیں مختلف طرح سے متعدد برائیوں سے دور کرتا ہے اور نیک اعمال سے قربت حاصل کراتا ہے۔ یقینی طور پر اگر اس ماہ مبارک میں کیے گئے نیک اعمال کو ہم بقیہ گیارہ ماہ میں بھی اپنی زندگی کا حصہ بنا لیںتو ہم اپنی دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت کو بھی بہتر بنالینگے۔ حاجی نسیم احمد خان نے مزید کہا کہ اس ماہ مبارک میں ہم سب ہی ایک دوسرے کی ترقی اور وطن کی خوشحالی کے لیے مل جل کر دعاء کرے خاص طور سے ہم ان لوگوں کو اپنی دعاؤں میں ضرور شامل کریں جنکو ہم سب کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ دعاؤں کے ساتھ ساتھ جہاں تک ممکن ہو ایسے لوگوں کو اپنی خوشیوں میں بھی شامل رکھے۔

پرائمری اسکول میں بغیر اجازت افطار پارٹی پر پرنسپل صاحبہ معطل، منتظمین کے خلاف معاملہ درج

بلند شہر: 22مارچ (پی این ایس) یوپی میں افطار پارٹی کا انعقاد بھی تنازع کے اسباب میں سے ایک ہوگیا ہے۔ ذرائع کے مطابق اتر پردیش کے شکارپور کے ایک سرکاری پرائمری سکول کے پرنسپل کو افطار کا اجتماع منعقد کرنے پر معطل کردیا گیا۔ معطلی تنازعہ کا باعث بنی ہے، عوام کی طرف سے تنقید کی جارہی ہے۔

17 مارچ کو افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا تھا جس کی ویڈیو تیزی سے وائرل ہوگئی تھی جس کے نتیجے میں پرنسپل عرفانہ نقوی کو معطل کردیا گیا۔ ویڈیو میں کئی مسلمانوں کو اسکول کے احاطے کے اندر افطار کی تقریب میں شرکت کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ الزام ہے کہ پرنسپل عرفانہ نے محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام سے افطار پارٹی رکھنے کی اجازت نہیں لی۔ ویڈیو وائرل ہونے کے فوراً بعد حکام نے ان کو معطل کردیا اور تقریب کے منتظمین کے خلاف مقدمہ درج کرلیا۔ اس فیصلے کے حق میں بات کرتے ہوئے، امن گپتا، شکارپور کے اسسٹنٹ بیسک شکشا ادھیکاری (ABSA) نے کہا، "سرکاری اسکولوں یا اداروں میں بغیر اجازت کے کوئی تقریب منعقد نہیں کی جاسکتی۔ پرنسپل عرفانہ نقوی نے بغیر کسی منظوری کے افطار اجتماع منعقد کرکے اس قانون کی خلاف ورزی کی اور اس کے نتیجے میں ان کی معطلی ہوئی"۔ اپوزیشن جماعتیں بھی اس معاملے میں حکومتی فیصلے کو تنقید کا نشانہ بنانے کے لیے آگے آئی ہیں۔ سماج وادی پارٹی کے مقامی لیڈروں میں سے ایک نے تبصرہ کیا، "یہ آج اتر پردیش میں موجود دوہرے معیار کی واضح مثال ہے۔ اگر یہ اجتماع سنگین خلاف ورزی تھا، تو ہم سرکاری اداروں میں دوسرے مذاہب کے مذہبی تقاریب کا انعقاد کرنے والوں کے خلاف ایسی کارروائیاں کیوں نہیں دیکھ رہے؟" نقوی کی معطلی کے بعد، سوشل میڈیا صارفین، کارکنوں اور بااثر شخصیات نے حکومت کی کارروائی پر تنقید کی۔ جب کہ متعدد ہندو دائیں بازو کے گروپوں نے معطلی کی تعریف کی، ناقدین نے نوٹ کیا کہ اتر پردیش میں مذہب پر عمل کرنے کی آزادی تقریباً ختم سی ہے۔ بہت سے لوگوں نے اپنے سوشل میڈیا ہینڈلز پر مسلمانوں کے خلاف بڑھتے ہوئے امتیازی سلوک پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ جب اس طرح کے اجتماعات کی بات آتی ہے تو یکساں نفاذ کا فقدان ہے۔

تعلیم کے بغیر کامیابی ممکن نہیں: ڈاکٹر ریاض الدین

مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں اب انگلش میڈیم کی سہولت بھی دستیاب: احمد سعید حرف، غریب اور یتیم طلبہ کو کتابیں فراہم کرانا میری ذمہ داری: عاقل راجہ

بارہ بنکی (ابو محمد انصاری) تعلیم اور تہذیب کا تعلق ایسے ہے جیسے جسم اور روح۔ اگر انسان کے پاس تعلیم نہیں ہے تو اس کے پاس تہذیب بھی نہیں ہوسکتی۔ مذکورہ خیالات کا اظہار مہمانِ خصوصی ڈاکٹر ریاض الدین، مینیجنگ ڈائریکٹر فاطمہ ہاسپٹل، فتح پور نے مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے رزلٹ کارڈ تقسیم پروگرام میں کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ تعلیم کے بغیر کوئی کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی، اس لیے تمام طلبہ کو محنت اور لگن سے پڑھنا چاہیے۔ پروگرام کی صدارت کر رہے مدرسہ کے صدر، محمد عاقل راجہ نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ کوئی بچہ تعلیم سے محروم نہ رہے، ہر فرد کو کوشش کرنی چاہیے کہ محلے کے بچوں کو مدرسہ یا اسکول میں داخل کرایا جائے۔ انہوں نے مزید کہا، مدرسہ عالیہ فرقانیہ کے غریب اور یتیم بچوں کو کتابیں فراہم کرانا میری ذمہ داری ہے۔ پروگرام کے سرپرست ایڈووکیٹ محمد اسلم نے بچوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جو طلبہ محنت سے تعلیم حاصل کرتے ہیں، ان کی کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ مدرسہ کے مینجر ایڈووکیٹ احمد سعید حرف نے بتایا کہ اب تک مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں بچے اردو اور ہندی میڈیم میں پڑھتے تھے، لیکن اب انگلش میڈیم کی سہولت بھی دستیاب کردی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بچوں کی معیاری تعلیم کے لیے بہتر اساتذہ، جدید کلاس رومز، اور کھیلوں کے سامان سمیت کئی سہولیات میں اضافہ کیا گیا ہے۔ پروگرام کی نظامت پرنسپل علی اشہد نے کی، جبکہ اس کا آغاز مدرسہ کے استاد حافظ محمد وقار کی تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا۔ مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں اپنے اپنے درجات

حضرت علی کی یوم شہادت پر تحصیل والی مسجد میں جلسہ

شہر کے دیگر مقامات پر بھی آراستہ کی گئی مجلس

امروہہ۔ تحصیل والی مسجد میں انتظامیہ کمیٹی کی جانب سے یوم شہادت حضرت علی پر جلسہ کا انعقاد کیا گیا جسکی صدارت پیش امام غلام مرتضیٰ نے کی نظامت حاجی خورشید انور نے انجام دی۔ تلاوت کلام الٰہی سے جلسہ کا آغاز حافظ شمیم امروہوی نے کیا۔ مہمان مقرر مہمان خصوصی مفتی نسیم احمد نے اپنی تقریر میں کہا کہ حضرت علی عبادات اور ریاضت میں مسلمانوں کے امام اور پیشوا تھے، اپنے مرتبے اور مرتبے کی وجہ سے عشرہ مبشرہ میں بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے لیے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ آپ بے نظیر شجاع اور بہت انصاف پسند رحمدل، صبر، شائستگی اور صبر کی دولت سے مالا مال تھیں ۔حضرت علیؓ نے دنیا کو حب الوطنی، امن اور ہم آہنگی کا پیغام دیا اور بتایا کہ اسلام قتل و گارت گری کے حق میں نہیں ہے۔ مولا علی کے فلسفہ حیات کی موجودہ دور میں مطابقت رکھتا ہے۔ 19 رمضان المبارک کی نماز فجر کے وقت ابن ملجم ملعون نے زہر آلود تلوار سے ان کے سر پر وار کیا۔ 21 رمضان المبارک 40 ہجری (29 جنوری 661ء) کو آپ نے جام شہادت نوش کیا۔ معروف شاعر زبیر ابن سیفی، پیش امام حافظ غلام مرتضیٰ، حافظ شمیم امروہوی، حافظ طاہر میاں نے نعتیہ اور منقبتی کلام پیش کیا۔ درود تاج کا ہدیہ حضرت ہادی عظیم جعفری نے پیش کیا۔ ملک اور قوم کی ترقی، خوشحالی، امن وسلامتی کے لیے صلوٰۃ و سلام کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر جلوس میں حاجی خورشید انور اور ہادی عظیم جعفری، سید اویس رضوی، صوفی نشاط، مشتاق احمد، سلیم رضوی، شمیم احمد ترک ایڈوکیٹ، وسیم احمد، اکرام حسین زیدی، وارث علی، شعیب خان، اسلم قریشی وغیرہ موجود تھے۔ کنوبر جلسہ حاجی خورشید انور، عبدالمجید خان اور شمیم احمد نے شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تبرک کی تقسیم کی۔ دوسری جانب شہر میں مجالس عزاء کا سلسلہ بھی جاری ہے جس میں حضرت علی کی تعلیمات کو مسلسل عام کیا جارہا ہے اور ان کے شہادت نامہ کو بھی پیش کیا جارہا ہے۔ شب گزشتہ اس سلسلے میں شہر کے محلہ شفاعت پوتہ میں حضرت مولانا ڈاکٹر احسن اختر سروش نے مجلس کو خطاب کیا جس کے بعد تابوت برامد ہوا اس دوران بہت بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے۔ اس جلوس میں انجمن بنی ہاشم نے نوحہ خوانی کی۔

مثنیٰ میاں المعروف بہ شہید راہ مدینہ کی پروقار شخصیت حسن اخلاق کا آئینہ: امام وخطیب ظفر رضوی

سہارنپور (احمد رضا) تحریر۔ ظفر الدین رضوی خطیب وامام رضا جامع مسجد نے ایک خاص گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ بائیس سال کے قریب ممبئی کی سرزمین پر ایک ایسی بابرکت شخصیت ہماری نگاہوں سے اوجھل ہوئی جس کی زندگی کا ہر لمحہ عشق رسول ﷺ میں ڈوبا ہوا تھا اس کی نگاہوں کے سامنے صرف اور صرف تبلیغ دین کو عشق ومحبت رسول ﷺ کی لڑی میں پرو کر عام کرنا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنی تمام تر جلوہ سامانیوں کے ساتھ عشق رسول ﷺ میں ڈوبا ہوا ایک ایسا مشن تیار کیا جس میں مخدوم جہانیاں جہاں گشت حضور مخدوم سمناں کچھوچھہ شریف انڈیا اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ساری بہاریں نظر آتی ہیں جس کی تابندگی و درخشندگی سے ممبئی و اطراف و جوانب کی سرزمین چمکنے لگی۔ دراصل اس شخصیت نے اپنے کردار وعمل، زہد وتقویٰ اور عشق رسول ﷺ کے ذریعے ممبئی، ممبرا اور اس کے اطراف واکناف کے مسلمانوں کو خوب فیضیاب کیا۔ آج بھی اس کے نام کا چرچا پورے آب وتاب کے ساتھ چہار سو ہورہا ہے!

آج میں اسی عظیم المرتبت شخصیت کی شان میں اپنے نازک قلم سے کچھ قلمبند کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی کوشش کرنے جارہا ہوں جس کے رخ زیبا کی زیارت میں نے اپنے ماتھے کی نگاہوں سے بارہا کیا ہے۔ اس کی خدمات جلیلہ کی اگر بات کروں تو ہندوستان کے اکثر حصوں میں متعدد مدارس دینیہ قائم کرکے امت مسلمہ کے نونہالوں کو علم دین مصطفیٰ ﷺ سے آراستہ وپیراستہ کرنے کا موقع فراہم کیا ہے۔ جس میں نمایاں نام جامعہ مدرسہ قادریہ چھوٹا سوناپور ممبئی دارالعلوم غریب نواز ممبرا مدرسہ کنیزان فاطمہ ممبرا دارالعلوم قادریہ اشرفیہ نانی دمن گجرات جامعہ اشرفیہ مظہر العلوم دھانے پور گونڈہ یوپی مدرسہ اشرفیہ بسکھاری امبیڈکر نگر دارالعلوم مخدوم سمنانی گورکھپور یوپی مدرسہ معینیہ اشرفیہ کوسہ ممبرا کے علاوہ اور بھی مدارس شامل ہیں یہ مدارس اس بات کی غمازی کرتے ہیں کہ حضور مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ اسلام کے نونہالوں کے تئیں کتنے ہمدرد وغمگسار تھے۔ آپ اکثر اپنی محفلوں میں یہ فرمایا کرتے تھے کہ میری تو یہی خواہش ہے کہ مسلمانوں کے ہر گلی محلے میں مدرسوں کا قیام کثرت سے ہو۔ تاکہ ہماری قوم کے بچے دین وسنیت کے قریب ہوں ویسے تو آپ ایک سرکاری ملازم تھے لیکن آپ کا دل ودماغ پوری طرح سے علوم دینیہ کو مسلمانوں کے گھروں تک پہنچانے میں لگا ہوا تھا

شہید راہ مدینہ عرف مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ کے اندر نمایاں خوبی مسلک اعلیٰ حضرت سے غایت درجہ محبت تھی۔ یقین جانیں کہ آپ رضوی و اشرفی کا سنگم کہلائے جاتے تھے۔ آپ نے اپنی پوری زندگی دین وسنیت اور رفاہی وفلاحی کاموں کے لئے وقف کررکھی تھی رفاہی وفلاحی کاموں کے لئے لوگ آپ کی مثالیں دینے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ آپ نے جو بھی کام کیا اس میں خلوص وللہیت کارفرما تھی آپ کا دل ودماغ ہمیشہ غریبوں ضرورت مندوں کی مدد کرنے میں لگا رہا یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آپ سے ملنے والے یہ بات کہنے پر مجبور ہوتے کہ ہم نے آج تک ایسا غمگسار رہنما اپنی آنکھوں سے دیکھا نہیں ہے ایسی انمول و بےمثال شخصیت پر جو کچھ بھی کہنے جارہا ہوں کہ حضور مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ کی حیات وخدمات پر کچھ لکھنے اور کہنے کی کوشش کی ہے۔ ویسے تو میری اپنی کوئی نہ علمی لیاقت ہے نا ہی قلم میں جولانی ہے۔ مگر اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جب کوئی عاشق اپنے ممدوح کے مذہبی، دینی و ملی ورفاہی وفلاحی وسماجی خدمات حسنہ کو محبت کی نگاہ سے دیکھتا اور پڑھتا ہے تو پھر اس کے عشق میں گم ہوجاتا ہے اور عالم یہ ہوتا ہے کہ اس کا ممدوح اپنے عاشق پر اپنی نگہ توجہات کی بارش کرنا شروع کردیتا ہے۔ مجھ جیسے کم علم نے یہ محسوس کیا کہ کیوں نہ اس عظیم پیشوا کی کچھ باتیں منظر عام پر لائی جائیں جس سے قلم و ہنر کی رعنائیاں مسکرانے لگیں۔ یہی وجہ ہے کہ مجھ جیسے کم علم نے اس عظیم ہستی کی حیات وخدمات پر قلم چلانے کی سعادت حاصل کرنے کی ادنیٰ سی کوشش کی ہے۔ میں نے اس ہستی کو اپنی آنکھوں سے بارہا دیکھا اور اکابرین سے سنا بھی ہے کہ شہید راہ مدینہ عرف مثنیٰ میاں نے ممبئ عظمیٰ کی سرزمین پر جو دینی مذہبی ملی مسلکی رفاہی وفلاحی کارنامہ سرانجام دیا بالخصوص اپنے اشرفی رنگ میں رہکر مسلک اعلیٰ حضرت کی نشرواشاعت جس انداز میں کی وہ سنہرے حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ اس شخصیت کو زمانہ پیر طریقت رہبر راہ شریعت عالم باعمل شہزادۂ غوث اعظم اولاد مخدوم سمناں حضرت الحاج الشاہ سید انوار اشرف اشرفی الجیلانی عرف مثنیٰ میاں علیہ الرحمہ بانی مدارس کثیرہ کے نام سے جانتا ہے۔ آپ کی پیدائش 1 / جولائی 1937 / بسکھاری کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر یوپی انڈیا میں ہوئی آپ نجیب الطرفین سید اور تارک السلطنت میر سید اوحدالدین اشرف جہانگیر سمنانی علیہ الرحمہ کے سجادہ نشین تھے۔ آپ کی تعلیم بہت ہی اعلیٰ معیار کی تھی آپ نے ایم آئے ڈی، بی، ایل، ایل ڈی آئی ایم آر ٹی MI,D,B,L,L,D,I,M,R,T کے ساتھ بورڈ الہ آباد یونیورسٹی سے عالم فاضل کی ڈگری حاصل کررکھی تھی۔ دراصل آپ ایک مقناطیسی شخصیت کے مالک تھے آپ کی باتوں میں بڑی گہرائی وگیرائی ہوتی تھی جو سامع کے دل ودماغ پر فوراً پیوست ہوجاتی کیونکہ اس قطب ربانی کے قول وفعل پر عشق رسول ﷺ کا پہرہ تھا اس کے شب وروز کی اگر بات کروں تو وہ آفتاب و ماہتاب کے مانند ظاہر وباہر تھے۔ وہ مرد قلندر جب بولتا تو لگتا جیسے ویرانے میں گلشن آباد ہوگیا ہو جس میں ہر طرف کلیاں چٹخنے لگتیں اور رنگ برنگے پھول کھل اٹھے ہوں۔ جب وہ مرد قلندر خاموش ہوتا تو لگتا جیسے کوئی اپنے وقت کا مجذوب کامل لوح محفوظ کا خط کشیدہ عبارتیں ملاحظہ کررہا ہو جب وہ مرد درویش بیٹھتا تو لگتا جیسے کوئی اپنے وقت کا غزالی دوراں، رشد وہدایت کا داعی برحق عظیم نقطہ داں ہر سوال کا جواب دینے بیٹھا ہو، وہ حلم وبردباری کا کوہ گراں جب اٹھتا تو لگتا جیسے کوئی اپنے وقت کا عظیم رہبر قوت استقلال کا سپہ سالار اعظم اٹھ رہا ہو، عزم واستقلال کا جبل شامخ جب چلتا تو لگتا جیسے کوئی اپنے وقت کا میر کارواں بایزید بسطامی جارہا ہو۔ ہم عصروں میں اس کی موجودگی اسلاف کا نمونہ جیسے تھی۔

روزہ داروں نے اللہ تعالی کی عبادت کر مانگی دعا

گورکھپور، 21واں روزہ ہفتہ کو مکمل ہوا، روزہ پہلے کے مقابل کچھ طویل ہو رہا ہے، جہنم سے آزادی کی طرف منسوب ماہ رمضان کا تیسرا عشرہ جاری ہے، ہر طرف رونقیں ہیں، مساجد اور گھروں میں عبادات کا سلسلہ جاری ہے، روزہ داروں کی عبادتوں میں کوئی کمی نہیں ہے، اعتکاف کرنے والے عبادت میں مشغول ہیں، روزہ دار پوری دنیا میں امن، ہم آہنگی اور بھائی چارے کی دعائیں کر رہے ہیں۔ حضرت علی کو شدت سے کیا گیا یاد امیر المومنین حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ کے یوم شہادت کے موقع پر 21 / رمضان المبارک کو چشتیہ مسجد بخشی پور میں اجتماعی طور پر قرآن خوانی اور دعا کے ذریعے عقیدت کا نذرانہ پیش کیا گیا، مرکزی مدینہ جامع مسجد، ریتی چوک اور مکتب اسلامیات ترکمان پور میں محفل ہوئی۔ مولانا محمود رضا قادری نے کہا کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے داماد اور مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت 21 / رمضان المبارک کو ہوئی، آپ اللہ تعالی کے آخری نبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے داماد ہیں، آپ دو جنتی نوجوانوں کے سردار حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما کے والد ہیں، خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کے شوہر ہیں، حضرت علی کا ذکر کرنا بھی عبادت میں شامل ہے۔ مفتی معراج احمد قادری نے کہا کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں، جس کا میں آقا علی بھی اس کے آقا ہیں، جس کا میں رہبر ہوں علی بھی اس کے رہبر ہیں، جس کا میں مددگار ہوں، علی بھی اس کے مددگار ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا مقام بہت بڑا ہے، ہمیں بھی حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے، تاکہ ہم دنیا وآخرت میں نفع پا سکیں۔ قاری محمد انس رضوی نے کہا کہ حضرت علی علم کا سمندر ہیں، وہ بہادری میں بے مثال ہیں، آپ کی عبادت، اطاعت، تقویٰ اور پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم وصحابہ کرام سے محبت کی مثال پیش کرنا بہت مشکل ہے۔ حافظ رحمت علی نظامی نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم میں قرآن کی آیات کا سب سے زیادہ جاننے والا ہوں، پیغمبر اسلام نے فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں، اب جو علم سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ باب علم سے داخل ہو، آخر میں درود وسلام پڑھنے کے بعد ملک میں امن وسلامتی کے لیے دعائیں مانگی گئیں، اس موقع پر نہال، منا، فیضان، حافظ شارق، حافظ غلام غوث، اسلم، عارف، طارق، فضیل، چاند وغیرہ موجود رہے۔ سیوئیں کی خریداری میں اضافہ ہوا ہے، بازار میں جوش وخروش ہے، بازار میں دن رات بھیڑ بھاڑ دکھائی دے رہی ہے، عید کے لیے اردو بازار، ریتی، گھنٹہ گھر، شاہ معروف، گولگھر، جعفرا بازار وغیرہ سج گئے ہیں، خریداری زوروں پر ہے، لوگ مذکورہ مقامات سے عید کی شاپنگ کرنا پسند کرتے ہیں، زیورات، کپڑے، برتن، چوڑیاں، ریڈی میڈ گارمنٹس، کراکری، جوتے، چپل، پلاسٹک اور دیگر دھات کے برتن، شیشے کے برتن، ٹوپیاں، پرفیوم، مصنوعی زیورات بازار میں دستیاب ہیں، کرتا پاجامہ، شرٹ پینٹ، شلوار سوٹ کے کپڑے بکثرت فروخت ہو رہے ہیں۔

انڈین بینک جسرانہ میں صارفین سے 60 لاکھ کی دھوکہ دہی، برانچ منیجر سمیت تین کے خلاف جانچ

فیروز آباد: 22مارچ (پی این ایس) انڈین بینک آف فیروز آباد کی جسرانہ برانچ کے بینک ملازمین نے 14 صارفین سے 60 لاکھ روپے سے زائد کی دھوکہ دہی کی۔ جمعہ کے روز صارفین نے دھوکہ دہی کا الزام لگاتے ہوئے بینک میں ہنگامہ کھڑا کردیا۔ صارفین کا الزام ہے کہ بینک ملازمین نے ان کے کھاتوں میں رقم جمع کرانے کے لیے ان سے رقم لی۔ واؤچر پر مہر لگا کر رسید دی۔ اکاؤنٹ میں ابھی تک رقم نہیں پہنچی۔ بینک میں ہنگامہ ہوا تو مقامی پولیس بھی پہنچ گئی۔ صارفین اور ملازمین سے بیانات لیے گئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ شکایت ملنے کے بعد کارروائی کی جائے گی۔ ساتھ ہی بینک حکام نے برانچ منیجر اور دو کلرکوں کا تبادلہ کر کے انکوائری شروع کردی ہے۔ پچھلے کئی دنوں سے کچھ صارفین نے انڈین بینک جسرانہ کے برانچ منیجر راگھویندر سنگھ کے خلاف بینک حکام سے شکایت درج کرائی تھی اور ان پر جمع شدہ رقم کو غبن کرنے کا الزام لگایا تھا۔ جمعہ کی صبح جب بینک کھلا تو بہت سے تاجر، کسان، عام لوگ اور خواتین بینک پہنچ گئے۔ صارفین نے الزام لگایا کہ ان کے کھاتوں سے رقم غائب ہورہی ہے۔ صارفین کے ساتھ تقریباً 60 لاکھ روپے کی دھوکہ دہی کا الزام ہے۔

اتر پردیش منریگا کی نگرانی میں مسلسل ملک میں سرفہرست

ایریا آفیسر موبائل ایپلیکیشن کے ذریعے معائنہ کیا جا رہا ہے

لکھنؤ: 21 مارچ۔ منریگا کے تحت کاموں کی نگرانی کے لیے ایریا آفیسر ایپ کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ ایریا آفیسر ایپ کے ذریعے، افسر کے معائنہ کے دورے کے دوران، کام کی جگہ کی تصاویر بروقت اپ لوڈ کی جاتی ہیں تاکہ منریگا کے تحت جاری کاموں کے معیار اور افادیت کو یقینی بنایا جا سکے۔ منریگا اسکیم کے تحت جاری کاموں کی نگرانی کے لیے حکومت ایریا آفیسر ایپ کے ذریعے معائنہ کر رہی ہے۔ مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (MGNREGA) کی درست نگرانی کو یقینی بنانے کے لیے محکمہ دیہی ترقی کے ذریعے جدید ترین ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس ایپ کے ذریعے منریگا اسکیموں کے ترقی یافتہ کاموں کے معیار اور شفافیت پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ عزت مآب نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور رہنمائی میں، ریاست منریگا کے تحت نہ صرف روزگار پیدا کرنے اور دیہی ترقی میں آگے ہے، بلکہ ایریا آفیسر ایپ کے ذریعے کاموں کے معائنہ میں یہ ملک بھر کی دیگر ریاستوں کے لیے ایک مثالی نمونہ بن رہی ہے۔ ریاست کے پروگرام افسران کی محنت رنگ لے رہی ہے؛ منریگا اسکیم کے تحت جاری کاموں کے معیار کو یقینی بنانے کے لیے، کام کی جگہوں پر مسلسل نگرانی کے لیے افسران کے ذریعے معائنہ کیا جاتا ہے۔ ایریا آفیسر 2.0 کی رپورٹ کے مطابق، ریاست اس وقت پروگرام افسران کے ذریعہ کئے گئے معائنے میں سب سے آگے ہے، اور اس نے ریاست کے مقرر کردہ ہدف سے زیادہ مقامات کا معائنہ کر کے کامیابی حاصل کی ہے۔

موجودہ مالی سال میں اب تک ریاست میں 1,85,622 معائنہ کیا گیا ہے، جس نے 1,49,220 کے ہدف کو عبور کیا ہے۔ پروگرام افسروں کے ذریعہ منریگا کے کاموں کے معائنہ کے معاملے میں، ٹی ایم وی 2.0 پر ظاہر کی گئی رپورٹ کے مطابق، اس سال 20.03.2025 تک، سب سے اوپر 5 ریاستوں میں، 1,85,622، جھارکھنڈ میں 1,35,422، آندھرا پردیش میں 1269,495,4936 . محکمہ دیہی ترقی کی مہتوا کانکشی اسکیم منریگا کے تحت جاری کاموں کی سخت نگرانی اور شفافیت کے لیے معائنہ کے کام پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ ایریا آفیسر ایپ کے ذریعے، منریگا کے کاموں کے معیار اور افادیت کو جانچنے کے لیے معائنہ کے دورے کے دوران ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر اور پروگرام آفیسر کے ذریعہ کام کی جگہ کی تصاویر اپ لوڈ کی جاتی ہیں۔ پروگرام آفیسرز کے ذریعہ کیا گیا معائنہ: موجودہ مالی سال 25-2024 میں، کام کی جگہوں کے معائنہ کا کام ہدف کے مطابق بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر / پروگرام آفیسر کے ذریعہ تیزی سے کیا جا رہا ہے۔ سال 25-2024 کے ہدف کے مقابلے میں یکم اپریل 2024 سے اب تک 1,85,622 معائنہ کیا گیا ہے۔ ایریا آفیسر ایپ کے ذریعے منریگا اسکیموں کی نگرانی کو مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ اس ایپ کے ذریعے معائنہ کے دوران اہلکار کام کی جگہوں کی تصاویر اور دیگر ضروری تفصیلات اپ لوڈ کرتے ہیں۔ یہ اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ اسکیموں کے تحت کئے جانے والے کام وقت پر اور مقررہ معیارات کے مطابق مکمل ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے دیہی علاقوں میں شفافیت اور کام کے معیار کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ یہ اسکیم دیہی علاقوں میں روزگار پیدا کرنے کا اہم ذریعہ ہے، اس اسکیم کے تحت مختلف قسم کے ترقیاتی کام جیسے تالاب کی تعمیر، کھیل کا میدان، اوپن جم، آنگن واڑی سنٹر، اناپورنا بھون وغیرہ جاری ہیں۔ ایریا آفیسر ایپ ان کاموں کی باقاعدہ نگرانی کے لیے ایک انقلابی اقدام ثابت ہو رہی ہے۔ کمشنر، دیہی ترقی، جناب جی ایس پریہ درشی نے بتایا کہ منریگا کے تحت تمام کام وقت پر اور اعلیٰ معیار کے ساتھ مکمل ہونے چاہئیں۔ اس کے لیے ضلع مجسٹریٹ، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر اور بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر باقاعدگی سے کام کی جگہوں کا دورہ کر رہے ہیں اور اسکیموں کی پیش رفت کا معائنہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ معائنہ کی اہمیت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے بڑھ جاتی ہے کہ اسکیم کے تحت کیے جانے والے کام وقت پر مکمل ہوں اور ان کا معیار بلند رہے۔ اس لیے افسران کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ کام کی جگہوں کا معائنہ کریں اور ترقیاتی کاموں کی حقیقت معلوم کریں۔

فوڈ پروسیسنگ کے میدان میں اتر پردیش ایک سرکردہ ریاست: کیشو موریہ

لکھنؤ: 22 مارچ۔ اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ کی قیادت اور رہنمائی میں ریاست میں فوڈ پروسیسنگ کے شعبے میں صنعت کاروں کی حوصلہ افزائی اور سہولیات فراہم کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ ریاست میں اس شعبے میں بہت تیزی سے کام کرتے ہوئے، کسانوں کی مصنوعات کی پروسیسنگ اور ان کو ذخیرہ کرنے کے ساتھ ساتھ سہولیات فراہم کرنے کے لیے بامعنی اقدامات کیے گئے ہیں، ساتھ ہی، خود مدد گروپوں کی خواتین کو اس سے جوڑ کر خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے موثر اور ٹھوس کام کیا گیا ہے، اور یہی نہیں، فوڈ پروسیسنگ کے ذریعے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ روزگار فراہم کرنے کے لیے انقلابی اقدامات کیے گئے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ فوڈ پروسیسنگ کے میدان میں اتر پردیش ملک میں سب سے آگے ہے، جہاں سب سے زیادہ فوڈ پروسیسنگ کی صنعتیں قائم ہیں۔ اس وقت ریاست میں 65000 سے زیادہ فوڈ پروسیسنگ یونٹس قائم ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے محکمہ کے افسران کو ہدایت دی ہے کہ وہ اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی- 2023 اور پی ایم ایف ایم ای اسکیم کے تحت ہر ضلع سے 1000 یونٹس قائم کرنے کی کوشش کریں۔ ضلع ہیڈ کوارٹر، تحصیل ہیڈ کوارٹر، بلاک ہیڈ کوارٹر وغیرہ پر مختلف سطحوں پر منعقد ہونے والے بیداری پروگراموں میں اس اسکیم کو بامعنی طور پر عام کر کے خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس اور کسانوں کو خود کفیل بنایا جائے اور اچھا کام کرنے والوں کو اعزاز سے نوازا جائے۔ ایگرو پروسیسنگ کلسٹرز کی نشاندہی کر کے اضلاع میں ویلیو ایڈیشن اور پروسیسنگ یونٹس قائم کیے جائیں۔ ان کاموں سے ریاست میں زیادہ سے زیادہ روزگار پیدا ہوگا۔ باغبانی، سلک اور فوڈ پروسیسنگ ڈیپارٹمنٹ کے ایڈیشنل چیف سکریٹری مسٹر بی ایل مینا نے تمام چیف ڈیولپمنٹ آفیسرز کو فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی کی وسیع پیمانے پر تشہیر کرنے اور اس بات کو یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے کہ انویسٹمنٹ پورٹل کے ذریعے زیادہ سے زیادہ فوڈ پروسیسنگ پر مبنی صنعتوں کی تجاویز دستیاب ہوں۔ چیف ڈیولپمنٹ افسران کو بھیجے گئے ایک خط میں انہوں نے کہا کہ اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی- 2023 اسکیم کے تحت ریاستی سطح کی بااختیار کمیٹی نے 227 پروجیکٹ کی تجاویز کو منظوری دی ہے۔ منسلک ضلع وار فہرست کے مطابق، معائنہ کے لیے حکومت کی طرف سے جاری کردہ رہنما خطوط کی ایک کاپی اور منتخب تھرڈ پارٹی انسپکشن ایجنسیوں کی فہرست اور ان کے رابطے کی تفصیلات چیف ڈیولپمنٹ افسران کو بھیجی گئی ہیں جن میں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے متعلقہ اضلاع سے متعلق منظور شدہ تجاویز کے کاروباریوں سے رابطہ کریں اور گرانٹ کی منتقلی کے لیے معائنہ رپورٹ کو جلد از جلد دستیاب کرانے کو یقینی بنائیں۔

لکھنؤ سمیت مغربی یوپی میں اچانک بدلا موسم

دھول بھری آندھی کے بعد بوندا باندی نے بڑھائی کسانوں کی پریشانی

لکھنؤ: 22 مارچ (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ اور آس پاس کے اضلاع میں ہفتہ کو موسم اچانک بدل گیا۔ آسمان گھنے بادلوں سے ڈھکا ہونے کے ساتھ گرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش بھی ہوئی۔ جس کی وجہ سے درجہ حرارت میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ لوگوں کو شدید گرمی سے راحت مل گئی۔ تیز ہواؤں نے امس سے پریشان لوگوں کو ٹھنڈی ہوا کا احساس دلایا۔ تاہم ماہرین موسمیات کے مطابق یہ ریلیف قلیل المدتی ہے۔ اتوار سے پوری ریاست میں موسم معمول پر آ جائے گا اور درجہ حرارت مسلسل بڑھنے لگے گا۔ ہفتہ کو مغربی یوپی کے کئی اضلاع بشمول لکھنؤ، میرٹھ، غازی آباد، سہارنپور، مظفر نگر، باغپت اور بلند شہر میں ہلکی بارش اور تیز ہوائیں چلیں۔ لکھنؤ میں بھی صبح سے ہی بادل چھائے ہوئے تھے اور دوپہر تک ہلکی بارش ہوئی۔ 20-25 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی مغربی ہواؤں نے دن کے درجہ حرارت میں تقریباً 3 ڈگری کی کمی لائی جس سے لوگوں کو راحت ملی۔ لکھنؤ کے علاقائی موسمیاتی مرکز کے سینئر سائنسدان اتل کمار سنگھ کے مطابق یہ تبدیلی مغربی ڈسٹربنس اور جنوب مغربی ہواؤں کی وجہ سے ہوئی ہے۔ تاہم یہ تبدیلی زیادہ دیر نہیں چلے گی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اتوار سے ریاست میں موسم پھر سے معمول پر آ جائے گا اور اگلے 2-3 دنوں میں درجہ حرارت میں بتدریج اضافہ ہونا شروع ہو جائے گا۔ اگلے ہفتے کے آخر تک زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 ڈگری سینٹی گریڈ تک جانے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویسٹرن ڈسٹربنس کے اثر سے مغربی اتر پردیش میں موسم میں عارضی تبدیلی آئی ہے، اب شمال مغربی سمت سے ہوائیں چلنا شروع ہو جائیں گی، جس سے موسم صاف ہو جائے گا اور اگلے ہفتے گرمی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ ہفتہ کے روز موسم میں ہونے والی اس تبدیلی سے کسانوں اور عام لوگوں کو کچھ راحت ضرور ملی ہے لیکن آئندہ چند دنوں میں گرمی کی واپسی یقینی سمجھی جا رہی ہے۔ ماہرین موسمیات کے مطابق اس دوران ہوا کی سمت میں تبدیلی اور تیز دھوپ کی وجہ سے درجہ حرارت بڑھے گا۔ ماہرین موسمیات کا اندازہ ہے کہ اگلے ہفتے کے آخر تک ریاست کے بیشتر اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 ڈگری سیلسیس تک پہنچ سکتا ہے۔ ایسے میں لوگوں کو ایک بار پھر شدید گرمی اور نمی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

لکھنؤ میں دو نوجوانوں کو قتل کر کے سڑک پر پھینک دیا

لکھنؤ: 22 مارچ (پی این ایس) اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ کے کاکوری علاقے میں دو نوجوانوں کا گلا کاٹ کر قتل کر دیا گیا۔ اس واقعہ سے علاقے میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ پولیس کے مطابق قتل کے بعد ملزمان نے دونوں نوجوانوں کی لاشیں سڑک کنارے پھینک دیں۔ پولیس نے مرنے والے نوجوانوں کی شناخت روہت لودھی اور منوج کے طور پر کی ہے۔ منوج آئی ٹی آئی کا طالب علم تھا۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور تفتیش شروع کر دی۔ فی الحال پولیس نے لاش کو اپنی تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ معاملے کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے فرانزک ٹیم کی مدد بھی لی جا رہی ہے۔ وہیں، متاثرہ کے اہل خانہ کا الزام ہے کہ روہت اور موہت کو قتل کرنے سے پہلے مارا پیٹا گیا۔ دونوں کے جسموں پر زخموں کے بہت سے نشانات ہیں۔ پولیس فی الحال پورے معاملے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا کہ قتل کی وجہ کیا تھی۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق پولیس کی اب تک کی جانچ میں پتہ چلا ہے کہ منوج اور روہت جمعہ کی شام یہ کہہ کر گھر سے ایک ساتھ نکلے تھے کہ وہ ایک پارٹی میں جا رہے ہیں۔ بعد میں خبر آئی کہ دونوں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق جائے وقوعہ سے ملنے والے نشانات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دونوں نے قتل سے قبل شدید جدوجہد کی ہوگی۔ پولیس ذرائع کے مطابق اب تک کی تحقیقات کے مطابق یہ معاملہ محبت کے تعلق سے لگتا ہے۔ تاہم پولیس فی الحال اس معاملے کی کئی دیگر زاویوں سے تحقیقات کر رہی ہے۔ تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی فیصلہ ہو سکے گا کہ قتل کے پیچھے کیا وجہ تھی۔ پولیس کی کئی ٹیمیں اس معاملے کی تحقیقات میں مصروف ہیں۔

روزے کی اصل روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے: مولانا سفیان نظامی

سماج وادی پارٹی کے زیر اہتمام افطار کا انعقاد

لکھنؤ، 22 مارچ (پریس ریلیز): سماج وادی پارٹی کے ضلع صدر جے سنگھ جینت اور ضلع جنرل سکریٹری شبیر خان کی جانب سے آج پارٹی کے ضلع دفتر میں ایک شاندار افطار کا اہتمام کیا گیا۔ اس روح پرور محفل میں سماج وادی پارٹی کے پردیش سکریٹری فیصل مقبول، معروف عالم دین مولانا سفیان نظامی، مولانا عبداللطیف ندوی، سینئر ایڈووکیٹ رئیس، کامران بیگ، مائنارٹی ونگ کے ضلع صدر ہارون عزیز، مائنارٹی ونگ کے پردیش صدر شکیل خان، ایڈووکیٹ عرفات، سابق مہانگر صدر مکیش شکلا، فدا حسین انصاری، سماج وادی پارٹی کے ترجمان فخر الحسن، ملکھ ترجمان راجندر چودھری، چاند، مولانا اقبال قادری سمیت مختلف سماجی و سیاسی شخصیات شریک ہوئیں۔ افطار سے قبل مولانا سفیان نظامی نے خطاب کرتے ہوئے کہا: "روزہ صرف بھوکا رہنے کا نام نہیں، بلکہ یہ صبر، تقویٰ اور ایثار کی عملی تربیت ہے۔ رمضان المبارک ہمیں بھوکوں، یتیموں اور ضرورت مندوں کا احساس دلاتا ہے۔ یہی احساس سماج میں اخوت و محبت کو فروغ دیتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم روزے کی اصل روح کو سمجھیں اور اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ خیر کے کام کریں۔" نماز کی امامت بھی مولانا سفیان نظامی نے کرائی، جس کے بعد تمام شرکاء نے روزہ افطار کیا۔ اس موقع پر مولانا عبداللطیف ندوی نے روزے کی فضیلت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا: "روزہ بندے اور اللہ کے درمیان ایک ایسا راز ہے جس کا اجر خود اللہ دیتا ہے۔ یہ عبادت جسمانی صحت کے ساتھ روحانی بلندی کا ذریعہ بھی ہے۔" افطار کے اس بابرکت موقع پر بھائی چارے، محبت اور قومی یکجہتی کا خوبصورت منظر دیکھنے کو ملا۔ سماج وادی پارٹی کی قیادت کی جانب سے کہا گیا کہ رمضان المبارک میں اس طرح کے اجتماعات محبت اور ہم آہنگی کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ یہ روحانی و برادرانہ محفل دعاؤں اور خیر کی تمناؤں کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

روز محشر حافظ قرآن کا مرتبہ بہت بلند ہوگا: مفتی نیاز احمد ندوی

لکھنؤ۔ شاہی جامع مسجد (متصل گورنر ہاؤس) حضرت گنج میں حافظ محمد انس ابن محمد شمیم ندوی نے حسن تجوید کے ساتھ تراویح میں تلاوت قرآن کا دور مکمل کیا، ارکان کمیٹی مسجد و کثیر تعداد میں مصلیان نے مبارکباد پیش کر کے حوصلہ افزائی کی، اور شیرینی تقسیم کی گئی۔ اس مبارک موقع پر دارالعلوم ندوۃ العلماء کے شیخ الحدیث و مفتی دارالقضاء حضرت مولانا نیاز احمد ندوی صاحب مدظلہ نے کہا کہ قابل مبارکباد ہیں وہ لوگ جو رمضان کے ہر لمحہ کو غنیمت سمجھتے ہوئے یکسوئی کے ساتھ تراویح میں قرآن کو سنا، اور خیر کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، کہا کہ روز محشر حافظ قرآن کا مرتبہ بہت بلند ہوگا، اور ایسا تاج پہنایا جائے گا، کہ اس کے سامنے سورج کی روشنی ماند ہوگی، اور حافظ قرآن کی سفارش سے ایسے دس جہنمیوں کو نجات ملے گی، جن پر جہنم کا عذاب لازمی ہوگا، قرآن پڑھنے والے پر اللہ رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے، ماہ مقدس کو اللہ کے کلام (قرآن کریم) سے خاص مناسبت ہے، جس کا نزول رمضان المبارک، شب قدر کی رات میں ہوا، قرآن کریم ایسا ابدی معجزہ و منشور ہے جو سب سے سیدھے اور مضبوط راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے، ماہ رمضان آخرت کی کمائی، اور نیکیوں کی ذخیرہ اندوزی کا مہینہ ہے، جس کا بنیادی عمل روزہ ہے، یہ اللہ کی طرف سے ایسا انمول و نادر تحفہ ہے کہ کوئی بھی دوسری عبادت اس کا بدل نہیں بن سکتا، اللہ کا ارشاد ہے کہ ہر عمل اولاد آدم کیلئے ہے مگر روزہ میرے لئے ہے، اور اس کا بدلہ میں خود ہی دونگا، کہا کہ آخری عشرہ انتہائی متبرک اور افضل ہے، روزے دار کو رحمت، مغفرت، اور دوزخ سے نجات کے پروانے ملتے ہیں، خاص کر شب قدر، ایک رات جو ہزار مہینوں سے افضل ہے ہر ممکن اعتکاف کا اہتمام کریں، اسکے فیوض و برکات سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں، کسی طرح سے، تراویح، عبادت ذکر و اذکار و نیکیوں میں کمی نہ ہونے پائے، کیا خبر کہ یہ رمضان ہماری زندگی کا آخری رمضان ہو، خدائے واحد کا حتمی فیصلہ ہے کہ ہر نفس کو موت کا پیالہ پینا ہے۔ حضرت نے نماز، روزہ، تراویح، عبادت کی قبولیت اور صوبہ و ملک اور عالم اسلام میں امن و امان قائم رہنے کی خدا سے دعا کی، ماہ مقدس ہم سب کی مغفرت و رحمت کا ذریعہ ثابت ہو، اور ہر نیکی کا اچھا صلہ عطا فرمائے، آمین یارب العالمین۔ اس موقع پر ذمہ داران کمیٹی خاص طور سے مدثر حسین، اقبال احمد، رئیس احمد آزاد، محمد عارف، نیز مولانا محمد شمیم ندوی، مولانا ادیب الرحمن ندوی، مولانا کلیم اللہ ندوی، حافظ حذیفہ، حافظ زعیم، مکی صاحب، محمد علی، محمد شکیل، ابراہیم، محمد رافع، حمزہ، محمد مزمل، کمال صدیقی سمیت کثیر تعداد میں مصلیان شریک تھے۔

اشرف آباد ہاؤس روزہ افطار کا اہتمام

لکھنؤ۔ اشرف آباد ہاؤس، لکھنؤ میں خانوادۂ الحاج محمد رفیع صدیقی مرحوم کی طرف سے گزشتہ شام بروز جمعہ ایک پروقار تقریب روزہ افطار و طعام کا اہتمام کیا گیا جس میں معززین شہر کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ افطار کے بعد نماز مغرب قاضی شہر مولانا ابوالعرفان فرنگی محلی نے پڑھائی۔ مہمانوں کا استقبال محمد وکیع صدیقی، احمد رضی صدیقی، احمد شفیع صدیقی اور محمد سعد صدیقی ایڈوکیٹ نے خصوصی طور پر کیا۔ ان کے علاوہ دانش آزاد انصاری وزیر برائے اقلیتی امور وقف وحج، رضوان احمد سابق ڈی۔جی۔پی، ڈاکٹر دیبھو کول مقیم حال لندن، مسٹر چارلس لورینس ہیولاک کیمپویل سائنسٹسٹ مقیم حال لندن، ارمان خان ممبر اسمبلی، معروف خان، محمد احمد خاں ادیب، ضیا الدین صدیقی، اظہار قدوس، مولانا یاسر فاروقی، منور سلطان سینئر ایڈوکیٹ، عزیز احمد، شکیل احمد پرنسپل اور مختار علی خاں کے علاوہ شہر کے وکلاء، تجار، علماء، شعراء، ادباء، صحافیوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔

خواتین افسران کو اے ڈی سی پی منیشا سنگھ نے اعزاز سے نوازا

لکھنؤ میں خواتین کے عالمی دن کے موقع پر 22 مارچ 2025 کو بیدیہی ویلفیئر فاؤنڈیشن کی جانب سے ناکہ ہنڈولا پولیس اسٹیشن کے ہال میں ایک شاندار تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں 35 سے زیادہ خواتین پولیس اہلکاروں کو لیڈی سنگھم ❊ کے خطاب سے نوازا گیا۔ اس موقع پر انہیں ایک شال، ایک مومینٹو اور چاندی سے بنی شری رام کی مورتی پیش کی گئی۔ پرشانت پروین سنہا اس خصوصی پروگرام کی مہمان خصوصی اے ڈی سی پی سنٹرل مسز منیشا سنگھ تھیں۔ جنہوں نے خود تمام خواتین پولیس اہلکاروں کو اعزاز سے نوازا۔ اس تقریب میں جن اہم خواتین پولیس اہلکاروں اور افسروں کو اعزاز سے نوازا گیا ان میں سب انسپکٹر مسز گورو کماری، سب انسپکٹر مسز اتر شنا یادو، سب انسپکٹر مسز شالینی دیوی، ہیڈ کانسٹیبل پریتی کشواہا، کانسٹیبل ششی دیوی، کانسٹیبل اپتا دیوی، کانسٹیبل سمتا سنگھ، کانسٹیبل نیشا دیوی، کانسٹیبل نیشا و سنگھ اور کانسٹیبل سنگھ رانی شامل ہیں۔ دیگر اس موقع پر کئی نامور سماجی کارکنان اور صحافی بھی موجود تھے جو کہ بیدی فیملی کا حصہ ہیں جنہوں نے خواتین پولیس اہلکاروں کو اعزاز سے نوازا۔ ان میں صحافی عبدالواحد، پرویز اختر، سماجی کارکن عمران قریشی، آلوک پانڈے، ڈاکٹر۔ نمایاں ناموں میں یوگیش ول، شرد مہروترا، پرمجیت سنگھ، شیلیش سنگھ، این عالم شامل ہیں۔ ان تمام معزز شخصیات کو ان کے عقیدے کے مطابق دیوتاؤں کی شال اور چاندی کی مورتیوں سے نوازا گیا۔

اس کے علاوہ 10 کے قریب مرد پولیس افسران اور ناکہ ہنڈولہ تھانہ کے انچارج کو بھی اعزاز سے نوازا گیا جنہوں نے خواتین کو بااختیار بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پروگرام میں HSJ خاندان سے پون وشوکرما، شیوانگی کشیپ، آیوشی ترویدی اور رچنا مشرا موجود تھے۔

پروگرام کے دوران ڈاکٹر روبی راج سنہا نے اپنے استقبالیہ کلمات میں تمام مہمانوں اور مہمان خصوصی کا احترام سے استقبال کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ خواتین پولیس اہلکار نہ صرف ملک کی خدمت میں اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں بلکہ وہ اپنی خاندانی ذمہ داریاں بھی احسن طریقے سے نبھا رہی ہیں۔ ایسے میں معاشرے کا فرض بنتا ہے کہ ان کا احترام کرے۔

مہمان خصوصی اے ڈی سی پی مسز منیشا سنگھ نے بھی اپنے خطاب میں اس انوکھے اقدام کی تعریف کی اور کہا کہ جب ڈاکٹر روبی جیسے سماجی کارکنان پولیس اہلکاروں کے کام کو سراہتے ہیں تو یہ ان کے لیے واقعی ایک انمول ایوارڈ ہے جس نے معاشرے میں خواتین کے کردار کو مزید بااختیار بنانے کا پیغام دیا۔ بیدیہی ویلفیئر فاؤنڈیشن کی اس کاوش نے ایک نئی مثال قائم کی ہے، جس سے معاشرے میں مثبت تبدیلی آئے گی۔

خادم نے آشیانہ میں اپنا 12 واں آؤٹ لیٹ کھولا

لکھنؤ، 21 مارچ 2025۔ جوتے بنانے والی کمپنی خادم نے آج لکھنؤ کے آشیانہ مارکیٹ میں اپنا نیا شوروم کھولا۔ لکھنؤ میں یہ کمپنی کا 12 واں شوروم ہے۔ یہ برانڈ تیزی سے ملک بھر میں اپنی موجودگی حاصل کر رہا ہے اور اس وقت ملک بھر میں 850 سے زیادہ آؤٹ لیٹس پھیلے ہوئے ہیں۔ صارفین کو تہوار کے موسم کے دوران پرکشش اوپننگ آفرز بھی ملیں گی۔

آر ڈی ایس او کے زیر اہتمام گلوکوما اسکریننگ کیمپ

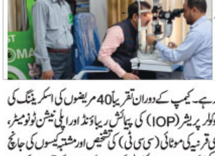

گلوکوما اسکریننگ کیمپ کا انعقاد ڈاکٹر ستیش کمار اور ان کی ٹیم نے 22 مارچ 2025 کو RDSO ہسپتال میں ڈاکٹر کمل کشور، PCMO کی رہنمائی اور قیادت میں کیا تھا۔ کیمپ کا مقصد گلوکوما کی جلد تشخیص اور آگاہی کو فروغ دینا تھا جو ناقابل واپسی اندھے پن کی ایک بڑی وجہ ہے۔ کیمپ کے دوران تقریباً 40 مریضوں کی اسکریننگ کی گئی، جس میں بصری تیکشنی کی جانچ، انٹرا اوکولر پریشر (IOP) کی پیمائش ریباؤنڈ اور ایپلی نیشن ٹونومیٹر، گونیوسکوپی اور فنڈس کا تفصیلی معائنہ، مرکزی قرنیہ کی موٹائی (سی سی ٹی) کی تشخیص اور مشتبہ کیسوں کی جانچ کے بعد مشتبہ مریضوں کی جانچ کی گئی۔ ڈاکٹر کمل کشور نے میڈیکل ٹیم کی مربوط کوششوں کی تعریف کی اور آنکھوں کے باقاعدگی سے چیک اپ کی ضرورت پر زور دیا، خاص طور پر زیادہ خطرہ والے افراد کے لیے۔ اس پروگرام نے اپنے ملازمین/ پنشنرز اور استفادہ کنندگان کے لیے احتیاطی صحت کی دیکھ بھال کے تئیں ہندوستانی ریلوے کے عزم کو مضبوط کیا۔

اعتکاف کے دروان روح کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے: مولانا عبدالرحیم ندوی

لکھنؤ: 22 مارچ (پی این ایس) ماہ رمضان ایسا مہینہ ہے جس میں رات و دن ہر وقت کے اعمال عبادت میں شمار ہوتے ہیں۔ روزہ اللہ کے لئے رکھا جاتا ہے اور تمام عبادتیں بھی اسی کیلئے ہیں۔ اس لئے ہمیں مکمل طور پر پوری یکسوئی کے ساتھ عبادات کرنا چاہئے۔ یعنی جسمانی، ذہنی اور دلی طور پر عبادت کیلئے تیار ہونا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا عبدالرحیم ندوی نے قلم ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے زیر اہتمام اعتکاف کی اہمیت کے موضوع پر منعقد پروگرام کو خطاب کر رہے تھے۔ مولانا ندوی نے کہا کہ یہ نہ ہو کہ ہم صرف نماز پڑھنے کیلئے مسجد میں آ جائیں لیکن دل و دماغ دوسرے کاموں میں مصروف رہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے نماز صرف جسم پر فرض نہیں کی ہے، بلکہ دل پر بھی، دماغ پر بھی اور روح پر بھی فرض کی ہے۔ اس لئے جسم کے ساتھ ساتھ روح، دل و دماغ کو بھی نماز کے لئے تیار رکھنا چاہئے۔ مولانا ندوی نے کہا کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں شب قدر ہے، جس کی عبادت ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کی فکر اور قدر کرنا چاہئے۔ مولانا نے اعتکاف کی اہمیت کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعتکاف ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں رکھا جاتا ہے۔ اعتکاف رسول اللہ کی بہت اہم سنت ہے۔ آج اس سنت کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ اعتکاف کے دوران بندہ دنیاوی ضرورتوں اور ذمہ داریوں سے اپنے کو علاحدہ کر کے صرف اور صرف اللہ سے لو لگائے رکھتا ہے۔ جس سے یقینی طور پر روح کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اعتکاف میں دن و رات عبادت میں لگے رہنے سے شب قدر بھی آسانی سے مل جاتی ہے۔

غزہ کے بچوں کے لئے دعا اور آئین کے مطابق اپنی آواز بلند کرنے کی اپیل

لکھنؤ: 22 مارچ (پی این ایس) راشٹریہ سماجک کاریہ کرتا سنگٹھن کے کنوینر محمد آفاق نے جاری ایک بیان میں کہا کہ غزہ پھر سے جل رہا ہے، دھوئیں میں لپٹی زندگی، چیختے بچے، ملبے میں دبی ماؤں کی گودیں... اور انسانیت کہیں کھڑی خاموشی سے دیکھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ 404 افراد ہلاک ہوئے۔ ان میں 130 معصوم بچے بھی شامل تھے جن کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ غزہ میں پیدا ہوئے۔ وہ بچے جو سکول نہیں جا سکے، جن کے کھلونے ملبے میں دب گئے، جن کے خواب کبھی پورے نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہر بم کی گونج صرف دیواروں کو ہی تباہ نہیں کرتی، ہر گولی نہ صرف لاشوں کو چیرتی ہے، بلکہ پوری نسل کا بچپن چھین لیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماں کی گود بانجھ، باپ کی کمر ٹوٹی، بھائی ساری زندگی بہن کے لیے تڑپتا رہے گا۔ دنیا خاموش ہے، بہت خاموش ہے۔ اقوام متحدہ سے لے کر طاقتور ممالک تک سب خاموش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی میں اب بھی انسانیت باقی ہے تو اپنی خاموشی توڑیں اور آئین کے مطابق آواز بلند کریں۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ غزہ کے بچوں کے لیے دعا کریں، ان کے لیے بولیں، اس کی بے گناہی کا انصاف مانگیں۔